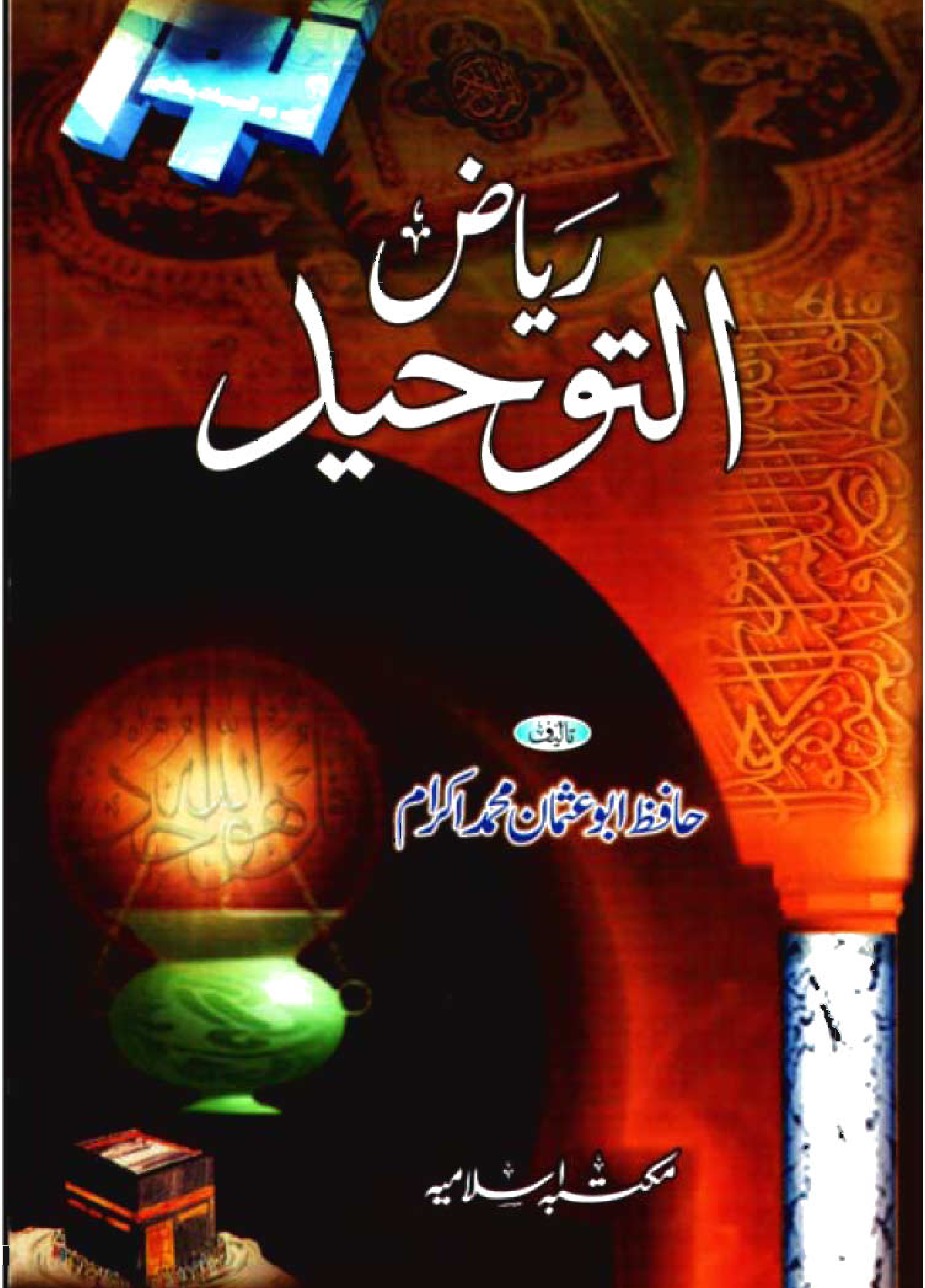
ریاض
التوحید
تالیف
حافظ ابو عثمان محمد اکرام
مکتبہ اسلامیہ

عقیدہ لائبریری
www.aqeedeh.com

یہ کتاب عقیدہ لائبریری سے ڈاؤن لوڈ کی گئی ہے.

www.aqeedeh.com/ur/

E-mail: book@aqeedeh.com

بعض مفید اسلامی ویب سائٹس:

www.aqeedeh.com
www.islamic-forum.net
www.sadaislam.com
www.khatm-e-nubuwwat.com
www.zekr.tv
www.kitabosunnat.com
www.kalemeh.tv
www.muhammadilibrary.com
www.ahlehaq.org/hq
www.islamqa.info/ur
www.islamhouse.com
www.quran-o-sunnah.com
www.eeqaz.com
www.deeneislam.com
www.tauheed-sunnat.com
www.nadwatululama.org

فہرست

- فاتحہ ---------- 7
- اللہ تعالیٰ کے احسانات بطور دلائل توحید ---------- 7
- اللہ تعالیٰ کی وحدانیت قرآن کی روشنی میں ---------- 14
- تمام پیغمبروں کی زبانی اعلان توحید ---------- 19
- امام کائنات ﷺ کو تاکیدی حکم ---------- 26
- کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور بھی مددگار ہے ---------- 29
- اللہ کے علاوہ کوئی بھی مددگار نہیں اور نہ ہی کوئی نفع ونقصان کا مالک ہے -- 31
- اور ہستیاں تو بہت دور، نبی دوجہاں ﷺ بھی کچھ اختیار نہیں رکھتے تھے - 37
- اگر کائنات کے امام ﷺ اپنی مرضی سے کچھ بنالاتے ---------- 39
- مختار کل کون؟ اللہ کے برگزیدہ بندوں کی تعلیمات کی روشنی میں ---------- 40
- اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بھی روزی بڑھا گھٹا نہیں سکتا ---------- 47
- اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اولاد نہیں دیتا ---------- 51
- شفا صرف اللہ تعالیٰ دیتا ہے ---------- 52
- بزرگوں کو مدد کے لیے نہیں پکارنا چاہیے ---------- 53
- میرے لیے اللہ ہی کافی ہے ---------- 57
- اللہ تعالیٰ ہماری ہر پکار سنتا اور قبول کرتا ہے ---------- 59
- وسیلہ کی اقسام ---------- 60
- اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر کوئی سفارش نہیں کرسکتا ---------- 63
- شرک ناقابل معافی جرم ہے ---------- 66
- شرک سے باقی نیک اعمال بھی ضائع ہوجاتے ہیں ---------- 69
- پاکیزہ شجر توحید ---------- 70

- ایمان کے بعد شرک ---------- 76
- اللہ تعالیٰ کے شریک روز قیامت اپنی شراکت سے انکار کردیں گے ---------- 77
- اللہ تعالیٰ کے سوا سب معبود باطل ہیں ---------- 80
- مشرکین مکہ کا عقیدہ ---------- 81
- کہیں ہم ان میں تو نہیں ---------- 83
- غیر اللہ کی نیاز حرام ہے ---------- 84
- اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی غیب نہیں جانتا ---------- 86
- نبی مکرم ﷺ بشر تھے ---------- 91
- اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی ہمیشہ رہنے والا نہیں ---------- 97
- عبادت اور اس کی اقسام ---------- 100
- قسم صرف اللہ کی ---------- 102
- پناہ بھی صرف اللہ کی ---------- 103
- خوف اور ڈر بھی صرف اللہ کا ---------- 103
- محبت بھی صرف اللہ کے لیے ---------- 104
- اللہ ہر جگہ نہیں ہے ---------- 106
- بدفالی شرک ہے ---------- 107
- ریاکاری شرک ہے ---------- 108
- سورۂ اخلاص سے محبت ---------- 110
- گلستان حدیث سے کچھ پھول چنے میں نے ---------- 111
- خلفائے راشدین کا توحیدی موقف ---------- 115
- جمہوریت بھی توحید کے منافی ہے ---------- 120
- امام الموحدین ﷺ کا خطبۂ توحید ---------- 123

عرض مرتب

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدٰنَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِیَ لَوْلَآ اَنْ هَدٰنَا اللّٰهُ﴾ [۷/الاعراف:۴۳]

''سب تعریفیں اللہ ہی کو سزاوار ہیں جس نے ہمیں ہدایت دی۔ اور اگر وہ یہ ہدایت نہ دیتا تو ہم ہدایت نہیں پا سکتے تھے۔''

رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کا ارشاد ہے:

﴿فَمَنْ یُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ یَّهْدِیَهٗ یَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ﴾ [۶/الانعام:۱۲۵]

جس شخص کو اللہ تعالیٰ راستے پر ڈالنا چاہے اس کا سینہ اسلام کے لیے کشادہ کر دیتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((من یرد اللّٰه به خیرً ا یفقهه فی الدّین)) [صحیح بخاری کتاب العلم]

''جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ فرماتے ہیں اسے دین کی سمجھ دے دیتے ہیں۔''

آج سے کچھ سال پہلے اللہ رب العزت نے میرے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرمایا اور مجھے دین کی سمجھ سے نواز دیا۔ توحید اور شرک کا فرق سمجھا دیا۔ سنت اور بدعت میں تمیز کرنے کی صلاحیت سے بہرہ مند کر دیا۔ ورنہ اس رشد و ہدایت سے پہلے میں بھی شرک و بدعت کے گھٹا ٹوپ اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا۔

قرآن جو لاریب کتاب ہے جو رشد و ہدایت کا عالمگیر مرکز ہے' جو فوز و فلاح کی داعی ہے کہ جس کا پڑھنا ثواب' سمجھنا بلندی درجات کا سبب' اس پر عمل باعث نجات اور دوسروں تک پہنچانا شاہرہٗ بہشت پر گامزن ہونا ہے' جب میں نے اس کتاب مبین کو ترجمہ سے پڑھا اور سنا تو میں حیرت زدہ رہ گیا کہ قرآن مجید توحید کا اک پُر بہار باغ ہے۔ اتنے واضح ارشادات رب جلیل ہونے کے باوجود نام نہاد مذہبی پیشواؤں کی ہٹ دھرمی اور لوگوں کی جہالت......؟ بس یہی چیز مجھے آپ سے مخاطب ہونے کا شرف بخش رہی ہے۔ میں

نے چاہا کہ ان تمام آیات کو یکجا کر کے ایک کتابچہ کی شکل میں عوام الناس تک پہنچایا جائے۔ ویسے تو اس بابرکت موضوع پر بہت سی کتابیں موجود ہیں۔لیکن میرا مقصد قرآنی دلائل کو آپ کی خدمت میں پیش کرنا ہے۔ یہ ایک چھوٹی سی کاوش جس کے لیے اللہ تعالیٰ نے مجھ خاکسار کو کم عمری میں ہی یہ موقع نصیب فرمادیا' میری اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اسے ہر خاص و عام کے لیے نفع بخش بنائے اور اسے ہر اُس جہالت میں ڈوبے انسان کے لیے سبب ہدایت بنائے جو خالق کو چھوڑ کر مخلوق سے امیدیں لگائے بیٹھا ہو۔ ہر اس ماں اور بہن تک جو اپنی حاجتیں لیے در بدر پھرتیں ہیں اور اپنا سب کچھ لٹا بیٹھی ہیں۔ ہر اس باپ تک جو اپنی اولاد کو سرمایہ زیست بنانا چاہتا ہو۔ ہر اس قائد اور لیڈر تک جو اپنی رعایا اور ماتحت افراد کو غلط سمت لے جا رہا ہو۔

اے اللہ اس کتاب کو اُن مجاہدین کے لیے صدقہ جاریہ بنا دے جو اپنا خون نہ صرف مقتل میں بہا کر اس مردہ قوم میں زندگی کی لہر پیدا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں بلکہ دعوت و تبلیغ کے میدان میں بھی پوری طرح کمر بستہ ہیں اور داعی الی اللہ بن کر مجھ کو توحید و سنت سے روشناس کرایا۔ اے اللہ جو لوگ اس کتاب کی طباعت میں دست و معاون بنے تو انہیں جانتا ہے' ان کو جنت الفردوس کا وارث بنا دے' ان کو دودھ' شراب اور شہد کی نہروں والے باغات کا مالک بنا دے۔ ان سب کو پیغمبر دو جہاں ﷺ کی رفاقت نصیب فرما اور انبیا و صدیقین اور شہدا اور صالحین کے ساتھ اکٹھا فرما۔

اللہ ہمیں اس دن جب لوگ پیاس سے تڑپ رہے ہوں گے' ساقی کوثر ﷺ کے ہاتھوں پانی نصیب فرما اور اس دن اپنے عرش کا سایہ نصیب فرمانا جس دن اور کوئی سایہ نہ ہوگا۔

اے مالکِ عرض و سما ہمیں شعلے مارتی' بدبودار جہنم سے محفوظ فرما۔ آمین

آخر میں مکتبہ اسلامیہ کے مدیر جناب سرور عاصم صاحب کا بھی شکر گزار ہوں جنہوں نے خصوصی شفقت اور تعاون فرما کر میری اس کاوش کو منظر عام پر لانے کی بھرپور کوشش کی۔ اللہ تعالیٰ ان کی اس سعادت کو قبول فرمائے اور ان سے زیادہ سے زیادہ دین کا کام لے۔ آمین

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ جب تک زندہ رکھے سعادت کی زندگی دے اور جب موت آئے تو مقتل میں شہادت کی موت آئے۔ آمین

آپ کا بھائی محمد اکرام

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ○

پناہ طلب کرتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود کے شر سے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ○

اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ جو بہت مہربان اور نہایت رحم والا ہے۔

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ○ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ ○اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ○اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ○صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ○﴾ [الفاتحہ]

’’ہر طرح کی تعریف اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہے جو سب جہانوں کا پروردگار ہے۔ جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔ روز جزا کا مالک ہے۔ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں۔ ہمیں سیدھی راہ پر استقامت عطا فرما۔ ان لوگوں کی راہ پر جن پر تو نے انعام کیا نہ ان کی جن پر غضب کیا گیا اور نہ گمراہوں کی۔‘‘ (آمین)

اللہ تعالیٰ کے احسانات بطور دلائل توحید

﴿اَللّٰہُ الَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً وَّ صَوَّرَکُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَکُمْ وَرَزَقَکُمْ مِّنَ الطَّیِّبٰتِ ط ذٰلِکُمُ اللّٰہُ رَبُّکُمْ فَتَبٰرَکَ اللّٰہُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ○﴾ [۴۰/المؤمن:۶۴]

’’اللہ تعالیٰ ہی تو ہے جس نے زمین کو تمہارے لیے ٹھہرنے کی جگہ اور آسمان کو چھت بنایا اور تمہاری صورتیں بنائیں اور صورتیں بھی کیا خوب بنائیں اور تمہیں پاکیزہ چیزیں کھانے کو دیں یہی اللہ تمہارا پروردگار ہے۔ پس اللہ رب العالمین بڑا ہی بابرکت ہے۔‘‘

﴿ھُوَ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً لَّکُمْ مِّنْہُ شَرَابٌ وَّمِنْہُ شَجَرٌ فِیْہِ

تُسِیۡمُوۡنَ ۝ یُنۡبِتُ لَکُمۡ بِہِ الزَّرۡعَ وَالزَّیۡتُوۡنَ وَالنَّخِیۡلَ وَالۡاَعۡنَابَ وَمِنۡ کُلِّ الثَّمَرٰتِ ؕ اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیَۃً لِّقَوۡمٍ یَّتَفَکَّرُوۡنَ ۝ وَسَخَّرَ لَکُمُ الَّیۡلَ وَ النَّہَارَ ۙ وَالشَّمۡسَ وَالۡقَمَرَ ؕ وَالنُّجُوۡمُ مُسَخَّرٰتٌۢ بِاَمۡرِہٖ ؕ اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوۡمٍ یَّعۡقِلُوۡنَ ۝﴾ [۱۶/النحل:۱۲]

’’(اللہ) وہی تو ہے جس نے آسمان سے پانی برسایا جسے تم پیتے ہو اور اس سے درخت بھی شاداب ہوتے ہیں۔ جن میں تم اپنے چار پایوں کو چراتے ہو اسی پانی سے وہ تمہارے لیے کھیتی اور زیتون اور کھجور اور انگور اُگاتا ہے اور ہر طرح کے پھل پیدا کرتا ہے غور کرنے والوں کے لیے اس میں نشانیاں ہیں اور اسی نے تمہارے لیے رات اور دن اور سورج اور چاند کو کام میں لگایا اور اسی کے حکم سے ستارے بھی کام میں لگے ہوئے ہیں۔ ارباب دانش کے لیے اس میں (اللہ تعالیٰ کی عظمت) کی نشانیاں ہیں۔‘‘

﴿وَھُوَ الَّذِیۡ سَخَّرَ الۡبَحۡرَ لِتَاۡکُلُوۡا مِنۡہُ لَحۡمًا طَرِیًّا وَّ تَسۡتَخۡرِجُوۡا مِنۡہُ حِلۡیَۃً تَلۡبَسُوۡنَہَا ۚ وَتَرَی الۡفُلۡکَ مَوَاخِرَ فِیۡہِ وَلِتَبۡتَغُوۡا مِنۡ فَضۡلِہٖ وَ لَعَلَّکُمۡ تَشۡکُرُوۡنَ ۝﴾ [۱۶/النحل:۱۴]

’’(اللہ) وہی تو ہے جس نے دریا کو تمہارے اختیار میں کیا تاکہ اس میں سے تازہ گوشت کھاؤ اور اس سے زیور (موتی وغیرہ) نکالو جسے تم پہنتے ہو اور تم دیکھتے ہو کہ کشتیاں دریا کو پھاڑتی چلی جاتی ہیں۔ اس لیے کہ تم اللہ کے فضل سے معاش تلاش کرو تاکہ شکر کرو۔‘‘

﴿وَاَلۡقٰی فِی الۡاَرۡضِ رَوَاسِیَ اَنۡ تَمِیۡدَ بِکُمۡ وَاَنۡہٰرًا وَّسُبُلًا لَّعَلَّکُمۡ تَہۡتَدُوۡنَ ۝ وَعَلٰمٰتٍ ؕ وَبِالنَّجۡمِ ہُمۡ یَہۡتَدُوۡنَ ۝﴾ [۱۶/النحل:۱۶]

’’اور اسی نے زمین پر پہاڑ بنا کر رکھ دیے کہ تمہیں ہلا نہ دے اور نہریں اور راستے بنا دیے تاکہ ایک مقام سے دوسرے مقام پر (آسانی سے) جا سکو اور (راستوں میں) نشانات بنا دیے اور لوگ ستاروں سے بھی راستے معلوم

کرتے ہیں۔‘‘

﴿وَاِنَّ لَكُمْ فِي الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً ۭ نُسْقِيْكُمْ مِّمَّا فِيْ بُطُوْنِهٖ مِنْۢ بَيْنِ فَرْثٍ وَّدَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا سَاۗىِٕغًا لِّلشّٰرِبِيْنَ﴾ [۱۶/النحل:۶۶]

’’اور تمہارے لیے چار پایوں میں بھی مقام عبرت وغور ہے کہ ان کے پیٹوں میں جو گوبر اور لہو ہے اس سے ہم تم کو خالص دودھ پلاتے ہیں جو پینے والوں کے لیے لذت وحلاوت ہے۔‘‘

’’بے شک اللہ ہی دانے اور گٹھلی کو پھاڑ کر (ان سے درخت وغیرہ) اگاتا ہے۔ وہی جاندار کو بے جان سے نکالتا ہے اور وہی بے جان کو جاندار سے نکالنے والا ہے۔ یہی تو اللہ ہے پھر تم کہاں بہکے پھرتے ہو وہی (رات کے اندھیرے سے) صبح کو پھاڑ نکالتا ہے اور اسی نے رات کو (موجب) آرام ٹھرایا اور سورج اور چاند کو حساب سے رکھا ہے۔ یہ اللہ کے مقرر کیے ہوئے اندازے ہیں جو غالب حکمت والا ہے۔ اور وہی تو ہے جس نے تمہارے لیے ستارے بنائے تاکہ جنگلوں اور دریاؤں کے اندھیروں میں ان سے رستے معلوم کرو۔ عقل والوں کے لیے ہم نے اپنی آیتیں کھول کھول کر بیان کر دی ہیں۔ وہی تو ہے جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا۔ پھر تمہارے لیے ایک ٹھہرنے کی جگہ ہے اور ایک سپرد ہونے کی۔ سمجھنے والوں کے لیے ہم نے اپنی آیتیں کھول کھول کر بیان کر دی ہیں۔ اور وہی تو ہے جو آسمان سے مینہ برساتا ہے پھر ہم ہی اس سے ہر طرح کی روئیدگی اگاتے ہیں۔ پھر اس میں سے سبز کونپلیں نکالتے ہیں اور ان کونپلوں میں سے ایک دوسرے سے جڑے ہوئے دانے نکالتے ہیں اور کھجور کے گابھے میں سے لٹکتے ہوئے گچھے اور انگوروں کے باغ اور زیتون اور انار جو ایک دوسرے سے ملتے بھی ہیں اور نہیں بھی ملتے یہ چیزیں جب پھلتی ہیں تو ان کے پھلوں پر اور جب پکتی ہیں تو ان کے پکنے پر نظر کرو اس میں ان لوگوں کے لیے جو

ایمان لاتے ہیں نشانیاں ہیں۔'' [۶/الانعام ۹۵۔۹۹]

﴿وَاَوۡحٰی رَبُّکَ اِلَی النَّحۡلِ اَنِ اتَّخِذِیۡ مِنَ الۡجِبَالِ بُیُوۡتًا وَّمِنَ الشَّجَرِ وَ مِمَّا یَعۡرِشُوۡنَ ۝ ثُمَّ کُلِیۡ مِنۡ کُلِّ الثَّمَرٰتِ فَاسۡلُکِیۡ سُبُلَ رَبِّکِ ذُلُلًا ؕ یَخۡرُجُ مِنۡۢ بُطُوۡنِہَا شَرَابٌ مُّخۡتَلِفٌ اَلۡوَانُہٗ فِیۡہِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ ؕ اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیَۃً لِّقَوۡمٍ یَّتَفَکَّرُوۡنَ ۝﴾ [۱۶/النحل ۶۸۔۶۹]

''اور تمہارے پروردگار ہی نے شہد کی مکھیوں کو ارشاد فرمایا کہ پہاڑوں میں اور درختوں میں اور لوگوں کی بنائی ہوئی عمارتوں میں چھتے بنا اور ہر قسم کے میوے کھا اور اپنے پروردگار کے صاف راستوں پر چلی جا۔ اس کے پیٹ سے پینے کی ایک چیز نکلتی ہے۔ جس کے مختلف رنگ ہوتے ہیں اس میں لوگوں کے لیے شفا ہے' بے شک سوچنے والوں کے لیے اس میں بھی نشانی ہے۔''

﴿وَاللّٰہُ خَلَقَکُمۡ ثُمَّ یَتَوَفّٰىکُمۡ وَمِنۡکُمۡ مَّنۡ یُّرَدُّ اِلٰۤی اَرۡذَلِ الۡعُمُرِ لِکَیۡ لَا یَعۡلَمَ بَعۡدَ عِلۡمٍ شَیۡئًا ؕ اِنَّ اللّٰہَ عَلِیۡمٌ قَدِیۡرٌ ۝﴾ [۱۶/النحل:۷۰]

''اور اللہ ہی نے تم کو پیدا کیا پھر وہی تم کو موت دے گا اور تم میں بعض ایسے ہوتے ہیں کہ نہایت خراب عمر کو لوٹائے جاتے ہیں اور پھر بہت کچھ جاننے کے بعد بے علم ہو جاتے ہیں۔ اللہ بہت جاننے والا اور بہت قدرت والا ہے۔''

﴿اِنَّ فِیۡ خَلۡقِ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَاخۡتِلَافِ الَّیۡلِ وَ النَّہَارِ وَ الۡفُلۡکِ الَّتِیۡ تَجۡرِیۡ فِی الۡبَحۡرِ بِمَا یَنۡفَعُ النَّاسَ وَ مَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰہُ مِنَ السَّمَآءِ مِنۡ مَّآءٍ فَاَحۡیَا بِہِ الۡاَرۡضَ بَعۡدَ مَوۡتِہَا وَ بَثَّ فِیۡہَا مِنۡ کُلِّ دَآبَّۃٍ وَّتَصۡرِیۡفِ الرِّیٰحِ وَالسَّحَابِ الۡمُسَخَّرِ بَیۡنَ السَّمَآءِ وَالۡاَرۡضِ لَاٰیٰتٍ لِّقَوۡمٍ یَّعۡقِلُوۡنَ ۝﴾ [۲/البقرۃ:۱۶۴]

''بے شک آسمانوں اور زمینوں کے پیدا کرنے میں اور رات اور دن کے ایک دوسرے کے پیچھے آنے جانے اور کشتیوں (اور جہازوں) میں جو دریا

میں لوگوں کے فائدے کی چیزیں لے کر رواں ہیں اور مینہ میں جس کو اللہ آسمان سے برساتا ہے اور اس سے (خشک) مردہ زمین کو زندہ (شاداب) کر دیتا ہے اور اس میں ہر قسم کے جانور پھیلا دینا اور ہواؤں کے رخ بدلنے میں اور بادل جو آسمان اور زمین کے درمیان گھرے رہتے ہیں' ارباب دانش کے لیے اس میں (اللہ کی وحدانیت) کی نشانیاں ہیں۔''

تشریح: یہ آیت اس لحاظ سے بڑی جامع ہے کہ کائنات کی تخلیق اور اس کے نظم و تدبیر کے متعلق سات اہم امور کو اس میں یکجا کیا گیا جو کسی اور آیت میں نہیں' کیا یہ سارے امور اس ہستی کی قدرت اور اس کی وحدانیت پر دلالت نہیں کرتے؟ یقیناً کرتے ہیں۔

﴿وَالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيرَ لِتَرْكَبُوهَا وَزِينَةً ۚ وَيَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُونَ﴾ [١٦/النحل:٨]

''اور اسی (اللہ) نے گھوڑے خچر اور گدھے پیدا کیے تاکہ تم ان پر سوار ہو اور تمہارے لیے رونق و زینت (بھی ہیں) اور وہ (اور چیزیں بھی) پیدا کرتا ہے جن کی تم کو خبر نہیں۔''

﴿اَلرَّحْمٰنُ ۝ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ۝ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ۝ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ۝ اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ ۝﴾ [٥٥/الرحمٰن:١۔٥]

''(اللہ) جو رحمٰن ہے۔ اسی نے قرآن سکھایا۔ اسی نے انسان کو پیدا کیا۔ اور اسی نے اس کو بولنا سکھایا۔ سورج اور چاند ایک حساب مقرر سے چل رہے ہیں۔''

﴿وَالْاَرْضَ وَضَعَهَا لِلْاَنَامِ ۝ فِيْهَا فَاكِهَةٌ وَّالنَّخْلُ ذَاتُ الْاَكْمَامِ ۝ وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ وَالرَّيْحَانُ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝﴾

[٥٥/الرحمٰن:١٠۔١٣]

''اور اسی نے خلقت کے لیے زمین بچھائی۔ اس میں میوے اور کھجور کے درخت ہیں جن کے خوشوں پر غلاف ہوتے ہیں اور اناج کہ جس کے ساتھ

بھس ہوتا ہے اور خوشبودار پھول تو (اے گروہِ جن وانس) تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے۔''

''کیا ہم نے زمین کو بچھونا نہیں بنایا؟ اور پہاڑوں کو میخیں نہیں بنایا (بے شک بنایا) اور تم کو جوڑا جوڑا بھی پیدا کیا اور نیند کو تمہارے لیے موجب آرام بنایا۔ اور رات کو پردہ مقرر کیا۔ اور دن کو معاش کا وقت قرار دیا اور تمہارے اوپر سات مضبوط (آسمان) بنائے۔ اور (آفتاب کا) روشن چراغ بنایا، اور بادلوں سے موسلا دھار مینہ برسایا۔ تا کہ اس سے اناج اور سبزہ پیدا کریں اور گھنے گھنے باغ بنائے۔'' [۷۸/النبا:۶۔۱۶]

''بڑی برکت والی ہے وہ ذات جس کے ہاتھ میں بادشاہی ہے اور وہ ہر چیز قادر ہے۔ اس نے زندگی اور موت کو پیدا کیا تا کہ تمہیں آزمائے کہ تم میں کون اچھے عمل کرتا ہے اور وہ زبردست اور بخشنے والا ہے اس نے سات آسمان اوپر تلے بنائے (اے دیکھنے والے) تو رحمٰن کی تخلیق میں کچھ نقص نہیں دیکھے گا؟ پھر آنکھ اُٹھا کر دیکھ بھلا تجھ کو (آسمان میں) کوئی شگاف نظر آتا ہے پھر دوبارہ نظر کر، تو نظر ہر بار تیرے پاس تھک کر لوٹ آئے گی ہم نے آسمان دنیا کو چراغوں (تاروں) کے ساتھ زینت والا بنا دیا اور ان کو شیطان کے مار نے کا آلہ بنایا اور ان کے لیے دہکتی آگ کا عذاب تیار ہے۔'' [۶۷/الملک:۱۔۵]

﴿وَاللّٰهُ اَخْرَجَكُمْ مِّنْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ شَيْئًا وَّجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَ الْاَبْصَارَ وَالْاَفْئِدَةَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ﴾ [۱۶/النحل:۷۸]

''اور اللہ ہی نے تم کو تمہاری ماؤں کے شکم سے پیدا کیا کہ تم کچھ بھی نہیں جانتے تھے اور اس نے تم کو کان، آنکھیں اور دل بخشے تا کہ تم شکر کرو۔''

﴿اَلَمْ يَرَوْا اِلَى الطَّيْرِ مُسَخَّرٰتٍ فِيْ جَوِّ السَّمَآءِ ۭ مَا يُمْسِكُهُنَّ اِلَّا اللّٰهُ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ﴾ [۱۶/النحل:۷۹]

''کیا تم نے پرندوں کو نہیں دیکھا کہ آسمان کی ہوا میں گھرے ہوئے

(اڑتے رہتے) ہیں ۔ان کو اللہ ہی تھامے ہوئے ہے ایمان والوں کے لیے اس میں نشانی ہے۔''

﴿اَللّٰهُ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَنْعَامَ لِتَرْكَبُوْا مِنْهَا وَ مِنْهَا تَاْكُلُوْنَ۝﴾
[۴۰/المؤمن:۷۹]

''اللہ ہی تو ہے جس نے تمہارے لیے چار پائے بنائے تا کہ ان میں بعض پر تم سوار ہوتے ہو اور بعض کو تم کھاتے ہو۔''

﴿اِلَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَیْنَهُمَا فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ ۚ اَلرَّحْمٰنُ فَسْئَلْ بِهٖ خَبِیْرًا۝﴾ [۲۵/الفرقان:۵۹]

''(اللہ وہ ہے) جس نے آسمان اور زمین کو اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے سب کو چھ دن میں پیدا کیا پھر عرش پر ٹھہرا وہ جس کا نام رحمٰن ہے اس کا حال کسی باخبر سے دریافت کرلو۔''

﴿تَبٰرَكَ الَّذِیْ جَعَلَ فِی السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّ جَعَلَ فِیْهَا سِرٰجًا وَّ قَمَرًا مُّنِیْرًا۝﴾ [۲۵/الفرقان:۶۱]

''اور (اللہ) بڑا بابرکت ہے جس نے آسمان میں بروج بنائے اور ان میں آفتاب کا نہایت روشن چراغ اور چمکتا ہوا چاند بنایا۔''

﴿وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا وَّ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ بَنِیْنَ وَ حَفَدَةً وَّ رَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّیِّبٰتِ ؕ اَفَبِالْبَاطِلِ یُؤْمِنُوْنَ وَ بِنِعْمَتِ اللّٰهِ هُمْ یَكْفُرُوْنَ۝﴾ [۱۶/النحل:۷۲]

''اور اللہ ہی نے تم میں سے تمہارے لیے عورتیں پیدا کیں اور عورتوں سے تمہارے بیٹے اور پوتے پیدا کیے۔تمہیں پاکیزہ چیزیں دیں۔کیا یہ اب بھی باطل پر ایمان لائیں گے اور اللہ کی نعمتوں کے منکر رہیں گے۔''

ان آیات میں اللہ تعالیٰ اپنی وحدانیت کے دلائل دیتا ہے کہ یہ سب کچھ تو میں نے تخلیق کیا ہے۔کیا میرے شریکوں میں سے بھی کسی نے یہ کمالات کیے ہیں؟ ہرگز نہیں۔اللہ

تعالیٰ کا ارشاد ہے:

''بھلا جو اتنی مخلوق پیدا کرے تو کیا وہ ویسا ہے جس نے کچھ بھی پیدا نہیں کیا؟ تو تم پھر غور کیوں نہیں کرتے۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کی چند نعمتیں اور احسانات کا تذکرہ ہے۔''

ورنہ......

﴿وَإِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا إِنَّ الْإِنْسَانَ لَظَلُوْمٌ كَفَّارٌo﴾ [۱۴/ابراہیم:۳۴]

''اگر تم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو شمار کرنا چاہو تو گن نہ سکو۔ بے شک انسان بہت ہی بے انصاف اور ناشکرا ہے۔''

ایک اور جگہ ارشاد ہوتا ہے:

''روئے زمین کے تمام درختوں کی اگر قلمیں ہو جائیں اور تمام سمندروں کی سیاہی ہو اور ان کے بعد سات سمندر اور ہوں' تاہم اللہ کے کلمات ختم نہیں ہو سکتے' بے شک اللہ تعالیٰ غالب اور حکمت والا ہے۔'' [۳۱/لقمان:۲۷]

سورۂ الرحمٰن میں اللہ تعالیٰ نے 31 مرتبہ ارشاد فرمایا ہے: ''تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے۔''

یہ سب احسانات ہم سے یہ تقاضہ اور مطالبہ کرتے ہیں کہ اس کی ذات اور صفات میں کسی کو شریک نہ سمجھا جائے۔

اللہ تعالیٰ کی وحدانیت قرآن مجید کی روشنی میں

☆﴿الٓرٰ كِتٰبٌ أُحْكِمَتْ اٰيٰتُهٗ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ خَبِيْرٍ o أَلَّا تَعْبُدُوْٓا إِلَّا اللّٰهَ إِنَّنِيْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ وَّ بَشِيْرٌo﴾ [۱۱/ھود:۱-۲]

''الٓر'' یہ وہ کتاب ہے جس کی آیتیں پختہ اور مفصل ہیں دانا اور باخبر ہستی کی طرف سے، کہ تم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔ میں اس کی طرف سے خبر

دار کرنے والا اور خوشخبری دینے والا ہوں۔''

☆﴿وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ۝﴾ [۲/البقرہ:۱۶۳]

''اور تمہارا معبود اللہ واحد ہے اس بڑے مہربان اور رحم کرنے والے کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔''

☆﴿يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ۝﴾ [۲/البقرہ:۲۱]

''لوگو! اپنے پروردگار کی عبادت کرو جس نے تم کو اور تم سے پہلے لوگوں کو پیدا کیا تاکہ تم (اس کے عذاب سے) بچو۔''

ہدایت وضلالت کے اعتبار سے تین اقسام (ایمان، نفاق، اور کفر) کے تذکرے کے بعد اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور اس کی عبادت کی دعوت تمام انسانوں کو دی جارہی ہے کہ جانتے بوجھتے شرک کا ارتکاب مت کرو۔

☆﴿الٓمّٓ۝ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ۝﴾ [۳/آل عمران:۱-۲]

''الٓمّٓ۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، زندہ جاوید ہے، پوری کائنات کو قائم رکھنے والا ہے۔

☆﴿لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ۝﴾ [۳/آل عمران:۶]

''اس غالب حکمت والے کے سوا کوئی عبات کے لائق نہیں۔''

☆﴿شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ ط لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ۝﴾ [۳/آل عمران:۱۸]

''اللہ اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور فرشتے اور علم والے لوگ جو انصاف پر قائم ہیں وہ بھی (گواہی دیتے ہیں کہ) اس غالب حکمت والے کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔''

☆﴿اِنَّ اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ط هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ۝﴾

[۳/آل عمران:۵۱]

''کچھ شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ ہی میرا اور تمہارا پروردگار ہے تو اسی کی عبادت کرو یہی سیدھا راستہ ہے۔''

☆﴿وَهُوَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ لَهُ الْحَمْدُ فِي الْاُوْلٰى وَالْاٰخِرَةِ وَلَهُ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ﴾ [۲۸/القصص:۷۰]

''وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ دنیا و آخرت میں اسی کی تعریف ہے۔ اسی کا حکم ہے اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔''

☆﴿رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا فَاعْبُدْهُ وَاصْطَبِرْ لِعِبَادَتِهٖ هَلْ تَعْلَمُ لَهٗ سَمِيًّا﴾ [۱۹/مریم:۶۵]

''آسمانوں اور زمینوں اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کا وہی رب ہے تو اس کی عبادت پر جم جا۔ کیا تو اس کا کوئی ہم نام جانتا ہے۔''

☆﴿اِنَّنِيْٓ اَنَا اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدْنِيْ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ﴾ [۲۰/طٰہٰ:۱۴]

''بے شک میں ہی اللہ ہوں میرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں پس میری ہی عبادت کیا کرو اور میری یاد کے لیے نماز پڑھا کرو۔''

☆﴿لَوْ كَانَ فِيْهِمَآ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُوْنَ﴾ [۲۱/الانبیآء:۲۲]

''اگر زمین و آسمان میں اللہ کے سوا اور معبود بھی ہوتے تو فساد مچ جاتا جو باتیں یہ لوگ کرتے ہیں اللہ مالک عرش ان سے پاک ہے۔''

☆﴿اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ﴾ [۱۶/النحل:۲۲]

''تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے۔''

☆﴿ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ﴾ [۴۰/المؤمن:۶۲]

''یہی اللہ تمہارا پروردگار ہے جو ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے اس کے سوا تمہارا

کوئی معبود نہیں پھر تم کہاں بھٹک رہے ہو۔''

☆ ﴿هُوَ الْحَيُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ط اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ o﴾ [۴۰/المؤمن:۶۵]

''وہ زندہ ہے (جسے موت نہیں) اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ خالص اسی کی عبادت کرو اور پکارو۔ ہر تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جو تمام مخلوقات کو پالنے والا ہے۔''

☆ ﴿هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ o﴾ [۵۹/الحشر:۲۲]

''وہی اللہ جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں پوشیدہ اور ظاہر کا جاننے والا وہ بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے۔''

☆ ﴿هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ط سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ o﴾ [۵۹/الحشر:۲۳]

''وہی اللہ جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں بادشاہ نہایت پاک سب عیبوں سے امن دینے والا' نگہبان' غالب' خودمختار' بڑائی والا' اللہ ان چیزوں سے پاک ہے جنہیں یہ اس کا شریک بناتے ہیں۔''

☆ ﴿وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا o فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا o فَالتّٰلِيٰتِ ذِكْرًا o اِنَّ اِلٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ o رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَ رَبُّ الْمَشَارِقِ o﴾ [۳۷/الصافات:۱۔۵]

''قسم ہے صف باندھنے والوں کی جما کر۔ پھر ڈانٹنے والوں کی جھڑک کر۔ پھر قرآن پڑھنے والوں کی (غور کر کہ) بے شک تمہارا معبود ایک ہی ہے (وہی) جو آسمان اور زمین اور جو چیزیں ان کے درمیان ہیں کا مالک ہے اور سورج کے طلوع ہونے کے مقامات کا بھی مالک ہے۔''

☆﴿وَمَالِیَ لَآ اَعۡبُدُ الَّذِیۡ فَطَرَنِیۡ وَاِلَیۡهِ تُرۡجَعُوۡنَ۝﴾ [۳۶/یٰس:۲۲]

''اور مجھے کیا ہے کہ میں اس کی عبادت نہ کروں جس نے مجھے پیدا کیا اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔''

یہ بات اس ولی اللہ نے کہی تھی جو تین پیغمبروں کا ایک واحد امتی تھا جسے بعد میں اپنی قوم کے سامنے آوازِ توحید بلند کرنے پر نوچ نوچ کر شہید کر دیا گیا تھا۔

☆﴿فَاعۡلَمۡ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ.﴾ [۴۷/محمد:۱۹]

''پس جان رکھو کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔''

☆﴿هٰذَا بَلٰغٌ لِّلنَّاسِ وَلِیُنۡذَرُوۡا بِهٖ وَلِیَعۡلَمُوۡۤا اَنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّلِیَذَّكَّرَ اُولُوا الۡاَلۡبَابِ۝﴾ [۱۴/ابراھیم:۵۲]

''یہ قرآن تمام لوگوں کے لیے اطلاع نامہ ہے کہ اس کے ذریعے سے ڈرا دیے جائیں اور معلوم کر لیں کہ اللہ معبود واحد ہے تا کہ ارباب دانش نصیحت پکڑیں۔''

☆﴿وَمِنۡ اٰیٰتِهِ الَّیۡلُ وَالنَّهَارُ وَالشَّمۡسُ وَالۡقَمَرُ ؕ لَا تَسۡجُدُوۡا لِلشَّمۡسِ وَلَا لِلۡقَمَرِ وَاسۡجُدُوۡا لِلّٰهِ الَّذِیۡ خَلَقَهُنَّ اِنۡ كُنۡتُمۡ اِیَّاهُ تَعۡبُدُوۡنَ۝﴾ [۴۱/حٰم سجدہ:۳۷]

''اور رات اور دن اور سورج اور چاند اس کی نشانیوں میں سے ہیں تم لوگ نہ تو سورج کو سجدہ کرو اور نہ چاند کو بلکہ اللہ ہی کو سجدہ کرو جس نے ان چیزوں کو پیدا کیا اگر تمہیں اس کی عبادت منظور ہے۔''

☆﴿صِبۡغَةَ اللّٰهِ وَمَنۡ اَحۡسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبۡغَةً وَّنَحۡنُ لَهٗ عٰبِدُوۡنَ۝﴾

[۲/البقرۃ:۱۳۸]

''(مسلمانو! کہو) کہ ہم نے اللہ کا رنگ اختیار کر لیا ہے اور اللہ سے بہتر کس کا رنگ ہو سکتا ہے اور ہم اسی کی عبادت کرتے ہیں۔''

☆﴿اِنَّ الَّذِیۡنَ قَالُوۡا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسۡتَقَامُوۡا فَلَا خَوۡفٌ عَلَیۡهِمۡ وَلَا

هُمْ يَحْزَنُوْنَ﴾ [۴۶/الاحقاف:۱۳]

''جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا پروردگار اللہ ہے پھر اس پر قائم رہے تو ان کو نہ تو کچھ خوف ہوگا اور نہ وہ غم ناک ہوں گے۔''

تمام پیغمبروں کی زبانی اعلان توحید

﴿وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِيْٓ اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ﴾ [۵/المآئدہ:۷۲]

''اور جو پیغمبر ہم نے تم سے پہلے بھیجے وہ یہی وحی دے کر بھیجے گئے کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں پس میری ہی عبادت کیا کرو۔''

﴿اِنَّ هٰذِهٖٓ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّاَنَا رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْنِ﴾ [۲۱/الانبیآء:۹۲]

''یہ تمہاری جماعت ایک ہی جماعت ہے اور میں تمہارا پالنے والا ہوں تو میری ہی عبادت کیا کرو۔''

﴿وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ﴾ [۱۶/النحل:۳۶]

''اور ہم نے ہر امت کے لیے پیغمبر (علیہ السلام) بھیجا کہ اللہ کی عبادت کرو اور طاغوت سے اجتناب کرو۔''

﴿وَسْئَلْ مَنْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُّسُلِنَآ اَجَعَلْنَا مِنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ اٰلِهَةً يُّعْبَدُوْنَ﴾ [۴۳/الزخرف:۴۵]

''آپ سے پہلے جتنے رسول بھیجے تھے ان سے پوچھئے کیا ہم نے رب رحمٰن کے سوا کوئی اور معبود بھی مقرر کیے تھے کہ ان کی بندگی کی جائے؟''

شعیب علیہ السلام کی زبان سے اعلان توحید

﴿وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا ؕ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ﴾ [۱۱/ہود:۸۴]

''اور مدین کی طرف ان کے بھائی شعیب کو بھیجا تو انہوں نے کہا: اے میری قوم! اللہ ہی کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔''

صالح علیہ السلام کی زبان سے اعلان توحید

﴿وَإِلٰی ثَمُوْدَ اَخَاھُمْ صٰلِحًا قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰہَ مَا لَکُمْ مِّنْ اِلٰہٍ غَیْرُہٗ﴾ [۷/الاعراف:۷۳]

''اور قوم ثمود کی طرف ان کے بھائی صالح کو بھیجا تو انہوں نے کہا: اے قوم! اللہ ہی کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔''

ھود علیہ السلام کی زبان سے اعلان توحید

﴿وَإِلٰی عَادٍ اَخَاھُمْ ھُوْدًا ط قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰہَ مَا لَکُمْ مِّنْ اِلٰہٍ غَیْرُہٗ أَفَلَا تَتَّقُوْنَ﴾ [۷/الاعراف:۶۵]

''قوم عاد کی طرف ان کے بھائی ھود کو بھیجا گیا انہوں نے کہا: بھائیو! اللہ کی عبادت کرو اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں تو کیا تم ڈرتے نہیں۔''

یونس علیہ السلام کی زبان سے اعلان توحید

﴿لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ﴾ [۲۱/الانبیآء:۸۷]

''تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں بے شک میں ہی قصوروار ہوں۔''

نوح علیہ السلام کی زبان سے اعلان توحید

﴿لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰی قَوْمِہٖ فَقَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰہَ مَالَکُمْ مِّنْ اِلٰہٍ غَیْرُہٗ ط اِنِّیْٓ اَخَافُ عَلَیْکُمْ عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ﴾ [۷/الاعراف:۵۹]

''ہم نے نوح کو ان کی قوم کی طرف بھیجا تو انہوں نے کہا کہ اے برادران ملت! اللہ ہی کی عبادت کرو اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں مجھے تمہارے بارے میں ایک بڑے دن کے عذاب کا خوف ہے۔''

عیسیٰ علیہ السلام کی زبان سے اعلان توحید

﴿وَقَالَ الْمَسِيحُ يَٰبَنِيٓ إِسْرَٰٓءِيلَ اعْبُدُوا اللَّهَ رَبِّي وَرَبَّكُمْ ۖ إِنَّهُ مَن يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَأْوَىٰهُ النَّارُ ۖ وَمَا لِلظَّٰلِمِينَ مِنْ أَنصَارٍ﴾ [۵/المآئدہ:۷۲]

''اور مسیح یہود سے کہا کرتے تھے کہ اے بنی اسرائیل اللہ کی عبادت کرو جو میرا بھی پروردگار ہے اور تمہارا بھی (اور جان رکھو) جو شخص اللہ کے ساتھ شرک کرے گا اللہ اس پر جنت کو حرام کر دے گا اور اس کا ٹھکانا دوزخ ہے اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔''

الیاس علیہ السلام کی زبان سے اعلان توحید

﴿إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِۦٓ أَلَا تَتَّقُونَ ۝ أَتَدْعُونَ بَعْلًا وَتَذَرُونَ أَحْسَنَ الْخَٰلِقِينَ ۝ اللَّهَ رَبَّكُمْ وَرَبَّ ءَابَآئِكُمُ الْأَوَّلِينَ﴾ [۳۷/الصافات۱۲۴۔۱۲۶]

''جب انھوں نے اپنی قوم سے کہا تم ڈرتے کیوں نہیں۔ کیا تم بعل کو پکارتے ہو اور سب سے بہتر پیدا کرنے والے کو چھوڑ دیتے ہو۔ اللہ جو تمہارا اور تمہارے باپ دادا کا پروردگار ہے۔''

یعقوب علیہ السلام کی زبان سے اعلان توحید

﴿أَمْ كُنتُمْ شُهَدَآءَ إِذْ حَضَرَ يَعْقُوبَ الْمَوْتُ إِذْ قَالَ لِبَنِيهِ مَا تَعْبُدُونَ مِنۢ بَعْدِي ۖ قَالُوا نَعْبُدُ إِلَٰهَكَ وَإِلَٰهَ ءَابَآئِكَ إِبْرَٰهِۦمَ وَإِسْمَٰعِيلَ وَإِسْحَٰقَ إِلَٰهًا وَٰحِدًا وَنَحْنُ لَهُۥ مُسْلِمُونَ﴾ [۲/البقرہ:۱۳۳]

''کیا یعقوب کے انتقال کے وقت تم موجود تھے جب انھوں نے اپنی اولاد سے کہا کہ میرے بعد تم کس کی عبادت کرو گے تو سب نے جواب دیا کہ آپ کے معبود کی جو ایک ہی معبود ہے اور ہم اسی کے فرمانبردار رہیں گے۔''

ابراہیم علیہ السلام کی زبان سے اعلان توحید

﴿وَاِبْرٰهِيْمَ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاتَّقُوْهُ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝﴾ [۲۹/العنکبوت:۱۶]

''(اور ابراہیم کو یاد کرو) جب انھوں نے اپنی قوم سے کہا کہ اللہ کی عبادت کرو اور اسی سے ڈرو اگر تم سمجھتے ہو تو تمہارے لیے بہت بہتر ہے۔''

﴿وَاَعْتَزِلُكُمْ وَمَا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَاَدْعُوْا رَبِّيْ عَسٰۤى اَلَّاۤ اَكُوْنَ بِدُعَآءِ رَبِّيْ شَقِيًّا ۝﴾ [۱۹/مریم:۴۸]

''میں تم لوگوں سے اور جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو ان سے کنارہ کرتا ہوں اور اپنے پروردگار ہی کو پکاروں گا امید ہے کہ میں پروردگار کو پکار کر محروم نہیں رہوں گا۔''

﴿اِنَّمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا وَّتَخْلُقُوْنَ اِفْكًا ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَمْلِكُوْنَ لَكُمْ رِزْقًا فَابْتَغُوْا عِنْدَ اللّٰهِ الرِّزْقَ وَاعْبُدُوْهُ وَاشْكُرُوْا لَهٗ ؕ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝﴾ [۲۹/العنکبوت:۱۷]

''تم اللہ کو چھوڑ کر بتوں کو پوجتے ہو اور طوفان باندھتے ہو تو جن لوگوں کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے ہو وہ تم کو رزق دینے کا کچھ بھی اختیار نہیں رکھتے۔ پس اللہ کے ہاں سے رزق طلب کرو اور اسی کی عبادت کرو اور اسی کا شکر کرو اسی کی طرف لوٹ کر تم جاؤ گے اگر تم میری تکذیب کرو تو تم سے پہلے بھی امتیں جھٹلا چکی ہیں اور پیغمبر کے ذمہ کھول کر سنا دینے کے سوا کچھ بھی نہیں۔''

یوسف علیہ السلام کی جیل خانے میں تبلیغ توحید

﴿مَا كَانَ لَنَاۤ اَنْ نُّشْرِكَ بِاللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ؕ﴾ [۱۲/یوسف:۳۸]

''ہمیں شایاں نہیں کہ کسی چیز کو اللہ کے ساتھ شریک بنائیں۔''

﴿یٰصَاحِبَیِ السِّجْنِ ءَ اَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ خَیْرٌ اَمِ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ○﴾ [۱۲/یوسف:۳۹]

''میرے جیل خانے کے رفیقو! بھلا کئی جدا جدا آقا اچھے یا ایک اللہ یکتا و غالب؟''

﴿مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖۤ اِلَّاۤ اَسْمَآءً سَمَّیْتُمُوْهَاۤ اَنْتُمْ وَ اٰبَآؤُكُمْ مَّاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّاۤ اِیَّاهُ ؕ ذٰلِكَ الدِّیْنُ الْقَیِّمُ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ○﴾ [۱۰/یوسف:۴۰]

''جن چیزوں کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے ہو وہ صرف نام ہی نام ہیں جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے رکھ لیے ہیں۔ اللہ نے ان کی کوئی سند نازل نہیں کی۔ اللہ کے سوا کسی کی حکومت نہیں۔ اس نے ارشاد فرمایا ہے کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو یہی سیدھا دین ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔''

﴿اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْقَصَصُ الْحَقُّ ۚ وَ مَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ ؕ وَ اِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ○﴾ [۳/آل عمران:۶۲]

''یہ تمام بیانات صحیح ہیں اور اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور بے شک اللہ غالب اور صاحب حکمت ہے۔''

آخری نبی محمد الرسول اللہ ﷺ کی زبان اطہر سے اعلان توحید

﴿فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰهُ ۖ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ وَ هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ○﴾ [۹/التوبۃ:۱۲۹]

''اگر یہ لوگ پھر جائیں تو کہہ دو کہ مجھے اللہ ہی کافی ہے اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے میرا اسی پر بھروسہ ہے اور وہی عرش عظیم کا مالک ہے۔''

﴿اَئِنَّكُمْ لَتَشْهَدُوْنَ اَنَّ مَعَ اللّٰهِ اٰلِهَةً اُخْرٰى ؕ قُلْ لَّآ اَشْهَدُ قُلْ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّاِنَّنِىْ بَرِىْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ۝﴾ [٦/الانعام:١٩]

''کیا تم اس بات کی شہادت دیتے ہو کہ اللہ کے ساتھ اور بھی معبود ہے (اے محمد ﷺ) کہو کہ میں تو ایسی شہادت نہیں دیتا۔ کہو کہ صرف وہی ایک معبود ہے اور میں تمہارے شرک سے بیزار ہوں۔''

﴿قُلْ اِنَّمَآ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ وَلَآ اُشْرِكَ بِهٖ ؕ اِلَيْهِ اَدْعُوْا وَاِلَيْهِ مَاٰبِ۝﴾ [١٣/الرعد:٣٦]

''کہہ دیجئے کہ مجھے یہی حکم ہوا ہے کہ اللہ ہی کی عبادت کروں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤں میں اسی کی طرف بلاتا ہوں اور اسی کی طرف مجھے لوٹنا ہے۔''

اور فرمایا: ''وہی تو میرا پروردگار ہے اس کے سوا کوئی عبادت کے قابل نہیں میرا اسی پر بھروسہ ہے اور میں اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔'' [٤٢/الشوریٰ:١٠]

﴿فَادْعُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ۝﴾

[٤٠/المؤمن:١٤]

''پس اللہ کی خالص عبادت کرو اگر چہ کافر برا ہی مانیں۔''

﴿وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ۝﴾ [١٢/یوسف:١٠٨]

''اللہ پاک ہے اور میں شرک کرنے والوں میں سے نہیں۔''

﴿قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ فِىْ شَكٍّ مِّنْ دِيْنِىْ فَلَآ اَعْبُدُ الَّذِيْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ اَعْبُدُ اللّٰهَ الَّذِىْ يَتَوَفّٰكُمْ وَاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ۝﴾ [١٠/یونس:١٠٤]

''(اے پیغمبر) فرما دیجیے کہ اگر تمہیں میرے دین میں کسی طرح کا شک ہو تو جن کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے ہو میں ان کی عبادت نہیں کر سکتا۔ بلکہ

میں تو اللہ کی عبادت کرتا ہوں جو تمہاری روحیں قبض کرتا ہے اور مجھے یہی حکم ہوا ہے کہ ایمان لانے والوں میں ہوں۔"

﴿قُلْ يَاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍۢ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْـًٔا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ۝﴾ [۳/آل عمران:۶۴]

"کہو کہ اے اہل کتاب! جو بات ہمارے اور تمہارے درمیان یکساں ہے اس کی طرف آؤ وہ یہ کہ ہم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنائیں اور ہم میں سے کوئی کسی کو اللہ کے سوا کارساز نہ سمجھے اگر یہ لوگ نہ مانیں تو ان سے کہہ دو کہ تم گواہ رہو ہم فرمانبردار ہیں۔"

﴿وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا۝﴾

[۱۷/بنی اسرآئیل:۱۱۱]

"اور کہو کہ سب تعریف اللہ ہی کو سزاوار ہے جس کی کوئی اولاد نہیں اور نہ کوئی اس کی بادشاہی میں شریک ہے اور نہ اس وجہ سے کہ وہ عاجز و ناتواں ہے کوئی اس کا مددگار ہے اس کی کبریائی جان کر بڑائی کرتے رہو۔"

﴿قُلْ اِنَّمَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ۝﴾ [۲۱/الانبیآء:۱۰۸]

"کہہ دیجیے کہ مجھے وحی کی گئی ہے تم سب کا معبود الٰہ واحد ہے لہٰذا تم کو چاہیے کہ فرمانبردار ہو جاؤ۔"

﴿وَلَا تَجْعَلُوْا مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۭ اِنِّىْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ۝﴾

[۵۱/الذاریٰت:۵۱]

"اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ کوئی معبود نہ گردانو۔ بے شک میں اللہ کی طرف سے واضح ڈرانے والا ہوں۔"

کائنات کے امام ﷺ کو تاکیدی حکم

(اُمت کو نصیحت)

﴿وَاَنْ اَقِمْ وَجْهَکَ لِلدِّیْنِ حَنِیْفًا وَلَا تَکُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَO﴾
[۱۰/یونس:۱۰۵]

''اور یہ کہ یکسو ہو کر دین (اسلام) کی پیروی کیے جاؤ اور مشرکوں میں سے نہ ہونا۔''

﴿وَلَا تَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا یَنْفَعُکَ وَلَا یَضُرُّکَ فَاِنْ فَعَلْتَ فَاِنَّکَ اِذًا مِّنَ الظّٰلِمِیْنَO﴾ [۱۰/یونس:۱۰۶]

''اور اللہ کے علاوہ ایسی چیز کو مت پکارنا جو نہ تمہارا کچھ بھلا کر سکے اور نہ کچھ بگاڑ سکے۔ اگر ایسا کرو گے تو ظالموں میں ہو جاؤ گے۔''

﴿فَاِلٰهُکُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَلَهٗ اَسْلِمُوْا ط وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِیْنَO﴾ [۲۲/الحج:۳۴]

''اور تمہارا معبود ایک ہی ہے تم سب اسی کے فرمانبردار ہو جاؤ اور عاجزی کرنے والوں کو خوشخبری سنادو۔''

﴿اِتَّبِعْ مَآ اُوْحِیَ اِلَیْکَ مِنْ رَّبِّکَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِکِیْنَO﴾ [۶/الانعام:۱۰۶]

''(اے پیغمبر ﷺ) جو حکم آپ کو وحی کیا جاتا ہے اس کی پیروی کرو اُسکے سوا کوئی عبادت کے قابل نہیں اور مشرکوں سے کنارہ کرلو۔''

﴿ذٰلِکُمُ اللّٰهُ رَبُّکُمْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ خَالِقُ کُلِّ شَیْءٍ فَاعْبُدُوْهُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ وَّکِیْلٌO﴾ [۶/الانعام:۱۰۲]

''یہی اللہ تمہارا پروردگار ہے اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے۔ تم اسی کی عبادت کرو وہ ہر چیز کا نگران ہے۔''

﴿وَلَا یَصُدُّنَّکَ عَنْ اٰیٰتِ اللّٰهِ بَعْدَ اِذْ اُنْزِلَتْ اِلَیْکَ وَادْعُ اِلٰی

رَبِّکَ وَلَا تَکُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَo﴾ [۲۸/القصص:۸۷]

''اور یہ (لوگ) تمہیں اللہ کی آیتوں (کی تبلیغ) سے بعد اس کے کہ وہ تم پر نازل ہو چکی ہیں روک نہ دیں اور آپ اپنے پروردگار کو پکارتے رہو اور مشرکوں میں ہرگز نہ ہونا۔''

﴿وَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰہِ اِلٰھًا اٰخَرَ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ کُلُّ شَیْءٍ ھَالِکٌ اِلَّا وَجْھَہٗ لَہُ الْحُکْمُ وَاِلَیْہِ تُرْجَعُوْنَo﴾ [۲۸/القصص:۸۸]

''اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور ہستی کو عبادت کے لائق سمجھ کر نہ پکارنا۔ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے قابل نہیں اس کی ذات کے سوا ہر چیز فنا ہونیوالی ہے اُسی کا حکم ہے اور اسی کی طرف لوٹنا ہے۔''

﴿لَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰہِ اِلٰھًا اٰخَرَ فَتَقْعُدَ مَذْمُوْمًا مَّخْذُوْلًاo﴾

[۱۷/بنی اسرآئیل:۲۲]

''اور اللہ کے ساتھ کسی اور کو معبود نہ بنانا کہ ملامت سن کر بے کس ہو کر بیٹھے رہ جاؤ۔''

﴿اِنَّا اَنْزَلْنَا اِلَیْکَ الْکِتٰبَ بِالْحَقِّ فَاعْبُدِ اللّٰہَ مُخْلِصًا لَّہُ الدِّیْنَo﴾ [۳۹/الزمر:۲]

''(اے پیغمبر ﷺ) ہم نے یہ کتاب آپ کی طرف حق کے ساتھ نازل کی ہے آپ اللہ کی عبادت کریں' اس کی عبادت کو (شرک سے) خالص کرتے ہوئے۔''

﴿قُلْ اِنِّیْ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰہَ مُخْلِصًا لَّہُ الدِّیْنَo﴾ [۳۹/الزمر:۱۱]

''کہہ دیجئے کہ مجھے ارشاد ہوا ہے کہ اللہ کی عبادت کو خالص کر کے اس کی بندگی کروں۔''

﴿قُلْ اِنَّمَا اَدْعُوْا رَبِّیْ وَلَا اُشْرِکُ بِہٖ اَحَدًاo﴾ [۷۲/الجن:۲۰]

''کہہ دو کہ میں اپنے پروردگار کو ہی پکارتا ہوں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک

نہیں بناتا۔"

﴿قُلْ اَفَغَیْرَ اللّٰہِ تَاْمُرُوْٓنِّیْٓ اَعْبُدُ اَیُّھَا الْجٰھِلُوْنَ○ وَلَقَدْ اُوْحِیَ اِلَیْکَ وَاِلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکَ لَئِنْ اَشْرَکْتَ لَیَحْبَطَنَّ عَمَلُکَ وَلَتَکُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ○ بَلِ اللّٰہَ فَاعْبُدْ وَکُنْ مِّنَ الشّٰکِرِیْنَ○﴾

[۳۹/الزمر:۶۴۔۶۶]

"کہو کے اے نادانو! تم مجھ سے یہ کہتے ہو کہ میں غیر اللہ کی عبادت شروع کردوں۔اور (اے پیغمبر ﷺ) تمہاری طرف اور تم سے پہلے (پیغمبروں) کی طرف یہی وحی بھیجی گئی کہ اگر تم نے شرک کیا تو تمہارے عمل برباد ہو جائیں گے۔اور تم گھاٹا پانے والوں میں ہو جاؤ گے۔ بلکہ اللہ ہی کی عبادت کرواور شکر گزاروں میں ہو جاؤ۔"

﴿قُلْ اِنِّیْ نُھِیْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ لَمَّا جَآءَنِیَ الْبَیِّنٰتُ مِنْ رَّبِّیْ وَاُمِرْتُ اَنْ اُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ○﴾ [۴۰/المومن:۶۶]

"کہہ دیجئے کہ مجھے اس بات سے ممانعت کی گئی ہے کہ جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو ان کی عبادت کروں، جب کہ میرے پاس میرے رب کی طرف سے دلیل آچکی ہے اور مجھے ارشاد ہوا ہے کہ اپنے پالنے والے ہی کا تابع رہوں۔"

ہُد ہُد پرندے کی زبان سے اعلان توحید

سلیمان علیہ السلام ہر جاندار کی زبان سمجھتے تھے،ان کے تابع پرندوں میں ہد ہد بھی تھا۔ جانوروں کا جائزہ لینے کے بعد سلمان علیہ السلام کہنے لگے: کیا وجہ ہے ہد ہد نظر نہیں آتا۔؟ لیکن تھوڑی دیر بعد ہد ہد اپنے پروردگار کی توحید کا نغمہ گاتے ہوئے حاضر تھا۔

ارشاد ربانی ہے:

﴿فَمَکَثَ غَیْرَ بَعِیْدٍ فَقَالَ اَحَطْتُّ بِمَالَمْ.........الخ﴾

[۲۷/النمل:۲۲۔۲۶]

"ابھی تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ ہد ہد آ موجود ہوا اور کہنے لگا کہ مجھے ایسی چیز

معلوم ہوئی ہے جس کی آپ کو خبر نہیں میں آپ کے پاس شہر سبا سے یقینی خبر لایا ہوں میں نے ایک عورت دیکھی جو لوگوں پر حکومت کرتی ہے۔ ہر چیز اسے میسر ہے اور اس کا ایک بڑا تخت ہے۔ میں نے دیکھا کہ وہ اور اس کی قوم اللہ کو چھوڑ کر سورج کو سجدہ کرتے ہیں، اور شیطان نے ان کے اعمال انھیں آراستہ کر دکھائے ہیں، اور رستے سے روک رکھا ہے اور وہ رستے پر نہیں آتے۔ (اور سمجھتے نہیں) کہ اللہ جو زمین و آسمان میں چھپی چیزیں ظاہر کر دیتا ہے، اور تمہارے پوشیدہ اور ظاہر اعمال جانتا ہے کیوں سجدہ نہ کیا جائے۔ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہی عرش عظیم کا مالک ہے۔''

کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود بھی ہے؟ (ہرگز نہیں)

☆﴿ اَمَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ حَدَآئِقَ ذَاتَ بَهْجَةٍ مَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُنْۢبِتُوْا شَجَرَهَا ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ بَلْ هُمْ قَوْمٌ يَّعْدِلُوْنَ ﴾ [۲۷/النمل:۶۰]

''بھلا کس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور (کس نے) تمہارے لیے آسمان سے پانی اتارا۔ (ہم نے) پھر ہم ہی نے اس سے سرسبز باغ اگائے۔ تمہارا کام تو نہ تھا کہ ان درختوں کو اگاتے تو کیا اللہ کے سوا کوئی اور معبود بھی ہے؟ (ہرگز نہیں) بلکہ یہ لوگ رستے سے الگ ہو رہے ہیں۔''

﴿اَمَّنْ جَعَلَ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّجَعَلَ خِلٰلَهَآ اَنْهٰرًا وَّجَعَلَ لَهَا رَوَاسِيَ وَجَعَلَ بَيْنَ الْبَحْرَيْنِ حَاجِزًا ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴾ [۲۷/النمل:۶۱]

''بھلا کس نے زمین کو قرار گاہ بنایا اور اس کے بیچ نہریں بہائیں اور اس کے لیے پہاڑ بنائے اور (کس نے) دو دریاؤں کے بیچ روک بنائی (یہ سب اللہ نے کیا) تو کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود بھی ہے؟ (ہرگز نہیں) بلکہ ان میں اکثر دانش ہی نہیں رکھتے۔''

﴿اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَیَکْشِفُ السُّوْٓءَ وَیَجْعَلُکُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ط ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ط قَلِیْلًا مَّا تَذَکَّرُوْنَ﴾ [۲۷/النمل:۶۲]

''بھلا کون ہے جو بے قرار کی التجا قبول کرتا ہے جب وہ اس سے دعا کرتا ہے اور کون اس کی تکلیف کو دور کرتا ہے۔ اور کون تم کو اگلوں کا جانشین مقرر کرتا ہے تو کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور بھی معبود ہے؟ (ہرگز نہیں) تم بہت کم غور کرتے ہو۔''

﴿اَمَّنْ یَّهْدِیْکُمْ فِیْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَنْ یُّرْسِلُ الرِّیٰحَ بُشْرًا بَیْنَ یَدَیْ رَحْمَتِهٖ ط ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ط تَعٰلَی اللّٰهُ عَمَّا یُشْرِکُوْنَ﴾ [۲۷/النمل:۶۳]

''بھلا کون تم کو جنگل اور دریا کے اندھیروں میں سے رستہ بتاتا ہے اور کون ہواؤں کو اپنی رحمت سے خوشخبری بنا کر بھیجتا ہے (یہ سب اللہ کرتا ہے) تو کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود بھی ہے؟ (ہرگز نہیں) یہ لوگ جو شرک کرتے ہیں اللہ کی شان اس سے بہت بلند ہے۔''

﴿اَمَّنْ یَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ یُعِیْدُهٗ وَمَنْ یَّرْزُقُکُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ط ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ط قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَکُمْ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ﴾ [۲۷/النمل:۶۴]

''بھلا کون خلقت کو پہلی بار پیدا کرتا ہے پھر اس کو بار بار پیدا کرتا رہتا ہے اور کون تم کو آسمانوں اور زمین سے رزق دیتا ہے۔ (یہ سب تو اللہ کرتا ہے) تو کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود بھی ہے؟ (ہرگز نہیں) کہو کہ اگر سچے ہو تو دلیل پیش کرو۔''

مندرجہ بالا پانچ آیات میں اللہ رب العزت نے اپنے سترہ احسانات گنوائے ہیں اور مطالبہ ایک ہی کیا ہے کہ میرے ساتھ میرا کوئی ہمسر، ہم منصب، ہم پلّہ، ہم تدبیر یا شریک ہے جو یہ سب کچھ کر سکے؟ ہرگز ایسا نہیں ہے۔

اللہ کے سوا کوئی بھی مددگار نہیں اور نہ ہی کوئی نفع ونقصان پہنچا سکتا ہے۔

غوث اعظم (سب سے بڑا فریاد سننے والا)، داتا (سب کچھ دینے والا)، غریب نواز (غریبوں کونوازنے والا)، مشکل کشا (تمام مشکلیں حل کرنے والا)، گنج بخش (خزانے بخشنے والا) دستگیر (مصیبت کے وقت تھامنے والا)

یہ سب اللہ رب العلمین کی صفات ہیں:

﴿اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ؕ ءَ اِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ﴾ [۲۷/النمل:۶۲]

''بھلا کون ہے جو بے قرار کی دعا قبول کرتا ہے جب وہ اس سے دعا کرتا ہے۔ اور کون اس کی تکلیف کو دور کرتا ہے اور کون تم کو زمین میں اگلوں کا جانشین مقرر کرتا ہے۔ تو کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود بھی ہے؟ (ہرگز نہیں) تم بہت کم غور کرتے ہو۔''

﴿قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْئًا اِنْ اَرَادَ بِكُمْ ضَرًّا اَوْ اَرَادَ بِكُمْ نَفْعًا ؕ بَلْ كَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا﴾ [۴۸/الفتح:۱۱]

''کہہ دیجیے کہ اگر اللہ تم کو نقصان پہنچانا چاہے یا فائدہ پہنچانے کا ارادہ کرے تو کون ہے جو اس کے سامنے تمہارے لیے کسی بات کا اختیار رکھے (کوئی نہیں) بلکہ جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے خوب واقف ہے۔''

﴿اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ﴾ [۲/البقرہ:۱۰۷]

''تمہیں معلوم نہیں کہ آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اللہ ہی کی ہے اور اللہ کے سوا تمہارا کوئی ولی (دوست) ہے نہ مددگار۔''

﴿قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِی الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ

الْمُلْکَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ط بِیَدِکَ الْخَیْرُ ط اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌo﴾ [۳/آل عمران:۲۶]

''کہہ دیجئے کہ اے اللہ بادشاہی کے مالک! تو جس کو چاہے بادشاہی بخشے اور جس سے چاہے چھین لے اور جس کو چاہے عزت دے اور جسے چاہے ذلیل کرے۔ ہر طرح کی بھلائی تیرے ہاتھ میں ہے۔ بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔''

﴿قُلْ اَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ مَا لَا یَمْلِکُ لَکُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا ط وَاللّٰہُ ھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُo﴾ [۵/المآئدہ:۷۶]

''کہہ دیجئے کہ تم اللہ کے سوا ایسی چیزوں کی کیوں عبادت کرتے ہو جس کو تمہارے نفع ونقصان کا کچھ بھی اختیار نہیں۔ اور اللہ ہی سب کچھ سنتا اور جانتا ہے۔''

﴿وَاِنْ یَّمْسَسْکَ اللّٰہُ بِضُرٍّ فَلَا کَاشِفَ لَہٗ اِلَّا ھُوَ ط وَاِنْ یَّمْسَسْکَ بِخَیْرٍ فَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌo﴾ [۶/الانعام:۱۷]

''اور اگر اللہ تم کو کوئی سختی پہنچائے تو اللہ کے سوا اس کو دور کرنے والا کوئی نہیں۔ اور اگر نعمت وراحت عطا کرے تو (کوئی اسے روکنے والا نہیں) اور اللہ ہی ہر چیز پر قادر ہے۔''

﴿وَلَا تَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ مَالَا یَنْفَعُکَ وَلَا یَضُرُّکَ فَاِنْ فَعَلْتَ فَاِنَّکَ اِذًا مِّنَ الظّٰلِمِیْنَo﴾ [۱۰/یونس:۱۰۶]

''اور اللہ کو چھوڑ کر ایسی چیزوں کی عبادت مت کرنا جو نہ نفع پہنچا سکیں نہ نقصان۔ اگر تم نے ایسا کیا تو ظالموں میں ہو جاؤ گے۔''

﴿وَالَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِہٖ لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ نَصْرَکُمْ وَلَا اَنْفُسَھُمْ یَنْصُرُوْنَo﴾ [۷/الاعراف:۱۹۷]

''اور جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو وہ نہ تمہاری ہی مدد کر سکتے ہیں اور نہ خود

اپنی ہی مدد کر سکتے ہیں۔''

﴿اَیُشْرِكُوْنَ مَا لَا یَخْلُقُ شَیْئًا وَّهُمْ یُخْلَقُوْنَ ○ وَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ لَهُمْ نَصْرًا وَّلَآ اَنْفُسَهُمْ یَنْصُرُوْنَ○﴾ [۷/الاعراف:۱۹۱۔۱۹۲]

''کیا یہ ایسوں کو شریک ٹھہراتے ہیں جو کچھ بھی پیدا نہیں کر سکتے۔ بلکہ خود پیدا کیے گئے ہیں۔ اور نہ کسی کی مدد کر سکتے ہیں اور نہ ہی اپنی مدد کر سکتے ہیں۔''

﴿لَهٗ دَعْوَةُ الْحَقِّ ؕ وَالَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا یَسْتَجِیْبُوْنَ لَهُمْ بِشَیْءٍ اِلَّا كَبَاسِطِ كَفَّیْهِ اِلَى الْمَآءِ لِیَبْلُغَ فَاهُ وَمَا هُوَ بِبَالِغِهٖ ؕ وَمَا دُعَآءُ الْكٰفِرِیْنَ اِلَّا فِیْ ضَلٰلٍ○﴾ [۱۳/الرعد:۱۴]

''اس (اللہ) کو پکارنا ہی حق ہے۔ جو لوگ اس کے سوا اوروں کو پکارتے ہیں وہ ان کی کچھ فریاد بھی قبول نہیں کرتے۔ مگر ایسے ہی جیسے کوئی دونوں ہاتھ پانی کی طرف پھیلا دے کہ پانی منہ میں پڑ جائے حالانکہ ایسا نہیں ہوسکتا۔ ان منکروں کی جتنی پکار ہے فقط گمراہی ہے۔''

﴿وَیَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَمْ یُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَّ مَا لَیْسَ لَهُمْ بِهٖ عِلْمٌ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ نَّصِیْرٍ○﴾ [۲۲/الحج:۷۱]

''اور اللہ کے سوا ایسی چیزوں کی بندگی کرتے ہیں جن کی اللہ نے کوئی سند نازل نہیں کی اور نہ ہی اس کی کوئی دلیل دی ہے۔ اور ظالموں کا کوئی بھی مددگار نہیں ہوگا۔''

﴿یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ ؕ اِنَّ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَنْ یَّخْلُقُوْا ذُبَابًا وَّلَوِ اجْتَمَعُوْا لَهٗ ؕ وَاِنْ یَّسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَیْئًا لَّا یَسْتَنْقِذُوْهُ مِنْهُ ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوْبُ○﴾
[۲۲/الحج:۷۳]

''لوگوں کو ایک مثال بیان کی جاتی ہے ذرا غور سے سنو کہ جن کو تم اللہ کے سوا

پکارتے ہو وہ ایک مکھی بھی نہیں بنا سکتے ۔اگرچہ سب جمع ہی کیوں نہ ہو جائیں ۔اور اگر مکھی ان سے کوئی چیز چھین کر لے جائے تو چھڑا بھی نہیں سکتے ۔طالب اور مطلوب دونوں گئے گزرے ہیں ۔''

﴿وَاِنْ یَّمْسَسْکَ اللّٰہُ بِضُرٍّ فَلَا کَاشِفَ لَہٗۤ اِلَّا ھُوَ وَاِنْ یُّرِدْکَ بِخَیْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِہٖ یُصِیْبُ بِہٖ مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِہٖ ط وَھُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُo﴾ [۱۰/ یونس:۱۰۷]

''اور اگر اللہ تمہیں کوئی تکلیف پہنچائے تو اس کے سوا کوئی دور کرنے والا نہیں اور اگر تم سے بھلائی کرنا چاہے تو اس کا فضل کوئی روکنے والا نہیں ۔وہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے فائدہ پہنچاتا ہے اور وہ بخشنے والا مہربان ہے ۔''

﴿وَالَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِہٖ مَا یَمْلِکُوْنَ مِنْ قِطْمِیْرٍo﴾ [۳۵/ فاطر:۱۳]

''اور جو لوگ اللہ کو چھوڑ کر اوروں کو پکارتے ہیں وہ کھجور کی گٹھلی کے چھلکے کے برابر بھی کسی چیز کے مالک نہیں ۔''

﴿وَیَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ مَا لَا یَنْفَعُھُمْ وَلَا یَضُرُّھُمْ ط وَکَانَ الْکَافِرُ عَلٰی رَبِّہٖ ظَھِیْرًاo﴾ [۲۵/ الفرقان:۵۵]

''یہ لوگ اللہ کو چھوڑ کر ایسی چیز کی پرستش کرتے ہیں کہ جو ان کو نہ نقصان پہنچائے اور نہ فائدہ پہنچا سکے ۔منکر اپنے رب کی مخالفت میں بڑا زور آزماتا ہے ۔''

﴿قُلِ ادْعُوا الَّذِیْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ لَا یَمْلِکُوْنَ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ فِی السَّمٰوٰتِ وَلَا فِی الْاَرْضِ وَمَا لَھُمْ فِیْھِمَا مِنْ شِرْکٍ وَّمَا لَہٗ مِنْھُمْ مِّنْ ظَھِیْرٍo﴾ [۳۴/ سبا:۲۲]

''کہہ دیجئے جن کو تم اللہ کے سوا (مددگار) خیال کرتے ہو ان کو بلاؤ وہ آسمانوں اور زمین میں ذرہ برابر کسی چیز کے مالک نہیں بنائے گئے اور نہ ان

پکارتے ہو وہ ایک مکھی بھی نہیں بنا سکتے۔ اگرچہ سب جمع ہی کیوں نہ ہو جائیں۔ اور اگر مکھی ان سے کوئی چیز چھین کر لے جائے تو چھڑا بھی نہیں سکتے۔ طالب اور مطلوب دونوں گئے گزرے ہیں۔''

﴿وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗ اِلَّا هُوَ وَاِنْ يُّرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ يُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ط وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُo﴾ [١٠/ يونس:١٠٧]

''اور اگر اللہ تمہیں کوئی تکلیف پہنچائے تو اس کے سوا کوئی دور کرنے والا نہیں اور اگر تم سے بھلائی کرنا چاہے تو اس کا فضل کوئی روکنے والا نہیں۔ وہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے فائدہ پہنچاتا ہے اور وہ بخشنے والا مہربان ہے۔''

﴿وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مَا يَمْلِكُوْنَ مِنْ قِطْمِيْرٍo﴾ [٣٥/ فاطر:١٣]

''اور جو لوگ اللہ کو چھوڑ کر اوروں کو پکارتے ہیں وہ کھجور کی گٹھلی کے چھلکے کے برابر بھی کسی چیز کے مالک نہیں۔''

﴿وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُهُمْ وَلَا يَضُرُّهُمْ ط وَكَانَ الْكَافِرُ عَلٰى رَبِّهٖ ظَهِيْرًاo﴾ [٢٥/ الفرقان:٥٥]

''یہ لوگ اللہ کو چھوڑ کر ایسی چیز کی پرستش کرتے ہیں کہ جو ان کو نہ نقصان پہنچائے اور نہ فائدہ پہنچا سکے۔ منکر اپنے رب کی مخالفت میں بڑا زور آزماتا ہے۔''

﴿قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَمْلِكُوْنَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ وَمَا لَهُمْ فِيْهِمَا مِنْ شِرْكٍ وَّمَا لَهٗ مِنْهُمْ مِّنْ ظَهِيْرٍo﴾ [٣٤/ سبا:٢٢]

''کہہ دیجئے جن کو تم اللہ کے سوا (مددگار) خیال کرتے ہو ان کو بلاؤ وہ آسمانوں اور زمین میں ذرہ برابر کسی چیز کے مالک نہیں بنائے گئے اور نہ ان

کی شراکت ہے اور نہ ان میں سے کوئی اللہ کا مددگار ہے۔''

﴿وَاِنْ نَّشَاْ نُغْرِقْهُمْ فَلَا صَرِيْخَ لَهُمْ وَلَا هُمْ يُنْقَذُوْنَo﴾ [٣٦/٣٦/ يٰس:٤٣]

''اگر ہم چاہیں تو ان کو غرق کر دیں۔ پھر نہ تو ان کو کوئی فریادرس ملے اور نہ ان کو رہائی ملے۔''

﴿يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَى اللّٰهِ وَاللّٰهُ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُo﴾ [٣٥/ فاطر:١٥]

''اے (تمام جہان کے) لوگو! تم سب اللہ کے محتاج ہو اور اللہ بے پروا سزاوار حمد وثنا ہے۔''

﴿وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍo﴾ [٤٢/ الشورىٰ:٣١]

''اور اللہ کے سوا تمہارا کوئی ولی ہے نہ مددگار۔''

﴿مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ط وَمَنْ يُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ يَهْدِ قَلْبَهٗ ط وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌo﴾ [٦٤/ التغابن:١١]

''کوئی مصیبت نہیں آتی مگر اللہ کے حکم سے جو شخص اللہ پر ایمان رکھتا ہو وہ اس کے دل کو ہدایت بخشتا ہے۔''

﴿وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ وَيَخْتَارُ ط مَا كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ ط سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَo﴾ [٢٨/ القصص:٦٨]

''اور آپ کا رب جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور جن کو مختار کر لیتا ہے ان میں سے کسی کو کوئی اختیار نہیں اور اللہ ہی کے لیے پاکی ہے اور اس کی شان ان کے شرک سے بہت بلند ہے۔''

﴿وَاَنَّ اِلٰى رَبِّكَ الْمُنْتَهٰىo وَاَنَّهٗ هُوَ اَضْحَكَ وَاَبْكٰىo وَاَنَّهٗ هُوَ اَمَاتَ وَاَحْيَاo وَاَنَّهٗ خَلَقَ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰىo مِنْ نُّطْفَةٍ اِذَا تُمْنٰىo وَاَنَّ عَلَيْهِ النَّشْاَةَ الْاُخْرٰىo وَاَنَّهٗ هُوَ اَغْنٰى وَاَقْنٰىo﴾ [٥٣/ النجم:٤٢-٤٨]

''اور یہ کہ تمھیں اپنے رب کے پاس پہنچنا ہے، اور یہ کہ وہی ہنساتا اور رلاتا ہے، اور یہ کہ وہی مارتا اور جلاتا ہے، اور یہ کہ وہی نر اور مادہ دو قسمیں پیدا کرتا ہے (یعنی) نطفے سے جو رحم میں ڈالا جاتا ہے' اور یہ کہ دوبارہ اٹھنا لازم ہے۔ اور یہ کہ وہی دولتمند بناتا اور مفلس کرتا ہے۔''

﴿اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ فَاللّٰهُ هُوَ الْوَلِيُّ وَهُوَ يُحْيِ الْمَوْتٰى وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ٥﴾ [۴۲/الشوریٰ:۹]

''کیا انہوں نے اس کے سوا کارساز بنائے ہیں۔ کارساز تو اللہ ہی ہے وہی مردوں کو زندہ کرے گا اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔''

﴿وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗٓ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ غٰفِلُوْنَ ٥﴾ [۴۶/الاحقاف:۵]

''اس شخص سے بڑھ کر گمراہ کون ہوسکتا ہے جو ایسے کو پکارے جو قیامت تک اسے جواب نہ دے سکے اور وہ ان کی دعا سے ہی غافل ہیں۔''

﴿الَّذِيْ جَعَلَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَاَلْقِيٰهُ فِي الْعَذَابِ الشَّدِيْدِ٥﴾ [۵۰/قٓ:۲۶]

''(حکم ہوگا) جس نے اللہ کے ساتھ اور ہستیاں عبادت کے لیے بنا رکھیں تھیں انھیں سخت عذاب میں ڈال دو۔''

﴿وَلَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ٥﴾ [۳۰/الروم:۲۶]

''زمین و آسمان ہر ہر چیز اس کی ملکیت ہے اور ہر ایک اس کے فرمان کے تحت ہے۔''

﴿قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلٰمٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى ط آٰللّٰهُ خَيْرٌ اَمَّا يُشْرِكُوْنَ٥﴾ [۲۷/النمل:۵۹]

''کہہ دیجیے کہ سب تعریفیں اللہ ہی کو سزاوار ہیں اور اس کے منتخب بندوں پر سلام۔ بھلا اللہ بہتر ہے یا وہ جن کو یہ اللہ کا شریک ٹھہراتے ہیں۔''

اور ہستیاں تو بہت دور نبی دو جہاں ﷺ بھی کچھ اختیار نہیں رکھتے تھے

﴿قُلْ لَّآ اَمْلِکُ لِنَفْسِیْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰہُ ط لِکُلِّ اُمَّۃٍ اَجَلٌ ط اِذَا جَآءَ اَجَلُھُمْ فَلَا یَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَۃً وَّلَا یَسْتَقْدِمُوْنَo﴾ [۱۰/یونس:۴۹]

''(اے نبی ﷺ) کہہ دیجئے کہ میں تو اپنے نقصان اور فائدے کا بھی کچھ اختیار نہیں رکھتا۔ مگر جو اللہ (پہنچانا) چاہے۔ ہر اُمت کے لیے موت کا وقت مقرر ہے اور جب وہ آ جاتا ہے تو ایک گھڑی بھی دیر اور جلدی نہیں کر سکتے۔''

﴿اِنَّکَ لَا تَھْدِیْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ یَھْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ وَھُوَ اَعْلَمُ بِالْمُھْتَدِیْنَo﴾ [۲۸/القصص۵۶]

''(اے پیغمبر ﷺ) جس کو آپ چاہیں اس کو ہدایت نہیں دے سکتے۔ بلکہ اللہ جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے۔ اور وہ ہدایت یافتہ کو خوب جانتا ہے۔''

﴿لَیْسَ لَکَ مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ اَوْ یَتُوْبَ عَلَیْھِمْ اَوْ یُعَذِّبَھُمْ فَاِنَّھُمْ ظٰلِمُوْنَo﴾ [۳/آل عمران:۱۲۸]

''(اے نبی ﷺ) اس کام میں آپ کا کچھ اختیار نہیں کہ اللہ ان پر مہربانی فرمائے یا عذاب دے کہ یہ ظالم لوگ ہیں۔''

﴿وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًاo﴾ [۲۵/الفرقان:۵۶]

''ہم نے آپ ﷺ کو صرف خوشخبری اور عذاب کی خبر سنانے کو بھیجا ہے۔''

﴿وَمَا جَعَلْنٰکَ عَلَیْھِمْ حَفِیْظًا وَمَآ اَنْتَ عَلَیْھِمْ بِوَکِیْلٍo﴾ [۶/الانعام:۱۰۷]

''(پیارے نبی ﷺ) ہم نے آپ کو نگہبان مقرر نہیں کیا اور نہ آپ ان کے داروغہ ہیں۔''

﴿فَاِنَّکَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰی وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ اِذَا وَلَّوْا

مُدْبِرِیْنَ﴾ [۳۰/الروم:۵۲]

''(اے نبی ﷺ) آپ مردوں کو نہیں سنا سکتے اور نہ بہروں کو جب وہ پیٹھ پھیر کر چلے جائیں آواز سنا سکتے ہو اور نہ گمراہوں کو ہدایت پر لا سکتے ہو۔''

﴿وَمَا یَسْتَوِی الْاَحْیَآءُ وَلَا الْاَمْوَاتُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ یُسْمِعُ مَنْ یَّشَآءُ وَمَآ اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِی الْقُبُوْرِ ○ اِنْ اَنْتَ اِلَّا نَذِیْرٌ ○﴾

[۳۵/ فاطر:۲۲۔۲۳]

''زندے اور مُردے برابر نہیں ہو سکتے۔ اللہ جس کو چاہتا ہے سنا دیتا ہے اور (اے پیغمبر ﷺ) آپ ان مردوں کو جو قبروں میں مدفون ہیں ہرگز نہیں سنا سکتے۔ آپ تو صرف ہدایت کرنے والے ہو۔''

﴿قُلْ اِنَّمَآ اَنَا مُنْذِرٌ وَّمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ○﴾ [۳۸/ص:۶۵]

''کہہ دیجئے کہ میں تو صرف ڈرانے والا ہوں اور اللہ واحد و زبردست کے سوا کوئی معبود نہیں۔''

﴿اَرَءَیْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰهُ ؕ اَفَاَنْتَ تَكُوْنُ عَلَیْهِ وَكِیْلًا ○﴾

[۲۵/ الفرقان:۴۳]

''کیا آپ ﷺ نے اس شخص کو دیکھا جس نے اپنی خواہش نفس کو معبود بنا رکھا ہے۔ تو کیا آپ اس کے نگہبان ہو سکتے ہو۔''

﴿قُلْ اِنِّیْ لَا اَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا رَشَدًا ○﴾ [۷۲/الجن:۲۱]

''کہہ دیجئے کہ میں تمہارے کسی نفع و نقصان کا کچھ اختیار نہیں رکھتا۔''

﴿وَالَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِیَآءَ اللّٰهُ حَفِیْظٌ عَلَیْهِمْ وَمَآ اَنْتَ عَلَیْهِمْ بِوَكِیْلٍ ○﴾ [۴۲/الشوریٰ:۶]

''جن لوگوں نے اس کے سوا کارساز بنا رکھے ہیں وہ اللہ کو یاد ہیں اور تم پر ان کی ذمہ داری نہیں ہے۔''

﴿وَلَا یَاْمُرَكُمْ اَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلٰٓئِكَةَ وَالنَّبِیّٖنَ اَرْبَابًا ؕ اَیَاْمُرُكُمْ

بِالْکُفْرِ بَعْدَ اِذْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَo﴾ [۳/آل عمران:۸۰]

''اور محمد ﷺ (یہ نہیں کرتے) کہ وہ حکم دیں کہ تم فرشتوں اور نبیوں کو رب بنا لو۔ بھلا جب تم مسلمان ہو چکے تو کیا وہ (نبی ﷺ) تمہیں کفر سکھائے گا۔''

اگر کائنات کے امام ﷺ اپنی مرضی سے کچھ بنالاتے

☆﴿وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ o لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ o ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَo فَمَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ عَنْهُ حٰجِزِيْنَo وَ اِنَّهٗ لَتَذْكِرَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَo﴾ [۶۹/الحاقۃ:۴۴۔۴۸]

''اگر یہ پیغمبر ﷺ ہمارے بارے میں کوئی بات بنالاتے۔تو ہم ان کا داہنا ہاتھ پکڑ لیتے۔ پھر ان کی رگ گردن کاٹ ڈالتے پھر تم میں سے کوئی بھی بچانے والا نہ ہوتا۔''

☆﴿وَاِنْ كَادُوْا لَيَفْتِنُوْنَكَ عَنِ الَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ لِتَفْتَرِيَ عَلَيْنَا غَيْرَهٗ وَاِذًا لَّاتَّخَذُوْكَ خَلِيْلًاo وَلَوْ لَآ اَنْ ثَبَّتْنٰكَ لَقَدْ كِدْتَّ تَرْكَنُ اِلَيْهِمْ شَيْئًا قَلِيْلًاo اِذًا لَّاَذَقْنٰكَ ضِعْفَ الْحَيٰوةِ وَضِعْفَ الْمَمَاتِ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ عَلَيْنَا نَصِيْرًاo﴾ [۱۷/بنی اسرآءیل:۷۳۔۷۵]

''یہ لوگ آپ کو اس وحی سے جو ہم نے آپ پر اُتاری ہے بہکا دینا چاہ رہے تھے کہ آپ اس کے سوا کچھ اور ہی بنالیں۔تب تو یہ آپ کو اپنا دلی دوست بنا لیتے۔اگر ہم آپ کو ثابت قدم نہ رکھتے تو بہت ممکن تھا کہ ان کی طرف قدرے مائل ہو ہی جاتے۔ پھر تو ہم بھی آپ کو دوہرا عذاب دنیا کا کرتے اور دوہرا ہی موت کا۔ پھر آپ ہمارے سوا کسی کو مددگار نہ پاتے۔''

آپ ﷺ کے پاس حلال وحرام کا بھی اختیار نہیں تھا

﴿يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ تَبْتَغِيْ مَرْضَاتَ

اَزْوَاجِکَ ط وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌO﴾ [۶۶/التحریم:۱]

''اے نبی ﷺ جس چیز کو اللہ نے تمہارے لیے حلال قرار دیا ہے اس کو کیوں حرام کہتے ہو۔کیا بیویوں کی رضا مندی چاہتے ہو۔اور اللہ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔''

مختار کل کون؟ اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندوں کی تعلیمات کی روشنی میں

ابراہیم علیہ السلام کی اللہ کے آگے بے بسی:

﴿اِلَّا قَوْلَ اِبْرٰھِیْمَ لِاَبِیْہِ لَاَسْتَغْفِرَنَّ لَکَ وَمَآ اَمْلِکُ لَکَ مِنَ اللّٰہِ مِنْ شَیْءٍ ط﴾ [۶۰/الممتحنۃ:۴]

''ہاں ابراھیم نے اپنے باپ سے یہ ضرور کہا تھا کہ میں آپ کے لیے مغفرت مانگوں گا اور اللہ کے سامنے آپ کے بارے کچھ اختیار نہیں رکھتا۔''

پیغمبر صابر یعقوب علیہ السلام نفع ونقصان کے مالک نہیں

یعقوب علیہ السلام کے بیٹے جب مصر جانے لگے تو انھوں نے سوچا کہ دس جوان بیٹے ہیں جب شہر میں اکٹھے داخل ہوں گے تو نظر بد کا شکار ہو سکتے ہیں۔لہٰذا انھوں نے اپنے بیٹوں سے کہا کہ ایک ہی دروازے سے داخل نہ ہونا۔ بلکہ الگ الگ داخل ہونا اور ساتھ یہ بھی کہہ دیا کہ یہ فقط ایک تدبیر ہی ہے ورنہ......

﴿وَمَآ اُغْنِیْ عَنْکُمْ مِّنَ اللّٰہِ مِنْ شَیْءٍ ط اِنِ الْحُکْمُ اِلَّا لِلّٰہِ ط عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَعَلَیْہِ فَلْیَتَوَکَّلِ الْمُتَوَکِّلُوْنَO﴾ [۱۲/یوسف:۶۷]

''اور میں اللہ کے علاوہ تمہیں کچھ بھی کفایت نہیں کر سکتا۔حکم تو صرف اللہ کا ہے۔میرا بھی اسی پر بھروسہ ہے۔اور ہر بھروسہ کرنے والے کو اسی پر بھروسہ

کرنا چاہیے۔"

یعقوب علیہ السلام کا جب چاند سا بیٹا بھائیوں کے حسد کا شکار ہو گیا' بیٹوں کے جھوٹ نے کمر جھکا کے رکھ دی' خود قحط کا شکار ہو گئے اور اناج کے حصول کے دوران دوسرا بیٹا بھی جدا ہو گیا تو صبر جمیل کے اس پہاڑ کے پرانے زخم پھر تازہ ہو گئے۔غم والم سے آنکھیں سفید ہو چکی تھیں۔جب یوسف ہائے یوسف کہتے ایک طرف کو ہوئے تو بیٹوں نے کہا: ابا جان اس طویل المدت بات کو بھول جایئے۔اسی طرح کرتے رہے تو بیمار ہو جائیں گے یا جان ہی سے ہاتھ دھو بیٹھیں گے تو فرمانے لگے:

﴿اِنَّمَا اَشْكُوْا بَثِّیْ وَحُزْنِیْٓ اِلَی اللّٰهِ﴾ [۱۲/یوسف:۸۶]

"میں تو اپنی پریشانیوں اور رنج والم کی فریاد اللہ سے کرتا ہوں۔"

پھر کہا: بیٹو جاؤ اور یوسف اور اس کے بھائی کو تلاش کرو اور اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہونا۔اللہ کی رحمت سے تو کافر لوگ ہی مایوس ہوتے ہیں۔

نوح علیہ السلام نہ گنج بخش تھے نہ غیب پر قدرت رکھنے والے تھے

﴿وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِیْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَیْبَ وَ لَآ اَقُوْلُ اِنِّیْ مَلَكٌ﴾ [۱۱/ھود:۳۱]

"(نوح علیہ السلام نے کہا) میں نہ تم سے یہ کہتا ہوں کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ یہ کہ میں غیب جانتا ہوں اور نہ یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں۔"

موسیٰ علیہ السلام کا داتا کون؟

موسیٰ علیہ السلام مدین کے پانی کے مقام پر پہنچے تو دیکھا کہ لوگ اپنی بکریوں کو پانی پلا رہے ہیں۔لیکن دو عورتیں حیا کی وجہ سے دور کھڑی ہیں۔تو موسیٰ علیہ السلام نے ان کی بکریوں کو پانی پلا دیا۔

﴿فَسَقٰی لَهُمَا ثُمَّ تَوَلّٰٓی اِلَی الظِّلِّ فَقَالَ رَبِّ اِنِّیْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَیَّ

مِنْ خَيْرٍ فَقِيْرٌ﴾ [۲۸/القصص:۲۴]

''تو موسیٰ (علیہ السلام) نے ان کی بکریوں کو پانی پلا دیا۔ پھر سائے کی طرف چل دیئے اور کہنے لگے کہ پروردگار میں محتاج ہوں اس نعمت کا جو تو مجھے عنایت کرے۔''

موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے یہ بھی کہا تھا کہ:

﴿وَقَالَ مُوْسٰى يٰقَوْمِ اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ فَعَلَيْهِ تَوَكَّلُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّسْلِمِيْنَ﴾ [۱۰/یونس:۸۴]

''موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ اے میری قوم! اگر تم اللہ پر ایمان رکھتے ہو تو اسی پر توکل کرو اگر تم فرمانبردار ہو۔''

کسی نبی کے اختیار میں کوئی معجزہ نہ تھا تو آج کراماتوں کی سینچریاں کیوں؟

﴿وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ﴾ [۴۰/المومن:۷۸]

''کسی نبی کے اختیار میں نہ تھا کہ اللہ کے حکم کے بغیر کوئی نشانی (معجزہ) لاتے۔''

اعلان ہود علیہ السلام

ہر جاندار کی پیشانی اللہ تھامے ہوئے ہے:

رب کے پیغمبر ہود علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا کہ لوگو! اپنے گناہوں سے توبہ کرو اور معافی مانگو تاکہ اللہ تعالیٰ برسنے والے بادل تم پر بھیج دے اور تمہاری طاقت اور قوت بڑھائے اس لیے تم منہ پھیر کر مجرم نہ بنو۔ اس پر قوم نے کہا: ہم تیری بات کو ماننے والے نہیں بلکہ ہم تو یہی کہیں گے کہ تو ہمارے کسی معبود کے برے جھپٹے میں آگیا ہے۔ پیغمبر نے کہا: میں اللہ کو گواہ بناتا ہوں اور تم بھی گواہ رہو کہ میں ان تمام شریکوں سے بیزار ہوں۔ ہاں اگر کچھ کر سکتے ہو تو کر گزرو اور مجھے کوئی مہلت بھی نہ دو۔ پھر فرمایا:

﴿اِنِّيْ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ رَبِّيْ وَرَبِّكُمْ مَا مِنْ دَآبَّةٍ اِلَّا هُوَ اٰخِذٌ

بِنَاصِيَتِهَا ۭ اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ۝﴾ [۱۱/ھود:۵۶]

’’میرا بھروسہ ایک اللہ پر ہے۔ جو میرا اور تم سب کا پالنے والا ہے۔ جتنے بھی جاندار ہیں ان سب کی پیشانی وہی تھامے ہوئے ہے۔ یقیناً میرا رب بالکل صحیح راہ پر ہے۔

پھر آگے فرمایا:

﴿اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ حَفِيْظٌ۝﴾ [۱۱/ھود:۵۷]

’’بے شک میرا پروردگار ہر چیز پر نگہبان ہے۔‘‘

شعیب علیہ السلام کا پہلا اور آخری سہارا

﴿وَمَا تَوْفِيْقِیْٓ اِلَّا بِاللّٰهِ ۭ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ۝﴾ [۱۱/ھود:۸۸]

’’میری توفیق اللہ ہی کی مدد سے ہے۔ میرا اسی پر بھروسہ ہے اور اسی کی طرف لوٹ کر جاتا ہے۔‘‘

آگے چل کر آپ نے فرمایا کہ تم اپنے رب سے معافی مانگو اور اس کی طرف جھک جاؤ۔ یقین مانو کہ میرا رب بڑی مہربانی والا اور محبت کرنے والا ہے۔

دنیا و آخرت میں یوسف علیہ السلام کا کارساز

﴿رَبِّ قَدْ اٰتَيْتَنِیْ مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِیْ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَنْتَ وَلِیّٖ فِی الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّ اَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِيْنَ۝﴾ [۱۲/یوسف:۱۰۱]

’’اے میرے پروردگار! تو نے مجھے ملک عطا کر دیا اور مجھے خوابوں کی تعبیر کا علم بخشا۔ اے آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے تو ہی دنیا و آخرت میں میرا ولی (کارساز) ہے۔

عیسیٰ علیہ السلام اور مریم علیہا السلام کی اللہ واحد وقہار کے آگے لاچارگی

﴿لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ ط قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا اِنْ اَرَادَ اَنْ يُّهْلِكَ الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَاُمَّهٗ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ط وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ط يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ط وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝﴾ [۵/المآئدہ:۱۷]

''یقیناً وہ لوگ کافر ہیں جو کہتے ہیں کہ مسیح ابن مریم ہی اللہ ہیں۔ اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم! ان سے پوچھیے کہ اگر اللہ مسیح ابن مریم کو ہلاک کر دینا چاہے تو کس کی مجال ہے کہ وہ اللہ کو اس کے ارادے سے روک لے اور جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور جو ان کے درمیان ہے سب اللہ ہی کا ہے، وہ جو کچھ چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔''

ایوب علیہ السلام کا مشکل کشا کون؟

﴿وَاَيُّوْبَ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗٓ اَنِّيْ مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ۝ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَكَشَفْنَا مَا بِهٖ مِنْ ضُرٍّ وَّاٰتَيْنٰهُ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَذِكْرٰى لِلْعٰبِدِيْنَ ۝﴾ [۲۱/الانبیاء:۸۳]

''اور ایوب کو یاد کرو جب اس نے اپنے پروردگار کو پکارا کہ مجھے تکلیف نے گھیر رکھا ہے تو تو سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔ تو ہم نے اس کی دعا کو قبول کر لیا اور ان کی تکلیف کو دور کر دیا اور ان کو اہل وعیال عطا فرمائے بلکہ اس کے برابر اور بھی اپنی خاص مہربانی سے دیے تاکہ عبادت گزاروں کے لیے نصیحت ہو۔''

زکریا علیہ السلام کو یحییٰ علیہ السلام اور ابراہیم علیہ السلام کو اسماعیل علیہ السلام کس نے عطا کیے؟

﴿وَزَكَرِيَّا اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ رَبِّ لَا تَذَرْنِيْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْوٰرِثِيْنَ ۝

فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَوَهَبْنَا لَهٗ یَحْیٰی وَاَصْلَحْنَا لَهٗ زَوْجَهٗ ط اِنَّهُمْ كَانُوْا یُسٰرِعُوْنَ فِی الْخَیْرٰتِ وَیَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّ رَهَبًا ط وَكَانُوْا لَنَا خٰشِعِیْنَ o﴾ [۲۱/الانبیآء:۸۹-۹۰]

''اور زکریا کو یاد کرو جب انھوں نے اپنے رب کو پکارا کہ پروردگار تو مجھے اکیلا نہ چھوڑ اور تو سب سے بہتر وارث ہے۔تو ہم نے ان کی پکار قبول کی اور ان کو یحیٰی علیہ السلام بخشے اور ان کی بیوی کو اولاد کے قابل بنا دیا۔''

ابراہیم علیہ السلام نے کہا:

﴿رَبِّ هَبْ لِیْ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ o فَبَشَّرْنٰهُ بِغُلٰمٍ حَلِیْمٍ﴾

[۳۷/الصافات:۱۰۰-۱۰۱]

''اے پروردگار مجھے اولاد عطا فرما جو سعادت مندوں میں سے ہو۔تو ہم نے ان کو ایک نرم دل لڑکے کی خوشخبری دی۔''

نوح علیہ السلام کا بیڑا کس نے پار لگایا؟

﴿وَنُوْحًا اِذْ نَادٰی مِنْ قَبْلُ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَنَجَّیْنٰهُ وَاَهْلَهٗ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِیْمِ o﴾ [۲۱/الانبیآء:۷۶]

''اور نوح علیہ السلام کا قصہ بھی یاد کرو جب انہوں نے ہم کو پکارا تو ہم نے ان کی دعا کو قبول کیا ان کو اور ان کے ساتھیوں کو ایک بڑی گھبراہٹ سے نجات دی۔''

یونس علیہ السلام کو غم سے نجات کون بخشتا ہے؟

﴿فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تَكُنْ كَصَاحِبِ الْحُوْتِ اِذْ نَادٰی وَهُوَ مَكْظُوْمٌ o لَوْ لَا اَنْ تَدٰرَكَهٗ نِعْمَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ لَنُبِذَ بِالْعَرَآءِ وَهُوَ مَذْمُوْمٌ o﴾ [۶۸/القلم:۴۸-۴۹]

''اے پیغمبر اپنے رب کے لیے صبر کیے رہو اور مچھلی کا لقمہ بننے والے یونس علیہ السلام

کی طرح نہ ہونا کہ انھوں نے پکارا تو غصے میں بھرے ہوئے تھے۔ اگر تمہارے پروردگار کی مہربانی ان کی یاوری نہ کرتی تو وہ چٹیل میدان میں ڈال دیے جاتے اوران کا حال ابتر ہوجاتا۔''

مندرجہ بالا انبیاعلیہم السلام کی پکار یہ بتلا رہی ہے کہ ان ذیشان ہستیوں نے اپنی ہر مشکل میں اللہ سے فریاد کی۔ تو کیا جب ہم پر کوئی مشکل گھڑی آئے گی تو ہمارا داتا، دستگیر، غریب نواز، بندہ پرور، لجپال، حاجت روا کوئی اور بنے گا۔ نہیں ہرگز نہیں۔ بلکہ ہمارا بھی داتا و دستگیر وہی ہے جو صدیوں سے **رازق، خالق، وھاب، مقیت، حسیب، غفور اور ودود** چلا آرہا ہے۔ وہی اللہ جو آدم علیہ السلام سے لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک تمام اولوالعزم اور برگزیدہ بندوں اوران کے ساتھیوں کی مدد کرتا رہا ہے۔ وہی پالنہار جس کے سہارے امام المبلغین صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ وطائف کے گلی کوچوں میں اللہ کا پیغام سنایا تھا کہ:

((قُوْلُوْ لَآ اِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ تُفْلِحُوْا تَمْلِكُ الْعَرَبَ وَالْعَجَمَ.))

''**لا الٰہ الا اللہ** کہہ دو کامیاب ہوجاؤ گے اور عرب وعجم کے مالک بن جاؤ گے۔''

پھر دنیا والوں نے دیکھا کہ جو قافلہ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی قیادت میں چلا تھا وہ مختلف نشیب وفراز طے کرتا ہوا بدر واحد سے ہوتا ہوا خیبر واحزاب کا راہی بن کر دس ہزار کے لشکر جرار کی صورت میں وادیٔ مکہ میں جا پہنچا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک الفاظ یہ تھے:

((لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ اَنْجَزَ وَعْدَهُ، وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهُ.)) [صحیح مسلم:۲/۸۸۸]

''اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لیے بادشاہت ہے اور اسی کے لیے حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے وہ اکیلا ہے اس نے اپنا وعدہ پورا کیا اور اپنے بندے کی مدد کی اور اس اکیلے نے لشکروں کو شکست دی۔''

(پھر یہی قافلہ پورے جزیرۃ العرب کا مالک بن گیا پھر عجم بھی سرنگوں ہو گئے اور یوں اللہ کے نبی نے جو صفا کی چوٹی پر اکیلے بات کی تھی پوری ہوگئی)

وہی غوث وفریاد رس ہے جس کے سہارے امام المجاہدین اپنے مٹھی بھر ساتھیوں کیساتھ بدر کے میدان میں اللہ کے باغی اور نافرمانوں سے ٹکرا جاتے ہیں۔اور سجدے میں سر رکھ کر اپنے مالک سے مناجات کرتے ہیں۔تو مالک اپنے غوث ہونے کا اعلان یوں فرماتا ہے:

﴿اِذْ تَسْتَغِيْثُوْنَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ اَنِّيْ مُمِدُّكُمْ بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُرْدِفِيْنَ﴾ [۸/الانفال:۹]

”جب تم اس سے فریاد کر رہے تھے تو اس نے تمہاری فریاد کو قبول کیا اور تمہاری مدد کو قطار در قطار فرشتے بھیجے۔

وہی داتا و دستگیر جس سے ابوبکر و عمر اور عثمان و علی رضی اللہ عنہم سوال کیا کرتے تھے۔وہی رب العلمین جو امام ابو حنیفہ، امام شافعی، امام احمد بن حنبل اور امام دارالہجرۃ مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہم کا مشکل کشا ہے۔اللہ ہی خالق تھا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا۔اللہ ہی رازق تھا عثمان بن علی الہجویری رحمۃ اللہ علیہ کا۔اللہ ہی مددگار تھا ان کا جن کو لوگ بارہ اماموں سے جانتے ہیں۔اللہ ہی نے دستگیری کی تھی خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی، سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کی، امام بری رحمۃ اللہ علیہ کی، میاں میر رحمۃ اللہ علیہ اور شاہ عبداللطیف بھٹائی رحمۃ اللہ علیہ کی۔اللہ کے ان بندوں نے رستے سے ناواقف مخلوق کو سیدھا راستہ دکھا کر اپنی ذمہ داری ادا کی تھی۔جو ذات صدیوں سے جن وانس، چرند و پرند، حشرات و حیوانات اور شجر و حجر کو پال رہی ہے۔کیا وہ ذات اقدس آج اس بات سے عاجز آ گئی کہ لوگ خود ساختہ مشکل کشاؤں کو بندہ پروری کے لیے پکارنا شروع کر دیں......

اللہ کے سوا کوئی بھی روزی بڑھا گھٹا نہیں سکتا

﴿اَمَّنْ هٰذَا الَّذِيْ يَرْزُقُكُمْ اِنْ اَمْسَكَ رِزْقَهٗ بَلْ لَّجُّوْا فِيْ عُتُوٍّ

وَّنُفُوْرٍ○﴾ [۶۷/الملک:۲۱]

''بھلا اگر وہ (اللہ) اپنا رزق بند کرلے تو کون ہے جو تم کو رزق دے؟ لیکن یہ سرکشی میں پھنسے ہوئے ہیں۔''

﴿قُلْ اَرَءَیْتُمْ اِنْ اَصْبَحَ مَآؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ یَّاْتِیْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِیْنٍ○﴾ [۶۷/الملک:۳۰]

''کہو بھلا دیکھو تو اگر تمہارا پانی (جو تم پیتے اور برتتے ہو) خشک ہو جائے تو کون ہے جو تمہارے لیے شیریں پانی کا چشمہ بہا لائے۔''

﴿اِنَّ الَّذِیْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا یَمْلِكُوْنَ لَكُمْ رِزْقًا فَابْتَغُوْا عِنْدَ اللّٰهِ الرِّزْقَ وَاعْبُدُوْهُ وَاشْكُرُوْا لَهٗ ؕ اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ○﴾ [۲۹/العنکبوت:۱۷]

''بے شک جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو وہ تم کو رزق دینے کا کچھ بھی اختیار نہیں رکھتے۔ اس لیے اللہ کے ہاں سے رزق طلب کرو اور اسی کی عبادت کرو، اسی کا شکر کرو اور اسی کی طرف تم لوٹ کر جاؤ گے۔''

﴿اَوَلَمْ یَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیَقْدِرُ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ○﴾ [۳۰/الروم:۳۷]

''کیا انھوں نے دیکھا نہیں کہ اللہ ہی جسے چاہتا ہے کشادہ روزی دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے تنگ۔ اس میں ایمان والوں کیلئے نشانیاں ہیں۔''

﴿وَلَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَكُمْ خَشْیَةَ اِمْلَاقٍ ؕ نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَاِیَّاكُمْ ؕ اِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْاً كَبِیْرًا○﴾ [۱۷/بنی اسرآئیل:۳۱]

''اور اپنی اولاد کو غربت کے خوف سے قتل نہ کرو۔ ہم انھیں بھی رزق دیں گے اور تمہیں بھی۔ بے شک اولاد کا قتل ایک بڑا گناہ ہے۔''

﴿وَیَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا یَمْلِكُ لَهُمْ رِزْقًا مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ شَیْئًا وَّلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ○﴾ [۱۶/النحل:۷۳]

''اور اللہ کے سوا ایسوں کی کیوں عبادت کرتے ہو جو نہ آسمانوں اور نہ زمین میں روزی دینے کا اختیار رکھتے ہیں،اور نہ (کسی اور طرح کا) مقدور رکھتے ہیں۔''

﴿قُلْ اِنَّ رَبِّیْ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَیَقْدِرُ لَهٗ ط وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَهُوَ یُخْلِفُهٗ وَهُوَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ○﴾

[۳۴/سبا:۳۹]

''کہہ دیجئے کہ بے شک میرا رب اپنے بندوں میں سے جس کے لیے چاہے روزی کشادہ کرتا ہے اور جس کے لیے چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے تم جو کچھ بھی اللہ کی راہ میں خرچ کرو گے تو اللہ اس کا پورا پورا بدلہ دے گا اور وہ سب سے بہتر روزی دینے والا ہے۔''

﴿وَاللّٰهُ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ○﴾ [۶۲/الجمعہ:۱۱]

''اور اللہ سب سے بہتر رزق دینے والا ہے۔''

﴿یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ ط هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَیْرُ اللّٰهِ یَرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ط لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاَنّٰی تُؤْفَكُوْنَ○﴾ [۳۵/ فاطر:۳]

''لوگو! اللہ کے جو تم پر احسان ہیں ان کو یاد کرو۔ کیا اللہ کے سوا کوئی اور بھی خالق ہے جو تم کو زمین و آسمان سے رزق دے۔ اس کے سوا کوئی عبادت کے قابل نہیں، تو تم کہاں بہکے پھرتے ہو۔

﴿اَللّٰهُ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَیَقْدِرُ لَهٗ ط اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ○﴾ [۲۹/العنکبوت:۶۲]

''اللہ ہی اپنے بندوں میں سے جس کے لیے چاہتا ہے رزق فراخ کر دیتا ہے اور جس کے لیے چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے۔ بے شک وہ ہر چیز سے واقف ہے۔''

﴿قُلْ اِنَّ رَبِّیْ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیَقْدِرُ وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ o﴾ [۳۴/سبا:۳۶]

''کہو کہ میرا پروردگار جس کے لیے چاہتا ہے روزی فراخ اور تنگ کر دیتا ہے۔لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔''

﴿اَللّٰهُ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیَقْدِرُ ؕ﴾ [۱۳/الرعد:۲۶]

''اللہ ہی جس کا رزق چاہتا ہے کم یا زیادہ کرتا ہے۔''

﴿قُلْ مَنْ یَّرْزُقُکُمْ مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ قُلِ اللّٰهُ وَاِنَّآ اَوْ اِیَّاکُمْ لَعَلٰی هُدًی اَوْ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ o﴾ [۳۴/سبا:۲۴]

''کہو کہ زمین وآسمان سے رزق کون دیتا ہے؟ فرمایئے کہ اللہ، اور ہم یا تم راستے پر ہیں یا صریح گمراہی میں۔''

﴿وَکَاَیِّنْ مِّنْ دَآبَّةٍ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا اَللّٰهُ یَرْزُقُهَا وَاِیَّاکُمْ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ o﴾ [۲۹/العنکبوت:۶۰]

''اور بہت سے جانور ہیں جو اپنا رزق اٹھائے نہیں پھرتے اللہ ہی ان کو رزق دیتا ہے۔اور تم (انسانوں) کو بھی، کیوں کہ وہ سننے والا اور علم والا ہے۔''

﴿مَآ اُرِیْدُ مِنْهُمْ مِّنْ رِّزْقٍ وَّ مَآ اُرِیْدُ اَنْ یُّطْعِمُوْنِ o اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِیْنُ o﴾ [۵۱/الذاریات:۵۷۔۵۸]

''میں ان سے رزق کا خواستگار نہیں نہ ہی میری یہ چاہت ہے کہ یہ مجھے کھلائیں بے شک اللہ رزاق، قوت والا اور زور آور ہے۔''

﴿وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰهَ یَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا o وَّیَرْزُقْهُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ ؕ﴾ [۶۵/الطلاق:۲۔۳]

''جو کوئی اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرے گا تو اللہ اس کے لیے نکلنے کے راستے بنا دے گا۔اور اس کو ایسی جگہ سے رزق عنایت کرے گا جہاں سے اس کو

گمان بھی نہ ہوگا۔"

حدیث: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اگر تم اللہ پر ایسا توکل کرو جیسا توکل کرنے کا حق ہے۔ تو اللہ تمہیں ایسے رزق دے جیسے پرندوں کو دیتا ہے۔ صبح کو خالی پیٹ جاتے ہیں اور شام کو پیٹ بھر کر واپس آتے ہیں۔" [سنن ابن ماجہ]

حدیث قدسی: ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ رب العلمین کا ارشاد ہے: کہ اے میرے بندو! تم سب بھوکے ہو مگر جسے میں کھلاؤں۔ پس مجھ سے کھانا مانگو میں تمہیں کھانا کھلاؤں گا۔ اے میرے بندو! تم سب ننگے ہو مگر جسے میں (لباس) پہناؤں۔ پس تم مجھ سے لباس مانگو میں تمہیں پہناؤں گا۔" [صحیح مسلم]

﴿قُلْ اَغَیْرَ اللّٰہِ اَتَّخِذُ وَلِیًّا فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَھُوَ یُطْعِمُ وَلَا یُطْعَمُ ؕ قُلْ اِنِّیْٓ اُمِرْتُ اَنْ اَکُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَسْلَمَ وَلَا تَکُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ۝﴾ [۶/الانعام:۱۴]

"کہہ دیجیے کہ کیا میں اللہ کے سوا کسی اور کو عبادت کے لائق ہستی ٹھرا لوں۔ جو زمین وآسمان کا پیدا کرنے والا ہے۔ جو سب کو کھانا دیتا ہے اور خود کسی سے کھانا نہیں لیتا۔ کہہ دو مجھے حکم ہوا ہے سب سے پہلا فرنبردار بنوں اور تم مشرکوں میں سے نہ ہونا۔"

اللہ کے سوا کوئی اولاد نہیں دیتا

﴿لِلّٰہِ مُلْکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ یَھَبُ لِمَنْ یَّشَآءُ اِنَاثًا وَّیَھَبُ لِمَنْ یَّشَآءُ الذُّکُوْرَ ۝ اَوْ یُزَوِّجُھُمْ ذُکْرَانًا وَّاِنَاثًا وَیَجْعَلُ مَنْ یَّشَآءُ عَقِیْمًا ؕ اِنَّہٗ عَلِیْمٌ قَدِیْرٌ۝﴾ [۴۲/الشوریٰ:۴۹-۵۰]

"تمام بادشاہت اللہ ہی کی ہے۔ آسمانوں میں بھی اور زمین میں بھی۔ وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔ جسے چاہتا ہے بیٹیاں اور جسے چاہتا ہے بیٹے عطا کرتا ہے۔ یا بیٹے اور بیٹیاں دونوں عطا کر دیتا ہے۔ اور جسے چاہتا ہے بے اولاد رکھتا ہے۔"

رسول اللہ ﷺ کو ایک بیوی سے چھ بچے اور ایک بیوی سے ایک بیٹا عطا ہوئے اور کسی بیوی سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو اولاد نہ دی اور آپ کی نرینہ اولاد آپ کے اپنے مبارک ہاتھوں میں رخصت ہوگئی اور آپ کی دو بیٹیاں جو عثمان رضی اللہ عنہ کے نکاح میں آئیں ان کو بھی کوئی اولاد نہ ہوئی۔ [طبرانی]

﴿هُوَ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّ جَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِیَسْكُنَ اِلَیْهَا فَلَمَّا تَغَشّٰهَا حَمَلَتْ حَمْلًا خَفِیْفًا فَمَرَّتْ بِهٖ فَلَمَّا اَثْقَلَتْ دَّعَوَا اللّٰهَ رَبَّهُمَا لَئِنْ اٰتَیْتَنَا صَالِحًا لَّنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِیْنَ○ فَلَمَّا اٰتٰهُمَا صَالِحًا جَعَلَا لَهٗ شُرَكَآءَ فِیْمَا اٰتٰهُمَا فَتَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا یُشْرِكُوْنَ○﴾ [۷/الاعراف:۱۸۹۔۱۹۰]

”وہ اللہ ہی تو ہے جس نے تم کو ایک جان سے پیدا کیا اور اسی سے اس کا جوڑا بنایا تا کہ اس کی طرف مائل ہو کر راحت حاصل کرے پھر جب وہ اپنی بیوی سے قربت اختیار کرتا ہے تو اسے ہلکا سا حمل رہ جاتا ہے تو وہ اس کو لے کر چلتی رہتی ہے پھر جب بوجھل ہوگئی تو دونوں اللہ سے، جو ان کا پالنے والا ہے سے دعا کرنے لگے کہ اگر تو نے ہم کو صحیح سالم اولاد دے دی تو تیرے خوب شکر گزار ہوں گے۔ سو جب اللہ نے ان کو صحیح سالم اولاد دے دی تو اللہ کی دی ہوئی چیز میں شریک قرار دینے لگے تو اللہ پاک ہے ان کے شرک کرنے سے۔“

شفا دینا صرف اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے

﴿وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ یَشْفِیْنِ○﴾ [۲۶/الشعرآء:۸۰]

”اور جب میں بیمار ہوتا ہوں تو میرا رب مجھے شفا بخشتا ہے۔“

لہٰذا کسی خاک کو خاکِ شفا کہنا، کسی شہر کو شفا خانہ کہنا، کسی نظر کو نظر شفا کہنا، کسی دوائی حکیم، طبیب، ڈاکٹر کو شفا کا مالک سمجھنا مناسب نہیں۔

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ بعض بیمار لوگوں کے جسم پر داہنا

ہاتھ پھیرتے اور یہ دعا فرماتے:

((اذهب الباس رب الناس واشف أنتَ الشافِی لا شفاءَ إلّا شِفائُکَ شفاءً لا یُغادر سقمًا))

''اے لوگوں کے رب! بیماری دور فرما اور شفا عنایت فرما کیونکہ تو ہی شفا دینے والا ہے اصل شفا وہی ہے جو تو عنایت کرے ایسی شفا عطا فرما کہ کسی قسم کی بیماری باقی نہ رہے۔'' [صحیح بخاری]

یہ آیت بھی اسی موقف کی تائید کرتی ہے۔

﴿قُلْ اَرَءَیْتُمْ اِنْ اَخَذَ اللّٰهُ سَمْعَكُمْ وَ اَبْصَارَكُمْ وَ خَتَمَ عَلٰی قُلُوْبِكُمْ مَّنْ اِلٰهٌ غَیْرُ اللّٰهِ یَاْتِیْكُمْ بِهٖ ط اُنْظُرْ كَیْفَ نُصَرِّفُ الْاٰیٰتِ ثُمَّ هُمْ یَصْدِفُوْنَ o﴾ [۶/الانعام:۴۶]

''(اے نبی ﷺ) ان سے کہو کہ کبھی تم نے یہ سوچا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ تمہاری بینائی اور تمہاری سماعت تم سے چھین لے اور تمہارے دلوں پر مہر لگا دے تو اللہ کے سوا اور کون سا ایسا الٰہ ہے جو تمہیں یہ قوتیں واپس دلا دے دیکھو کس طرح بار بار ہم اپنے دلائل ان کے سامنے پیش کرتے ہیں پھر بھی یہ منہ موڑ لیتے ہیں۔''

بزرگوں کو مدد کیلئے نہیں پکارنا چاہیے

﴿اِنَّ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ عِبَادٌ اَمْثَالُكُمْ فَادْعُوْهُمْ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَo﴾ [۷/اعراف:۱۹۴]

''بے شک جن کو پکارتے ہو وہ تمہاری ہی طرح کے بندے ہیں۔ (اچھا) تم ان کو پکارتے ہو تو اگر سچے ہو تو ان کو جواب بھی دینا چاہیے۔''

﴿وَالَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا یَخْلُقُوْنَ شَیْئًا وَّهُمْ یُخْلَقُوْنَ o اَمْوَاتٌ غَیْرُ اَحْیَآءٍ وَمَا یَشْعُرُوْنَ اَیَّانَ یُبْعَثُوْنَ o﴾ [۱۶/النحل:۲۰-۲۱]

''یہ اللہ کے سوا جن کو پکارتے ہیں وہ کوئی چیز بھی نہیں بنا سکتے۔ بلکہ خود ان کو

کوئی اور بناتا ہے۔ یہ لاشیں ہیں مردہ۔ زندہ نہیں ہیں۔ ان کو یہ بھی نہیں معلوم کہ (زندہ کرکے) اٹھائے کب جائیں گے۔"

﴿وَمَا يَسْتَوِى الْاَحْيَآءُ وَلَا الْاَمْوَاتُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُسْمِعُ مَنْ يَّشَآءُ وَمَآ اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِي الْقُبُوْرِo اِنْ اَنْتَ اِلَّا نَذِيْرٌo﴾ [۳۵/ فاطر: ۲۱-۲۲]

"اور زندہ اور مردہ برابر نہیں ہو سکتے۔ اللہ جس کو چاہتا ہے سنا دیتا ہے اور آپ ﷺ ان کو جو قبروں میں مدفون ہیں ہرگز نہیں سنا سکتے۔ آپ تو صرف ڈرانے والے ہیں۔"

﴿وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً لَّا يَخْلُقُوْنَ شَيْئًا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ وَلَا يَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا وَّلَا يَمْلِكُوْنَ مَوْتًا وَّلَا حَيٰوةً وَّلَا نُشُوْرًاo﴾ [۲۵/ الفرقان: ۳]

"اور لوگوں نے (اللہ) کے سوا عبادت کے لیے اور ہستیاں مقرر کر لی ہیں جو کچھ بھی پیدا نہیں کرسکتیں بلکہ خود پیدا کیے گئے ہیں اور وہ اپنے نفع ونقصان کا کچھ بھی اختیار نہیں رکھتے اور نہ مرنا ان کے اختیار میں تھا اور نہ اب ان (بزرگوں) کو زندہ ہونے کا کچھ پتہ ہے۔"

﴿اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ يَبْتَغُوْنَ اِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ وَيَرْجُوْنَ رَحْمَتَهٗ وَيَخَافُوْنَ عَذَابَهٗ ۭ اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ مَحْذُوْرًاo﴾ [۱۷/ بنی اسرآئیل: ۵۷]

"جن کو یہ لوگ پکارتے ہیں وہ خود اپنے رب کے تقرب کی جستجو میں رہتے ہیں کہ کون ان میں سے اس کے قریب تر ہو جائے اور وہ اس کی رحمت کے امیدوار اور اس کے عذاب سے خائف ہیں۔ تمہارے رب کا عذاب واقعی ہی ہے ڈرنے کے لائق۔"

﴿قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ فَلَا يَمْلِكُوْنَ كَشْفَ الضُّرِّ عَنْكُمْ وَلَا تَحْوِيْلًاo﴾ [۱۷/ بنی اسرآءیل: ۵۶]

''کہو کہ جن کے متعلق تمہیں گمان ہے ان کو پکار کر دیکھ لو۔ وہ تم سے تکلیف کے دور کرنے یا اس کو بدل ہی دینے کا کچھ بھی اختیار نہیں رکھتے۔''

﴿وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنْ اَوْلِيَآءَ يَنْصُرُوْنَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ سَبِيْلٍ ۝ اِسْتَجِيْبُوْا لِرَبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ ؕ مَالَكُمْ مِّنْ مَّلْجَاٍ يَّوْمَئِذٍ وَّ مَا لَكُمْ مِّنْ نَّكِيْرٍ ۝﴾

[۴۲/الشوریٰ ۴۶۔۴۷]

''اور اللہ کے علاوہ ان کے اولیا میں سے کوئی بھی نہیں جو ان کی مدد کر سکے اور جسے اللہ گمراہ کر دے اس کے لیے کوئی راستہ ہی نہیں۔ اپنے پروردگار کا حکم مان لو اس سے پہلے کہ اللہ کی جانب سے وہ دن آ جائے جس کا ٹل جانا ناممکن ہے تمہیں اس روز نہ کوئی پناہ ملے گی اور نہ چھپ کر انجان بن جانے کی۔''

﴿اَمْ لَهُمْ اٰلِهَةٌ تَمْنَعُهُمْ مِّنْ دُوْنِنَا ؕ﴾ [۲۱/الانبیآء:۴۳]

''کیا ہمارے سوا کوئی معبود بھی ہیں کہ ان کو (مصائب سے) بچا سکیں۔''

﴿وَاِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ ءَ اَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِيْ وَاُمِّيَ اِلٰهَيْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قَالَ سُبْحٰنَكَ مَا يَكُوْنُ لِيْٓ اَنْ اَقُوْلَ مَالَيْسَ لِيْ بِحَقٍّ ؕ اِنْ كُنْتُ قُلْتُهٗ فَقَدْ عَلِمْتَهٗ ؕ تَعْلَمُ مَافِيْ نَفْسِيْ وَلَا اَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِكَ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ۝﴾

[۵/المآئدہ:۱۱۶]

''اور جب اللہ فرمائے گا کہ اے عیسیٰ ابن مریم! کیا تو نے لوگوں کو کہا تھا کہ اللہ کے سوا مجھے اور میری امی جان کو معبود مقرر کر لو۔ وہ کہیں گے تو پاک ہے۔ مجھے کب شایاں تھا کہ ایسی بات کہوں جس کا مجھے کوئی حق نہیں۔ اگر میں نے یہ بات کہی ہوگی تو تجھے اس کا علم ہوگا۔ جو میرے نفس میں ہے تو اسے جانتا ہے اور جو تیرے جی میں ہے میں اسے نہیں جانتا۔ بے شک تو ہی غیب کی باتوں سے واقف ہے۔''

یہ سوال ان سے قیامت والے دن ہوگا اور مقصد اس سے اللہ کے سوا اوروں کو سوز و پکار کے لائق سمجھنے والوں کی زجر و توبیخ ہے کہ جن کی تم عبادت کرتے تھے وہ خود اللہ کی بارگاہ میں جواب دہ ہیں۔ دوسری اہم بات جو اس سے معلوم ہوئی وہ یہ کہ معبود صرف وہ ہی نہیں جنہیں مشرکین پتھر اور لکڑی وغیرہ سے تراش کر مورتیوں اور بتوں کی شکل دے کر انھیں سجدے شروع کر دیتے تھے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے من دون اللہ (اللہ تعالیٰ کے علاوہ) کہہ کر اللہ کے وہ نیک و پارسا بندے بھی شامل کر دیئے جن کی لوگوں نے کسی بھی انداز سے عبادت کی ہو۔ جس طرح عیسائیوں نے اللہ کو ماننے کے ساتھ عیسیٰ علیہ السلام کو حاجت روا اور مشکل کشا سمجھا۔

﴿اتَّخَذُوْا اَحْبَارَهُمْ وَ رُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَالْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوْٓا اِلٰهًا وَّاحِدًا لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ط سُبْحٰنَهٗ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ۝﴾ [۹/التوبۃ:۳۱]

''ان (عیسائیوں) نے اپنے علما و مشائخ اور مسیح ابن مریم علیہما السلام کو معبود بنا لیا حالانکہ ان کو حکم دیا گیا تھا کہ معبود واحد کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں۔ اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ اللہ ان کے شرک کرنے سے پاک ہے۔''

عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ جب مسلمان ہوئے تو کہنے لگے: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم نے اپنے علما اور مشائخ کو رب نہیں بنایا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تم نے ان کے حلال کردہ کو حلال اور حرام کردہ کو حرام نہیں سمجھا تھا۔'' تو انھوں نے کہا: یہ تو تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا: ''یہی تو رب بنانا ہے۔'' [جامع ترمذی]

﴿وَقَالُوْا لَا تَذَرُنَّ اٰلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَّلَا سُوَاعًا وَّلَا يَغُوْثَ وَيَعُوْقَ وَنَسْرًا۝﴾ [۷۱/نوح:۲۳]

''اور کہنے لگے کہ اپنے معبودوں کو نہ چھوڑنا اور ود اور سواع اور یغوث اور یعوق اور نسر کو کبھی ترک نہ کرنا۔''

یہ قوم نوح کے پنج تن پاک تھے جن کی وہ عبادت کرتے تھے۔ صحیح بخاری کی روایت

کے مطابق یہ قوم نوح کے نیک بزرگ تھے۔ جب مر گئے تو شیطان نے ان کے عقیدت مندوں سے کہا کہ ان کی تصویریں بنا کر رکھ لو تا کہ ان کی یاد تازہ رہے اور تم بھی نیک رہو۔ جب یہ نسل ختم ہو گئی تو شیطان نے ان کو یہ کہہ کر شرک میں ملوث کر دیا کہ تمہارے بڑے تو ان کی عبادت کرتے تھے۔ چنانچہ انہوں نے ان کی پوجا پاٹ شروع کر دی۔

[صحیح بخاری: تفسیر سورۂ نوح]

میرے لیے اللہ ہی کافی ہے

(توکل صرف اللہ پر)

﴿فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰهُ﴾ [۹/التوبۃ:۱۲۹]

''کہہ دیجئے میرے لیے اللہ ہی کافی ہے۔''

﴿اَلَیْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ ؕ﴾ [۳۹/الزمر:۳۶]

''کیا اللہ اپنے بندے کیلئے کافی نہیں ہے۔''

﴿وَكَفٰى بِرَبِّكَ وَكِیْلًا ۝﴾ [۱۷/بنی اسرآءیل:۶۵]

''تمہارا پروردگار ہی کارساز کافی ہے۔''

﴿وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ۝﴾ [۸۱/التکویر:۲۹]

''تم کچھ بھی نہیں چاہ سکتے مگر وہی جو اللہ رب العلمین چاہے۔''

﴿وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَلِیًّا وَّكَفٰى بِاللّٰهِ نَصِیْرًا ۝﴾ [۴/النسآء:۴۵]

''اور اللہ ہی کارساز کافی ہے اور مدد کے لیے بھی اللہ ہی کافی ہے۔''

﴿وَتَوَكَّلْ عَلَى الْعَزِیْزِ الرَّحِیْمِ ۝﴾ [۲۶/الشعرآء:۲۱۸]

''آپ توکل کیجئے غالب و مہربان پر۔''

﴿قُلْ حَسْبِیَ اللّٰهُ ؕ عَلَیْهِ یَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ۝﴾ [۳۹/الزمر:۳۸]

''کہہ دیجئے کہ مجھے اللہ ہی کافی ہے اہل توکل کو اسی پر توکل کرنا چاہیے۔''

﴿وَاللّٰهُ وَلِیُّ الْمُؤْمِنِیْنَ ۝﴾ [۳/آل عمران:۶۸]

''اور اللہ ہی مؤمنوں کا کارساز ہے۔''

﴿وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ط وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا٥﴾ [۳۳/الاحزاب:۳]

''اور اللہ ہی پر بھروسہ رکھو، وہی کارساز کافی ہے۔''

﴿اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ط وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ٥﴾

[۶۴/التغابن:۱۳]

''اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔تو مؤمنوں کو صرف اسی پر بھروسہ رکھنا چاہیے۔''

﴿رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيْلًا٥﴾

[۷۳/المزمل:۹]

''وہی مشرق ومغرب کا مالک ہے، اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، تو اسی کو کارساز بناؤ۔''

﴿فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ط اِنَّكَ عَلَى الْحَقِّ الْمُبِيْنِ٥﴾ [۲۷/النمل:۷۹]

''پس آپ اللہ پر توکل کیجیے، بے شک آپ واضح سچائی پر ہیں۔''

﴿وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ٥﴾ [۱۴/ابراھیم:۱۱]

''اور ہر مؤمن کو اللہ ہی پر توکل کرنا چاہیے۔''

﴿فَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ٥﴾ [۴۲/الشوریٰ:۳۶]

''اور تمہیں جو کچھ دیا گیا ہے زندگانی دنیا کا یونہی سا اسباب ہے اور جو اللہ کے پاس ہے وہ بہتر اور پائیدار ہے اور وہ ان کے لیے ہے جو صرف اپنے رب پر بھروسہ رکھتے ہیں۔''

﴿وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ط﴾ [۶۵/الطلاق:۳]

''اور جو کوئی اللہ پر بھروسہ کرے گا تو اللہ اس کو کافی ہوگا۔''

﴿وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ٥﴾ [۱۴/ابراھیم:۱۲]

''اور ہر توکل کرنے والے کو اللہ پر ہی توکل کرنا چاہیے۔''

﴿یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ حَسْبُکَ اللّٰهُ وَمَنِ اتَّبَعَکَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ﴾
[۸/الانفال:۶۴]

''اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ آپ کو کافی ہے اور ان کو بھی جو آپ کے پیرو ہوئے ہیں۔''

﴿وَ تَوَکَّلْ عَلَی الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ وَسَبِّحْ بِحَمْدِهٖ ط وَکَفٰی بِهٖ بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ خَبِیْرًا﴾ [۲۵/الفرقان:۵۸]

''توکل کیجئے اس ذات پر جس کو موت نہیں اس کی تعریف کے ساتھ پاکیزگی کرتے رہیے وہ اپنے بندوں کے گناہوں سے آگاہ ہے۔''

﴿بَلِ اللّٰهُ مَوْلٰکُمْ وَهُوَ خَیْرُ النّٰصِرِیْنَ﴾ [۳/آل عمران:۱۵۰]

''بلکہ تمہارا مولا تو اللہ ہے اور وہ بہترین مدد کرنے والا ہے۔''

﴿وَ اِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ مَوْلٰکُمْ ط نِعْمَ الْمَوْلٰی وَ نِعْمَ النَّصِیْرُ﴾ [۸/الانفال:۴۰]

''اور اگر تم منہ پھیرو تو جان رکھو کہ تمہارا مولا تو اللہ ہے بہترین دوست اور بہترین مددگار۔''

اللہ تعالیٰ ہماری ہر پکار سنتا اور قبول کرتا ہے

﴿وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّهُمْ یَرْشُدُوْنَ﴾
[۲/البقرہ:۱۸۶]

''اور (اے پیغمبر) جب آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے میرے بندے میرے بارے میں دریافت کریں تو میں ان کے قریب ہوں۔ جب پکارنے والا پکارتا ہے تو میں اس کی دعا کو قبول کرتا ہوں۔ تو ان کو چاہیے کہ میرے حکموں کو مانیں اور مجھ پر ایمان لائیں تاکہ نیک رستہ پائیں۔''

﴿وَقَالَ رَبُّکُمُ ادْعُوْنِیْۤ اَسْتَجِبْ لَکُمْ ط اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَکْبِرُوْنَ عَنْ

عِبَادَتِیْ سَیَدْ خُلُوْنَ جَھَنَّمَ دَاخِرِیْنَ﴾ [۴۰/المؤمن:۶۰]

''اور تمہارے رب نے ارشاد فرمایا ہے کہ مجھ سے دعا کرو میں تمہاری دعا کو قبول کروں گا جو لوگ میری عبادت سے ازراہ تکبر کنیاتے ہیں عنقریب جہنم میں ذلیل ہو کر داخل ہوں گے۔''

﴿اُدْعُوْا رَبَّکُمْ تَضَرُّعًا وَّ خُفْیَةً ط﴾ [۷/الاعراف:۵۵]

''تم اپنے رب کو عاجزی سے اور چپکے چپکے سے پکارو۔''

﴿وَادْعُوْہُ خَوْفًا وَّ طَمَعًا ط﴾ [۷/الاعراف:۵۶]

''اور اس کو خوف اور لالچ سے پکارا کرو۔''

﴿تَتَجَافٰی جُنُوْبُھُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ یَدْعُوْنَ رَبَّھُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّ مِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ﴾ [۳۲/السجدہ:۱۶]

''جن کے پہلو بستروں سے الگ رہتے ہیں اور وہ اپنے پروردگار کو خوف اور لالچ کے ساتھ پکارتے ہیں۔''

صالح علیہ السلام نے کہا: ﴿اِنَّ رَبِّیْ قَرِیْبٌ مُّجِیْبٌ﴾ [۱۱/ھود:۶۱]

''بے شک میرا پروردگار نزدیک بھی ہے اور دعا کا قبول کرنے والا بھی۔''

زکریا علیہ السلام نے کہا: ﴿وَلَمْ اَکُنْ م بِدُعَآئِکَ رَبِّ شَقِیًّا﴾ [۱۹/مریم:۴]

''اور میں اپنے پروردگار سے مانگ کر کبھی محروم نہیں رہا۔''

ابراھیم علیہ السلام نے کہا: ﴿ عَسٰٓی اَلَّآ اَکُوْنَ بِدُعَآءِ رَبِّیْ شَقِیًّا﴾ [۱۹/مریم:۴۸]

''امید ہے میں اپنے پروردگار سے مانگ کر محروم نہیں رہوں گا۔''

دعا میں وسیلہ کی اقسام

وسیلہ کا لفظی مطلب قرب اور نزدیکی کے ہیں۔ دعا میں تین طرح کا وسیلہ جائز ہے۔

پہلا وسیلہ یہ کہ اللہ کو اس کے ناموں کیساتھ پکارا جائے۔ یعنی اس کے پیارے ناموں کا وسیلہ استعمال کیا جائے' اس کی دلیل اللہ کا یہ فرمان ہے کہ:

﴿وَ لِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا﴾ [۷/الاعراف:۱۸۰]

''اور اللہ کے سب نام اچھے ہیں تو تم اس کو اس کے ناموں سے پکارو۔''

رسول اللہ ﷺ کی دعائیں اس امر پر شاہد ہیں آپ جب بھی دعا کرتے تو اللہ کو اس کے ناموں کا واسطہ دیتے اور نہایت عاجزی و گریہ زاری سے مانگتے۔

دوسرا وسیلہ اپنے کسی نیک عمل کا وسیلہ دیا جا سکتا ہے۔ اسکی دلیل صحیح بخاری میں مذکور وہ واقعہ ہے کہ تین شخص غار میں پھنس گئے تو انھوں نے اپنے نیک عمل کا تذکرہ کر کے دعا کی تو اللہ نے نجات دے دی۔

تیسرا وسیلہ یہ ہے کہ کسی زندہ نیک آدمی سے دعا کرائی جائے۔ نبی ﷺ کے پاس لوگ دعاؤں کی اپیل لے کر آتے تھے۔

اور اس کا حکم اللہ تعالیٰ نے خود دیا ہے۔

﴿یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْٓا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ وَجَاهِدُوْا فِیْ سَبِیْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝﴾ [۵/المآئدہ:۳۵]

''اے اہل ایمان اللہ سے ڈر جاؤ اور اللہ کا قرب تلاش کرو اور اس کے رستے میں جہاد کرو تا کہ کامیاب ہو جاؤ۔''

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے نیک اعمال کے ذریعے اپنے قرب کا حکم دیا ہے۔ ایمان کے بعد تقویٰ اور جہاد فی سبیل اللہ ہے۔ یہ اعمال اللہ کے قرب کا ذریعہ ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دو قطرے ایسے ہیں کہ جن کے بہنے سے اللہ بندے کو معاف کر دیتے ہیں۔ ایک وہ جو اللہ کے تقویٰ و خشیت کی وجہ سے آنکھ سے بہہ گیا اور دوسرا (خون کا قطرہ) جو میدان جہاد میں وقت شہادت بہہ گیا۔''

ان تین اقسام کے علاوہ کسی قسم کا وسیلہ قرآن و حدیث سے ثابت نہیں۔ برصغیر میں وسیلے کا مطلب واسطہ اور صدقہ لیا جاتا ہے۔ جو صحیح نہیں ہیں، کیوں کہ ہم اذان کے بعد جو

دعا کرتے ہیں اس میں آتا ہے((اٰتِ مُحَمَّدَ نِ الْوَسِیْلَةَ وَالْفَضِیْلَةَ)) کہ اے اللہ! محمد ﷺ کو وسیلہ عطا فرما۔ اگر مندرجہ بالا مطلب لیا جائے تو اس سے کون سا واسطہ مراد ہو گا۔ دراصل یہ وسیلہ اللہ کے قرب کا وہ مقام ہے جس کے وارث پیغمبر دو جہاں ﷺ کو قیامت کے دن بنا دیا جائے گا۔ کسی فوت شدہ نبی، شہید، بزرگ، ولی وغیرہ کو وسیلہ بنانا جائز نہیں۔ اگر جائز ہوتا تو ذرا دل پر ہاتھ رکھ کر سوچنا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اس موقع پر کیا نبی ﷺ کا واسطہ نہیں دینا چاہیے تھا؟

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ''حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں قحط سالی ہوتی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے دعا کرواتے اور فرماتے: اے اللہ! پہلے ہم پیارے نبی ﷺ سے بارش کی دعا کرواتے تھے تو تو ہمیں باران رحمت سے سیراب کر دیا کرتا تھا اب ہم تیرے نبی کے چچا کو تیری بارگاہ میں لائے ہیں تو ہماری دعا کو قبول فرما اور ہم پر بارش برسا (راوی کہتا ہے) اس پر بارش نازل ہو جاتی۔''

اس واقعے سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا طرز عمل واضح ہو جاتا ہے کہ انھوں نے نبی ﷺ کو مدد کے لیے نہیں پکارا۔ ان سے استغاثہ نہیں کیا۔ ان کا واسطہ نہیں دیا۔ بلکہ نیک و معتبر ہستی کو لا کر شرعی وسیلہ پیش کیا۔ اب امام الانبیا ﷺ کے بعد ایسی کون سی شخصیت ہے جس سے کوئی امید وابستہ کی جائے۔

مشرکین مکہ بھی تو اپنے بزرگوں کے قالب کے آگے بغرض واسطہ ہی جبیں ریز ہوا کرتے تھے:

﴿ وَالَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِیَآءَ مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِیُقَرِّبُوْنَآ اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى ط ﴾ [۳۹/الزمر:۳]

''جن لوگوں نے اللہ کے سوا اور ولی بنا رکھے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہم ان کی عبادت اس لیے کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اللہ کے قریب کر دیں۔''

لوگ اس نام نہاد وسیلہ کو ثابت کرنے کے لیے مثالیں پیش کرتے ہیں کہ اوپر جانے کے لیے سیڑھی کی ضرورت ہوتی ہے۔ بادشاہ کو ملنا ہو تو پہلے چپڑاسی اور وزیر و مشیر کو ملنا پڑتا

ہے۔ یہ باتیں کرنا بہت بڑا ظلم ہے۔اللہ کی شان ان چپڑاسیوں اور جمہوری وزیروں سے بہت بلند ہے۔خالق کومخلوق کیساتھ نہیں ملایا جا سکتا۔ یہ ٹکروں کے بادشاہ بیک وقت ہرآواز سن نہیں سکتے' کسی کو کھلے عام مل نہیں سکتے' ان کی جانوں کوخطرہ ہے۔ یہ بچار یتحفظ کے محتاج ہیں۔ جہان کا بادشاہ ان تمام نقائص سے پاک وبلند تر ہے۔یہ دنیا کی گندی مثالیں اللہ کے لیے نہیں بیان کرنی چاہئیں۔

﴿فَلَا تَضْرِبُوْا لِلّٰهِ الْاَمْثَالَ ط اِنَّ اللّٰهَ یَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ○﴾
[۱۶/النحل:۷۴]

''پس اللہ کے لیے مثالیں نہ بیان کیا کرو۔اللہ جانتا ہے اورتم نہیں جانتے۔''

اللہ ہماری ہر پکار سنتا اور قبول کرتا ہے۔وہ دلوں کے بھیدوں سے بھی واقف ہے اور وہ ہماری شہ رگ سے بھی قریب ہے۔اسی کو پکارنے میں عافیت ہے اور یہی نجات کی راہ ہے۔

اللہ کی اجازت کے بغیر کوئی سفارشی نہیں

﴿اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ شُفَعَآءَ ط قُلْ اَوَلَوْ كَانُوْا لَا یَمْلِكُوْنَ شَیْئًا وَّلَا یَعْقِلُوْنَ○﴾ [۳۹/الزمر:۴۳]

''کیا انھوں نے اللہ کے سوا سفارشی بنا لیے ہیں۔کہوکہ خواہ وہ کسی چیز کا اختیار نہ رکھتے ہوں اور کچھ بھی نہ سمجھتے ہوں (تو بھی)۔''

﴿قُلْ لِّلّٰهِ الشَّفَاعَةُ جَمِیْعًا ط لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ط ثُمَّ اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ○﴾ [۳۹/الزمر:۴۴]

''کہہ دیجیے کہ سفارش تو سب اللہ کے اختیار میں ہے۔اسی کے لیے زمین و آسمان کی بادشاہت ہے۔پھر اسی کی طرف لوٹ کر جاؤ گے۔

﴿اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّاهُوَ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَانَوْمٌ ط لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ط مَنْ ذَاالَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ط﴾

[۲/البقرہ:۲۵۵]

''اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ زندہ ہے ہمیشہ رہنے والا۔ اسے نہ اونگھ آتی ہے نہ نیند۔ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب اسی کا ہے۔ کون ہے کہ اس کی اجازت کے بغیر (کسی کی) سفارش کرے۔''

﴿اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ یُدَبِّرُ الْاَمْرَ ؕ مَا مِنْ شَفِیْعٍ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ اِذْنِهٖ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝﴾ [۱۰/یونس:۳]

''بے شک تمہیں پالنے والا تو اللہ ہی ہے جس نے آسمان وزمین کو چھ دن میں بنایا پھر عرش پر قائم ہو گیا۔ وہی ہر ایک کام کا انتظام کرتا ہے۔ کوئی اس کے پاس اس کی اجازت کے بغیر سفارش نہیں کر سکتا۔ یہی اللہ تمہارا پروردگار ہے تو اسی کی عبادت کرو۔ بھلا تم غور کیوں نہیں کرتے۔''

﴿وَیَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا یَضُرُّهُمْ وَلَا یَنْفَعُهُمْ وَیَقُوْلُوْنَ هٰۤؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ ؕ قُلْ اَتُنَبِّئُوْنَ اللّٰهَ بِمَا لَا یَعْلَمُ فِی السَّمٰوٰتِ وَلَا فِی الْاَرْضِ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰی عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ۝﴾ [۱۰/یونس:۱۸]

''اور یہ لوگ اللہ کے سوا ایسی چیزوں کی عبادت کرتے ہیں جو نہ ان کا کچھ بگاڑ سکتی ہیں اور نہ کچھ بھلا ہی کر سکتی ہیں۔ اور کہتے یہ ہیں کہ اللہ کے ہاں یہ ہمارے سفارشی ہیں۔ کہہ دو کہ تم اللہ کو کیا ایسی چیز بتاتے ہو جس کا وجود اسے زمین و آسمان میں معلوم نہیں۔ وہ پاک ہے اور (اس کی شان) ان کے شرک سے بہت بلند ہے۔''

نیز فرمایا:

''اور ان کے (بنائے ہوئے) میں سے کوئی بھی ان کا سفارشی نہیں ہوگا اور وہ اپنے شریکوں سے نامعتقد ہو جائیں گے۔''

﴿اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَیْنَهُمَا فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ ؕ مَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا شَفِیْعٍ ؕ

اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ۝﴾ [۳۲/السجدہ:۴]

''اللہ ہی تو ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو اور جو چیزیں ان کے درمیان ہیں ان سب کو چھ دن میں پیدا کیا پھر عرش پر جا ٹھہرا۔ اس کے سوا تمہارا کوئی مددگار نہیں اور نہ سفارش کرنے والا۔ کیا تم نصیحت نہیں پکڑتے۔''

﴿یَوْمَئِذٍ لَّا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَ رَضِیَ لَهٗ قَوْلًا۝﴾ [۲۰/طٰہٰ:۱۰۹]

''اس روز سفارش کچھ بھی فائدہ مند نہ ہوگی مگر اس شخص کی جس کو اللہ تعالیٰ اجازت دے اور اس کی بات کو پسند کرے۔''

﴿یَوْمَ یَقُوْمُ الرُّوْحُ وَالْمَلٰٓئِکَةُ صَفًّا لَا یَتَکَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَقَالَ صَوَابًا۝﴾ [۷۸/النبأ:۳۸]

''جس دن جبرائیل اور فرشتے صف باندھ کر کھڑے ہوں گے اور کسی کو بات کرنے کا یارا نہ ہوگا مگر جسے رحمٰن اجازت بخشے اور وہ بات بھی درست کرے۔''

﴿وَلَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَهٗ اِلَّا لِمَنْ اَذِنَ لَهٗ ط﴾ [۳۴/سبا:۲۳]

''اور اللہ کے ہاں کسی کی سفارش فائدہ نہ دے گی۔ مگر جس کے لیے اللہ اجازت بخشے۔''

﴿اِنْ تَدْعُوْهُمْ لَا یَسْمَعُوْا دُعَآءَکُمْ وَلَوْ سَمِعُوْا مَا اسْتَجَابُوْا لَکُمْ ط وَیَوْمَ الْقِیٰمَةِ یَکْفُرُوْنَ بِشِرْکِکُمْ ط وَلَا یُنَبِّئُکَ مِثْلُ خَبِیْرٍ۝﴾ [۳۵/فاطر:۱۴]

''اگر تم ان (سفارشیوں) کو پکارو تو وہ تمہاری دعا کو نہ سن سکیں اور اگر (بالفرض) سن بھی لیں تو تمہاری دعا و التجا کو قبول نہ کر سکیں اور روز قیامت تمہارے شرک سے انکار کر دیں گے اور (اللہ) باخبر کی طرح تمہیں کوئی بھی خبر نہیں دے گا۔''

صحیح احادیث سے یہ بات ثابت ہے کہ نبی ﷺ، شہدا اور حافظ قرآن سفارش

کریں گے۔ وہ بھی ان کی جنہوں نے شرک و بدعت سے دامن بچایا ہوا اور حتی الوسع دین پر چلنے کی سعی کی ہو اور یہ سفارش اس وقت ہوگی جب اللہ تعالیٰ اجازت عنایت فرمائیں گے اور ہوگی بھی اتنی جتنی اللہ چاہیں گے۔ توشہ آخرت اور زادراہ حاصل لیے بغیر شفاعت کی امید لگائے بیٹھنا بھی سود مند نہیں۔ نبی ﷺ نے اپنی پھوپھی صفیہ رضی اللہ عنہا کو اور جگر کے ٹکڑے فاطمہ رضی اللہ عنہا کو مخاطب کر کے کہہ دیا تھا: ''کہ اس بڑے دن کے لیے کچھ کر لو میں اس دن تمہارے نفع و نقصان کا مالک نہیں ہوں گا۔''

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ نے پوچھا کہ (قیامت والے دن) آپ کی شفاعت سے کون لوگ مستفید ہونگے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ شخص میری شفاعت کا حق دار ہوگا جس نے اخلاص قلب سے ''لا الہ الا اللہ'' کا اقرار کرلیا، جس کے دل نے اس کی زبان کی اور زبان نے دل کی تصدیق کی۔''

[صحیح بخاری، سنن نسائی، مسند احمد، ابن حبان، اور صحیح مسلم میں کچھ اضافہ ہے کہ جو شخص شرک سے بچا رہا اس کو میری سفارش فائدہ دے گی]

شرک نا قابل معافی جرم ہے

﴿وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا﴾ [۴/النسآء:۳۶]

''اللہ ہی کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ۔''

﴿اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَادُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰٓى اِثْمًا عَظِيْمًا﴾ [۴/النسآء:۴۸]

''بے شک اللہ اس گناہ کو نہیں بخشے گا کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک بنایا جائے اور اس کے سوا اور گناہ جس کے لیے چاہے گا معاف کر دے گا جس نے اللہ کا شریک مقرر کیا اس نے بڑا بہتان باندھا۔''

﴿اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَادُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا بَعِيْدًا﴾ [۴/النسآء:۱۱۶]

''بے شک اللہ اس گناہ کو نہیں بخشے گا کہ کسی کو اس کا شریک بنایا جائے اس

کے سوا جس کو چاہے گا بخش دے گا اور جس نے اللہ کا شریک بنایا وہ رستے سے دور گمراہی میں جا پڑا۔“

﴿حُنَفَآءَ لِلّٰهِ غَيْرَ مُشْرِكِيْنَ بِهٖ ؕ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَكَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ اَوْ تَهْوِيْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ مَكَانٍ سَحِيْقٍ ۝﴾ [۲۲/الحج:۳۱]

”صرف ایک اللہ ہی کے ہو رہو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور جو کسی کو اللہ کا شریک مقرر کرے تو گویا ایسا ہی ہے جیسے آسمان سے گر پڑے۔ پھر اس کو پرندے اچک لے جائیں یا ہوا اڑا کر کسی دور جگہ پھینک دے۔“

﴿اِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَاْوٰهُ النَّارُ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ۝﴾ [۵/المآئدۃ:۷۲]

”بے شک جس نے اللہ کا شریک مقرر کیا اللہ نے اس پر جنت کو حرام کر دیا ہے اس کا ٹھکانا آگ ہے اور ایسے ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔“

﴿وَ مَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ۝﴾ [۲۳/المومنون:۱۱۷]

”اور جو کوئی اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کو پکارے جس کی اس کے پاس کوئی دلیل نہیں تو اس کا حساب اس کے پاس ہے تو ایسے انکاری کبھی بھی فلاح نہیں پا سکتے۔“

شرک پر خاتمہ ہو تو قطعاً نجات ممکن نہیں خواہ وہ ابراہیم علیہ السلام کا باپ آزر ہو یا نوح علیہ السلام کا بیٹا ہو۔ ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ سے کہا کہ میں آپ کے لیے بخشش مانگوں گا لیکن جب یقین ہو گیا کہ یہ تو اللہ کا دشمن ہے تو اس سے بیزار ہو گئے۔ (سورۂ توبہ) صحیح بخاری میں یہ واقعہ موجود ہے کہ قیامت والے دن ابراہیم علیہ السلام کا باپ آزر اپنے بیٹے ابراہیم علیہ السلام کو کہے گا کہ بیٹا آج کچھ کرو بڑا سختی کا دن ہے ابراہیم علیہ السلام اپنے رب سے عرض کریں گے کہ اللہ تو نے کہا تھا قیامت کے دن تجھے شرمندہ نہیں کروں گا تو آج میرے

باپ کو جہنم میں نہ ڈال۔ اللہ کہیں گے ابراہیم (علیہ السلام)! اپنے پاؤں کی طرف دیکھو تو وہ اپنے باپ کو مٹی میں لت پت بجو کی شکل میں دیکھیں گے تو اس کیچڑ میں لتھڑے بجو آزر کو جہنم میں جھونک دیا جائے گا۔ [خلاصہ حدیث ومفہوم صحیح بخاری]

﴿اِذْ قَالَ لِاَبِیْهِ یٰۤاَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا یَسْمَعُ وَ لَا یُبْصِرُ وَ لَا یُغْنِیْ عَنْكَ شَیْـًٔا ○ یٰۤاَبَتِ اِنِّیْ قَدْ جَآءَنِیْ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَمْ یَاْتِكَ فَاتَّبِعْنِیْۤ اَهْدِكَ صِرَاطًا سَوِیًّا ○ یٰۤاَبَتِ لَا تَعْبُدِ الشَّیْطٰنَ ؕ اِنَّ الشَّیْطٰنَ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ عَصِیًّا ○ یٰۤاَبَتِ اِنِّیْۤ اَخَافُ اَنْ یَّمَسَّكَ عَذَابٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ فَتَكُوْنَ لِلشَّیْطٰنِ وَلِیًّا ○﴾ [۱۹/مریم:۴۲۔۴۵]

”جب انھوں نے اپنے باپ سے کہا! ابا جان! آپ ایسی چیزوں کو کیوں پوجتے ہو جو نہ سنیں اور نہ دیکھیں اور نہ آپ کے کچھ کام آسکیں۔ ابا جان! مجھے ایسا علم دیا گیا ہے جو آپ کو نہیں ملا تو میرے ساتھ ہو جایئے۔ میں آپ کو سیدھی راہ چلا دوں گا۔ ابا جان! شیطان کی عبادت نہ کیجیے بے شک شیطان رحمٰن کا نافرمان ہے۔ ابا جان! مجھے ڈر لگتا ہے کہ آپ کو اللہ کا عذاب آ پکڑے تو آپ شیطان کے ساتھی ہو جائیں۔“

ابراہیم علیہ السلام کا والد بتوں کی عبادت کرتا تھا لیکن ابراہیم علیہ السلام نے اسے شیطان کی عبادت گردانا۔ جی ہاں شیطان کا کہا مان لینا ہی شیطان کی عبادت ہے۔ اللہ کا ارشاد ہے:

﴿اَلَمْ اَعْهَدْ اِلَیْكُمْ یٰبَنِیْۤ اٰدَمَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّیْطٰنَ ۚ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ○ وَّ اَنِ اعْبُدُوْنِیْ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِیْمٌ ○ وَ لَقَدْ اَضَلَّ مِنْكُمْ جِبِلًّا كَثِیْرًا ؕ اَفَلَمْ تَكُوْنُوْا تَعْقِلُوْنَ ○﴾ [۳۶/یٰس ۶۰۔۶۲]

”اے آدم کی اولاد! ہم نے تم سے کہہ نہیں دیا تھا کہ شیطان کی عبادت نہ کرنا وہ تمہارا کھلا دشمن ہے اور یہ کہ میری ہی عبادت کرنا یہی سیدھا راستہ ہے اور اس نے تم میں سے بہت سی خلقت کو گمراہ کر دیا تھا تو کیا تم عقل نہیں رکھتے تھے۔“

یہ شیطان کا فریب ہی ہے کہ وہ لوگوں کو بتوں کے آگے جھکا دے یا قبر سے امیدیں

وابستہ کرادے۔گاؤ ماتا کا پجاری بنادے یا بیل باپو سے محبت کرادے۔کسی آستانے سے دل لگادے یا کسی شجر وحجر،زندے مردے میں کوئی کرشمہ دکھادے کسی حکومتی ایوان سے مرعوب کرادے یا نام نہاد سپر پاور کے ایوانوں میں غلام بنا کر جھکا دے۔

نوح علیہ السلام کے بیٹے کو شرک اور ناشائستہ افعال کی وجہ سے باپ کی نبوت کام نہ آسکی۔ نوح علیہ السلام نے بیٹے کو توحید کی دعوت دی اور پانی کے عذاب سے بچنے کیلئے اہل ایمان کی کشتی میں سوار ہوجانے کو کہا،تو وہ بدبخت کہنے لگا کہ میں پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ جاؤں گا۔جب طغیانی مارتی لہر دونوں باپ بیٹے کے درمیان حائل ہوگئی تو نوح علیہ السلام اپنے رب سے اس کی نجات کے بارے میں عرض کر بیٹھے۔تو اللہ نے نوح علیہ السلام کو ان الفاظ میں ڈانٹ دیا:

﴿يٰنُوْحُ اِنَّهٗ لَيْسَ مِنْ اَهْلِكَ اِنَّهٗ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ فَلَا تَسْئَلْنِ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ط اِنِّيْۤ اَعِظُكَ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ۝﴾ [۱۱/ھود:۴۶]

''اے نوح (علیہ السلام)! وہ تیرے گھر والوں میں سے نہیں ہے وہ غیر صالح عمل پر ہے۔تو جس چیز کی تمہیں حقیقت معلوم نہیں اس کے بارے مجھ سے سوال نہ کرو اور تم کو نصیحت کرتا ہوں کہ نادان نہ بنو۔''

لہٰذا قیامت تک کے لیے شرک پر قائم و مرتکب کیلئے بخشش کی دعا کرنا بھی حرام کردیا گیا۔ارشاد رب جلیل ہے کہ:

''پیغمبر اور مؤمنوں کیلئے شایاں نہیں کہ جب ان پر ظاہر ہو چکا کہ شرک کرنے والے اہل دوزخ ہیں تو ان کی بخشش مانگیں گو ان کے قرابت دار ہی ہوں۔'' [التوبہ]

شرک سے باقی نیک اعمال بھی ضائع ہوجاتے ہیں

﴿ وَقَدِمْنَاۤ اِلٰى مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰهُ هَبَآءً مَّنْثُوْرًا۝﴾

[۲۵/الفرقان:۲۳]

''اور جو عمل انہوں نے کیے ہوں گے ہم ان کی طرف متوجہ ہو کر انھیں اُڑتی ہوئی خاک کردیں گے۔''

﴿وَلَوْ اَشْرَكُوْا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ٥﴾ [٦/الانعام:٨٨]

''اور اگر یہ (ہستیاں) بھی شرک کرتیں تو جو عمل وہ کرتے تھے سب برباد ہو جاتے۔''

اٹھارہ انبیا کے ذکر جمیل کا تذکرہ وفضائل بیان کر کے فرمایا کہ اگر یہ بھی شرک کر بیٹھتے تو ان کے سب اعمال اکارت ہو جاتے حالانکہ انبیا معصوم ومغفور ہوتے ہیں لیکن امت کو شرک کی غلاظت سے بچانا مقصد ہے۔

﴿مَثَلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ اَعْمَالُهُمْ كَرَمَادِ نِ اشْتَدَّتْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ يَوْمٍ عَاصِفٍ ط لَا يَقْدِرُوْنَ مِمَّا كَسَبُوْا عَلٰى شَيْءٍ ط ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِيْدُ٥﴾ [١٤/ابراهيم:١٨]

''جن لوگوں نے اپنے رب کا انکار کیا ان کے اعمال کی مثال اس راکھ کے ڈھیر کی سی ہے جس پر آندھی والے دن تیز ہوا چلے۔ جو بھی انھوں نے کیا اس میں کسی پر بھی قادر نہ ہوں۔ یہی دور کی گمراہی ہے۔''

﴿مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يَّعْمُرُوْا مَسٰجِدَ اللّٰهِ شٰهِدِيْنَ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ بِالْكُفْرِ ط اُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ وَ فِى النَّارِ هُمْ خٰلِدُوْنَ٥﴾ [٩/التوبہ:١٧]

''ناممکن ہے کہ مشرک اللہ کی مسجدوں کو آباد کریں یہ تو اپنے کفر کے آپ گواہ ہیں ان کے عمل برباد ہیں اور وہ دائمی طور پر جہنمی ہیں۔''

پاکیزہ شجر توحید

﴿اَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّ فَرْعُهَا فِى السَّمَآءِ٥﴾ [١٤/ابراهيم:٢٤]

''کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے پاکیزہ بات کی مثال کس طرح بیان کی ہے۔ پاکیزہ درخت کی طرح جس کی جڑ مضبوط ہے اور ٹہنیاں گویا آسمان میں ہیں۔ جو اپنے پروردگار کے حکم سے ہر وقت پھل لاتا ہے اور اللہ لوگوں

کیلئے مثالیں بیان فرماتا ہے تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں۔''

آیت میں مذکور کلمۃ طیبۃ سے مراد اسلام یا لاالہ الا اللّٰہ ہے۔اور شجر طیب سے مراد کھجور کا درخت ہے۔اللہ مؤمن اور موحد کی مثال بیان فرماتا ہے۔کہ کھجور کے درخت کی طرح مضبوط عقیدہ توحید ہو اس پاکیزہ درخت کی جڑوں کی طرح توحید دل و دماغ میں راسخ وسرائیت کر چکی ہو تو پھر مؤمن کے اعمال بھی اسی طرح مقبول ومبرور ہوتے ہیں۔آسمانوں پر چڑھتے ہیں۔جس طرح شجر طیب کی شاخیں بلند اور پائے دار ہوتی ہیں۔پھر آزمائشوں کی آندھیاں آئیں یا فتنوں کا سیلاب ہو۔تلبیس ابلیس کا طوفان ہو یا جدید دور کی ضلالتوں کا گھٹا ٹوپ اندھیرا۔مسیحت ویہودیت کی یلغار ہو یا اپنوں کی شورش۔یہ موحد مؤمن اپنے صدا بہار شجر توحید سے استقامت کے ساتھ شریں ثمرات حاصل کرتا رہتا ہے۔

یہ نغمہ کسی گل ولالہ کا نہیں پابند　　　بہار ہو یا خزاں لاالہ الا اللہ

ایسے ہی بندوں کے بارے میں صحیح بخاری میں ارشاد نبوی ﷺ ہے کہ:''جب مؤمن کو قبر میں بٹھایا جاتا ہے تو اس کے پاس فرشتہ بھیجا جاتا ہے تب مؤمن لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دیتا ہے۔''اور (آپ ﷺ نے فرمایا) یہی مطلب ہے کہ اللہ کے فرمان کا:

﴿يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ فِي الْاٰخِرَةِ وَ يُضِلُّ اللّٰهُ الظّٰلِمِيْنَ وَ يَفْعَلُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ۝﴾ [۱۴/ابراہیم:۲۷]

''ایمان لانے والوں کو اللہ ایک قول ثابت (کلمہ طیبہ) کی بنیاد پر دنیا و آخرت میں ثابت قدم رکھتا ہے اور نا انصاف لوگوں کو اللہ بہکا دیتا ہے اور اللہ جو چاہتا ہے کر گزرتا ہے۔''

﴿اِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهٗ ؕ﴾ [۳۵/فاطر:۱۰]

''اس کے ہاں پاکیزہ کلمات چڑھتے ہیں اور عمل صالح کو بھی وہ ہی بلند کرتا ہے۔''

اس طرح اللہ تعالیٰ شرک کی بھی مثال بیان کرتا ہے:

﴿وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيْثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيْثَةِ ۨاجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْاَرْضِ

مَالَهَا مِنْ قَرَارٍ﴾ [۱۴/ابراهیم:۲۶]

''ناپاک بات کی مثال گندے درخت کی سی ہے جو زمین کے کچھ اوپر سے ہی اکھاڑ لیا گیا ہو۔ اس میں کچھ بھی مضبوطی نہیں ہوتی۔''

کلمة خبیثه سے مراد شرک وکفر اور شجرة خبیثه سے حنظل کا درخت مراد ہے جس کی جڑ اوپر ہی ہوتی ہے اور ذرا سے اشارے سے اکھڑ جاتی ہے۔ اہل شرک وبدعت کے اعمال بالکل اسی طرح بے وقعت ہوتے ہیں۔ نہ آسمان پر چڑھتے ہیں اور نہ ہی اللہ کی بارگاہ میں قبولیت کا درجہ پاتے ہیں۔ کیونکہ مشرک ذرا سی آزمائش آنے پر دنیا کی آلائشوں، رونقوں اور اغیار کی سازشوں کے سیلاب میں خس وخاشاک کی طرح بہہ جاتا ہے۔

توحید کی ہمیشہ مخالفت کی گئی

﴿كَذٰلِكَ مَآ اَتَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا قَالُوْا سَاحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ۝﴾ [۵۱/الذاریات:۵۲]

''یونہی ہوتا رہا ان سے پہلے کی قوموں کے پاس بھی کوئی رسول ایسا نہیں آیا جسے انہوں نے یہ نہ کہا ہو کہ یہ ساحر ہے یا مجنون۔''

﴿اِنَّا كَفَيْنٰكَ الْمُسْتَهْزِءِيْنَ۝ الَّذِيْنَ يَجْعَلُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ۝﴾ [۱۵/الحجر:۹۵-۹۶]

''ہم تمہاری طرف سے ان مذاق اڑانے والوں کے لیے کافی ہیں۔ جو اللہ کے ساتھ اوروں کو بھی معبود قرار دیتے ہیں عنقریب انہیں معلوم ہو جائے گا۔''

﴿قَالُوْا حَرِّقُوْهُ وَانْصُرُوْٓا اٰلِهَتَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ۝﴾ [۲۱/الانبیاء:۶۸]

''کہنے لگے کہ اسے جلا دو اور اپنے معبودوں کی مدد کرو اگر تمہیں کچھ کرنا ہی ہے۔''

﴿وَمَا نَقَمُوْا مِنْهُمْ اِلَّآ اَنْ يُّؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ۝﴾ [۸۵/البروج:۸]

''اور جو سختیاں اہل ایمان پر کر رہے تھے اس کی وجہ صرف یہ تھی وہ اللہ پر

ایمان لے آئے تھے جو غالب اور سزاوارِ حمد وثنا ہے۔"

﴿الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ اِلَّآ اَنْ يَّقُوْلُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ﴾ [۲۲/الحج:۴۰]

"یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے گھروں سے ناحق نکال دیے گئے صرف اس لیے کہ وہ کہتے تھے کہ ہمارا پالنے والا اللہ ہے"

﴿وَقَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَكْتُمُ اِيْمَانَهٗٓ اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ يَّقُوْلَ رَبِّيَ اللّٰهُ﴾ [۴۰/المؤمن:۲۸]

"مؤمن آدمی کہنے لگا جو آل فرعون سے تھا کہ تم اس شخص (موسیٰ) کو اس وجہ سے قتل کرو گے کہ وہ کہتا ہے کہ میرا پروردگار اللہ ہے حالانکہ وہ تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس نشانیاں لے کر آیا ہے۔"

﴿لَتُبْلَوُنَّ فِيْٓ اَمْوَالِكُمْ وَ اَنْفُسِكُمْ وَ لَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَ مِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا اَذًى كَثِيْرًا﴾

[۳/آل عمران:۱۸۶]

"مسلمانو! تمہیں مال اور جان دونوں کی آزمائش آکر رہے گی اور تم اہل کتاب اور مشرکین سے بہت سی تکلیف دہ باتیں سنو گے۔"

﴿الٓمّٓ ۝ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ يُّتْرَكُوْٓا اَنْ يَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُوْنَ ۝﴾ [۲۹/العنکبوت:۱-۲]

"کیا لوگوں نے یہ سمجھا ہے کہ یہ کہنے کے سبب کہ ہم ایمان لائے چھوڑ دیے جائیں گے اور ان کی آزمائش نہیں کی جائے گی۔"

رسول اللہ ﷺ نے جب توحید کی دعوت پیش کی تو قدموں پر کھڑے رشتے داروں، عزیزوں، دوستوں اہل علاقہ کے تیور ہی بدل گئے اور انہوں نے آپ ﷺ کو اذیتوں، تکلیفوں، صعوبتوں، مشکلوں اور رکاوٹوں سے دو چار کر دیا۔ بدزبانی، بے ہودہ بکواس، بائیکاٹ حتیٰ کے مار پیٹ تک سے گریز نہ کیا اور آپ کے جانثار ساتھی جو کمزور اور

بے بس تھے ان کو تکلیفیں دیتے۔ بلال حبشی کی چربی پگھل کر بلال کے نیچے جلنے والے کوئلوں کو ٹھنڈا کرتی تھی پھر بھی ان کے منہ میں یہی توحید کا نعرہ تھا۔ زنیرہ کی آنکھیں چلی گئیں۔ آل یاسر کی بوڑھی خاتون سمیہ برہنہ حالت میں دو ٹکڑے ہوگئی۔ عثمان بن عفان چمڑے میں دھونی لیتے رہے۔ سعد بن ابی وقاص کو ان کی اپنی والدہ پیٹتی رہی۔ غرض یہ کہ توحید والا راستہ کوئی پھولوں کی سیج نہیں۔ ہاں یہ تو خاردار راستہ ہے اور خوش نصیب ہیں وہ نفوس جو ایسی مشکلات پر استقامت کی راہ اختیار کر گئے۔

امام المبلغین، امام المتقین ﷺ نے توحید پر کوئی سمجھوتہ نہیں کیا۔

﴿قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۝ لَاۤ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ۝ وَلَاۤ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَاۤ اَعْبُدُ ۝ وَلَاۤ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ۝ وَلَاۤ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَاۤ اَعْبُدُ ۝ لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ۝﴾ [۱۰۹/الکفرون:۱-۶]

''کہہ دیجئے کہ اے کافرو! جس کی تم عبادت کرتے ہو میں اس کی عبادت نہیں کرسکتا اور نہ تم اس کی عبادت کرنے والے ہو جس کی میں عبادت کرتا ہوں اور نہ میں ان کی عبادت کرنے والا ہوں جن کی تم عبادت کرتے رہے اور نہ ہی تم عبادت کرنے والے ہو جس کی میں عبادت کرتا ہوں۔ تمہارے لیے تمہارا دین اور میرے لیے میرا دین ہے۔''

اس سورت کا شان نزول مندرجہ ذیل واقعات میں پنہاں ہے۔

ابو طالب جو کہ رسول اللہ ﷺ کا چچا تھا اور اپنے پرانے دین پر ہی قائم تھا۔ پیارے نبی ﷺ کو ان کے اسلام کی بڑی خواہش تھی جو کہ پوری نہ ہو سکی لیکن آپ کا یہ چچا آپ کے بہت کام آیا۔ بچپن سے لے کر اپنی زندگی کی آخری سانسوں تک رسول اللہ ﷺ پر چھتری کی طرح سایہ کیے رہا۔ مکہ کے مشرکوں کے سامنے آہنی دیوار بن کر کھڑا رہا۔ ایک دفعہ ابو طالب کے پاس قریش کا وفد پہنچا اور کہا:

”اے ابو طالب سن! ہم نے تجھے کہا تھا کہ اپنے بھتیجے کو روکیے لیکن آپ نے نہیں روکا۔ ہم اسے برداشت نہیں کر سکتے کہ ہمارے آباؤ واجداد کو گالیاں دی جائیں۔ ہماری عقلوں کو حماقت زدہ قرار دیا جائے اور ہمارے خداؤں کی عیب جوئی کی جائے۔ ہماری قوم کا شیرازہ بکھر جائے۔ ہاں آپ روک دیں ورنہ ہم آپ سے اور ان سے ایسی جنگ چھیڑ دیں گے کہ ایک فریق کا صفایا ہو کر رہے گا۔“

ابو طالب پر اس زوردار دھمکی کا بہت زیادہ اثر ہوا اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو بلا بھیجا اور کہا کہ بھتیجے تمہاری قوم کے لوگ میرے پاس آئے تھے اور ایسی ایسی باتیں کہہ گئے۔ اب مجھ پر اور خود اپنے پر رحم کرو اور اس معاملے میں مجھ پر اتنا بوجھ نہ ڈالو جو میرے بس سے باہر ہے۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے سمجھا کہ اب آپ کے چچا بھی آپ کا ساتھ چھوڑ دیں گے کہ شاید وہ بھی کمزور پڑ گئے ہیں۔ آپ کی آنکھیں اشکبار ہو گئیں اور آپ ﷺ نے فرمایا: ”چچا جان اللہ کی قسم! اگر یہ لوگ میرے داہنے ہاتھ پر سورج اور بائیں ہاتھ پر چاند رکھ دیں تو میں تب بھی اس دعوت توحید کو چھوڑنے والا نہیں یا تو اللہ اسے غالب کر دے یا پھر میں اس راستے میں کام آ جاؤں۔“

اس سے پہلے قریش کا ایک وفد آپ ﷺ کو اس بات کی پیشکش کر چکا تھا کہ اگر مال و دولت چاہتے ہو تو سونے چاندی کے ڈھیر تمہارے قدموں میں لگا دیتے ہیں۔ اگر کسی خوبصورت عورت سے شادی کے خواہاں ہو تو عرب کی حسین و جمیل عورت سے شادی کا بندوبست کر دیتے ہیں۔ اگر سرداری چاہتے ہو تو ہم مکہ کا متفقہ سردار تم کو تسلیم کرتے ہیں۔ لیکن یہ سب کچھ پیارے پیغمبر ﷺ کے پاؤں کی ٹھوکر پر تھا۔ کائنات کے امام یہ سمجھوتہ اور سودے بازی کرتے بھی کیسے؟ کہ آپ ایک رب تعالیٰ کے آگے سربسجود ہونے والے تھے اور وہ کئی درگاہوں پر جبیں رگڑنے والے۔ پیارے آقا پر اللہ واحد القہار کا خوف ورجا اور ان پر کئی آستانوں کا غائبانہ ڈر۔ پیارے پیغمبر ﷺ کے تحفے، ہدیے اور انفاق اللہ کی راہ میں اور ان کے نذرانے، ماہانے اور سالانے غیر اللہ کی رضا و رغبت کے لیے۔ سید الاولین و

الآخرین ﷺ کا غوث، داتا، فریادرس، مشکل کشا اور حاجت روا ایک اللہ مالک الملک جبکہ وہ سینکڑوں بزرگوں کی تصویروں، مورتیوں اور قبروں پر حاجت روائی، مشکل کشائی اور بندہ پروری کے لیے سرگرداں۔

ایمان کے بعد شرک

﴿وَمَا يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَهُمْ مُّشْرِكُوْنَ۝﴾ [۱۲/یوسف:۱۰۶]

''اور اکثر لوگ ایمان لانے کے بعد شرک کرتے ہیں۔''

اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے تحت اس بات کا رد ہو گیا کہ مسلمان شرک نہیں کر سکتا۔ اللہ تعالیٰ نے کہہ دیا کہ ایمان لانے کے بعد مسلمان ہوتے ہوئے شرک ہو سکتا ہے۔ ہو ہی نہیں سکتا بلکہ لوگ کرتے بھی ہیں ایمان کے بعد شرک کی مزید وضاحت اللہ رب العزت کے اس قول سے بھی ہوتی ہے۔

﴿اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْٓا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَهُمْ مُّهْتَدُوْنَ۝﴾ [۶/الانعام:۸۲]

''وہ لوگ جو ایمان لائے اور اپنے ایمان کو ظلم کے ساتھ نہیں ملایا۔ تو ان کیلئے امن ہے اور یہی ہدایت یافتہ ہیں۔''

یہ آیت جب نازل ہوئی تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے اس آیت میں ظلم سے مراد عام معنی یعنی گناہ، زیادتی وغیرہ ہی لیا اور پریشان ہو کر نبی کریم ﷺ سے عرض کیا کہ ہم میں سے کون ہے جس نے ظلم نہیں کیا؟ تو نبی ﷺ نے بتلایا کہ اس ظلم سے مراد شرک ہے۔ کیا تم نے لقمان کا وہ قول نہیں پڑھا کہ:

﴿يٰبُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ۝﴾
[۳۱/لقمان:۱۳]

''بیٹا شرک نہ کرنا بے شک شرک بہت بڑا ظلم ہے۔''

اللہ کے شریک روز قیامت اپنی شراکت سے انکار کر دیں گے

﴿وَقَالَ شُرَكَآؤُهُمْ مَّا كُنْتُمْ اِيَّانَا تَعْبُدُوْنَ ۝﴾ [۱۰/ یونس:۲۸]

''اور ان کے شریک کہیں گے کہ تم ہماری تو عبادت نہیں کرتے تھے۔''

﴿وَاِذَا رَاَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا شُرَكَآءَهُمْ قَالُوْا رَبَّنَا هٰٓؤُلَآءِ شُرَكَآؤُنَا الَّذِيْنَ كُنَّا نَدْعُوْا مِنْ دُوْنِكَ فَاَلْقَوْا اِلَيْهِمُ الْقَوْلَ اِنَّكُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۝﴾ [۱۶/ النحل:۸۶]

''اور جب شرک کرنے والے اپنے شریکوں کو دیکھیں گے تو کہیں گے اے پروردگار یہ وہی ہیں جن کو ہم تیرے سوا پکارتے تھے۔ وہ شریک ان سے کہیں گے کہ (نہیں) تم جھوٹ بکتے ہو۔''

﴿وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ وَمَا يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَقُوْلُ ءَ اَنْتُمْ اَضْلَلْتُمْ عِبَادِيْ هٰٓؤُلَآءِ اَمْ هُمْ ضَلُّوا السَّبِيْلَ ۝ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ مَا كَانَ يَنْبَغِيْ لَنَا اَنْ نَّتَّخِذَ مِنْ دُوْنِكَ مِنْ اَوْلِيَآءَ وَلٰكِنْ مَّتَّعْتَهُمْ وَاٰبَآءَهُمْ حَتّٰى نَسُوا الذِّكْرَ وَكَانُوْا قَوْمًا بُوْرًا ۝﴾ [۲۵/ الفرقان:۱۷۔۱۸]

''اور جس دن اللہ ان کو جن کی اللہ کے سوا عبادت کی جاتی ہے جمع فرمائے گا اور کہے گا کیا تم نے میرے ان بندوں کو گمراہ کیا تھا یا کہ وہ خود ہی گمراہ ہو گئے تھے۔ وہ کہیں گے (اللہ) تو پاک ہے ہمیں کب شایاں تھا کہ تیرے سوا اوروں کو دوست بناتے۔ لیکن تو نے خود ہی ان کو اور ان کے باپ دادا کو برتنے کو نعمتیں دیں۔ یہاں تک کہ وہ تیری یاد کو بھول گئے اور ہلاکت میں پڑ گئے۔''

﴿وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ فَيَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ۝ قَالَ الَّذِيْنَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ رَبَّنَا هٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ اَغْوَيْنَا اَغْوَيْنٰهُمْ كَمَا غَوَيْنَا تَبَرَّاْنَآ اِلَيْكَ مَا كَانُوْٓا اِيَّانَا يَعْبُدُوْنَ ۝﴾ [۲۸/ القصص:۶۲۔۶۳]

''اور جس دن اللہ پکار کر فرمائے گا کہ جن کو تم اپنے گمان میں میرا شریک

بناتے تھے وہ کہاں ہیں جن پر حق بات ثابت ہو چکی ہوگی وہ کہیں گے کہ اے ہمارے پالنے والے یہی ہیں وہ جنہیں ہم نے بہکا رکھا تھا ہم نے انہیں اسی طرح بہکایا جس طرح ہم بہکے تھے ہم تیری جناب میں براءت کرتے ہیں یہ ہماری بندگی تو نہیں کرتے تھے۔''

﴿اَیْنَ مَا كُنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ ○ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قَالُوْا ضَلُّوْا عَنَّا بَلْ لَّمْ نَكُنْ نَّدْعُوْا مِنْ قَبْلُ شَیْئًا ؕ كَذٰلِكَ یُضِلُّ اللّٰهُ الْكٰفِرِیْنَ○﴾

[۴۰/المؤمن:۷۳۔۷۴]

''(شرک کرنیوالوں سے پوچھا جائے گا) کہاں ہیں وہ جن کو تم شریک بناتے تھے یعنی اللہ کے سوا وہ کہیں گے کہ ہم سے کہیں کھو گئے ہیں بلکہ ہم تو پہلے کسی کو پکارتے ہی نہ تھے اللہ انکار کرنے والوں کو اسی طرح بھٹکنے دیتا ہے۔''

﴿اِذْ تَبَرَّاَ الَّذِیْنَ اتُّبِعُوْا مِنَ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْا وَرَاَوُا الْعَذَابَ وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْاَسْبَابُ ○ وَقَالَ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْا لَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَتَبَرَّاَ مِنْهُمْ كَمَا تَبَرَّءُوْا مِنَّا ؕ كَذٰلِكَ یُرِیْهِمُ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ حَسَرٰتٍ عَلَیْهِمْ ؕ وَمَا هُمْ بِخٰرِجِیْنَ مِنَ النَّارِ○﴾ [۲/البقرہ:۱۶۶۔۱۶۷]

''جب پیشوا اپنے پیروکاروں سے بیزار ہو جائیں گے۔ اور عذاب کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے۔ اس وقت تمام رشتے ناتے ٹوٹ جائیں گے۔ پیروکار لوگ اس وقت کہیں گے کہ کاش! ہمیں دنیا میں دوبارہ جانا ہو تو ہم بھی ان سے ایسے ہی بیزار ہو جائیں جیسے یہ ہم سے ہیں۔ اس طرح اللہ ان کے اعمال ان کیلئے حسرت بنادے گا اور یہ ہرگز جہنم سے نکلنے نہ پائیں گے۔''

﴿وَقَالَ الشَّیْطٰنُ لَمَّا قُضِیَ الْاَمْرُ اِنَّ اللّٰهَ وَعَدَكُمْ ......الخ﴾

[۱۴/ابراهیم:۲۲]

''اور جب کام کا فیصلہ کر دیا جائے گا تو شیطان کہے گا کہ یقیناً اللہ نے تم سے

سچے وعدے کئے تھے اور جو وعدے میں نے تم سے کئے تھے وہ سب خلاف ہوئے۔ میرا تم پر کوئی دباؤ نہیں تھا۔ ہاں میں تو تمہیں دعوت دیتا تھا جو تم قبول کر لیتے تھے۔ سو اب تم مجھے ملامت نہ کرو بلکہ اپنے آپ کو ہی ملامت کرو۔ نہ میں تمہارا فریادرس اور نہ تم میری فریادرسی کو پہنچنے والے۔ میں تو سرے سے مانتا ہی نہیں کہ تم اس سے پہلے کبھی مجھے اللہ کا شریک بناتے رہے ہو۔ یقیناً ظالموں کیلئے دردناک عذاب ہے۔''

﴿وَقِيْلَ لَهُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ ۝ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ هَلْ يَنْصُرُوْنَكُمْ اَوْ يَنْتَصِرُوْنَ ۝﴾ [الشعراء:٩٢-٩٣]

''اور ان سے کہا جائے گا کہ جن کی تم عبادت کرتے تھے وہ کہاں ہیں؟ یعنی اللہ کے سوا، کیا وہ تمہاری مدد کر سکتے ہیں یا خود بدلہ لے سکتے ہیں۔''

﴿وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ يَقُوْلُ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اَهٰٓؤُلَآءِ اِيَّاكُمْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ ۝ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ اَنْتَ وَلِيُّنَا مِنْ دُوْنِهِمْ بَلْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ الْجِنَّ اَكْثَرُهُمْ بِهِمْ مُّؤْمِنُوْنَ ۝ فَالْيَوْمَ لَا يَمْلِكُ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ نَّفْعًا وَّ لَا ضَرًّا ؕ وَ نَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ذُوْقُوْا عَذَابَ النَّارِ الَّتِيْ كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ۝﴾ [٣٤/سبا:٤٠-٤٢]

''اس دن سب کو جمع کیا جائے گا پھر اللہ فرشتوں سے فرمائے گا کہ کیا یہ لوگ تمہاری عبادت کرتے تھے۔ وہ کہیں گے کہ تو پاک ہے ہمارا کارساز تو ہے نہ کہ یہ لوگ۔ یہ لوگ جنوں کی عبادت کرتے تھے اور ان سے اکثر کو انہی پر یقین تھا۔ پس آج تم میں سے کوئی بھی کسی کے لیے کچھ بھی نفع ونقصان کا مالک نہ ہوگا اور ہم ان سے جنہوں نے ظلم (شرک) کیا کہہ دیں گے کہ اس آگ کا مزہ چکھو جسکی تم تکذیب کرتے تھے۔

﴿اِذْ تَبَرَّاَ الَّذِيْنَ اتُّبِعُوْا مِنَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا﴾ [٢/البقرة:١٦٦]

''اس دن جبکہ پیشوا اپنے تابعداروں سے بیزار ہو جائیں گے۔''

﴿وَ اِذَ حُشِرَ النَّاسُ كَانُوا لَهُمْ اَعْدَآءً وَّ كَانُوْا بِعِبَادَتِهِمْ كٰفِرِيْنَ○﴾ [۴۶/الاحقاف:۶]

''اور جب لوگوں کو جمع کیا جائے گا تو اس وقت وہ اپنے پکارنے والوں کے دشمن اور ان کی عبادت کے منکر ہو جائیں گے۔''

اللہ کے سوا سب معبود باطل ہیں

﴿ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّ مَايَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ الْبَاطِلُ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ○﴾ [۳۱/لقمان:۳۰]

''یہ کہ اللہ کی ذات برحق ہے اور جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو وہ سب باطل ہیں اور بے شک اللہ وہ عالی رتبہ اور گرامی قدر ہے۔''

﴿اَمْ جَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ خَلَقُوْا كَخَلْقِهٖ فَتَشَابَهَ الْخَلْقُ عَلَيْهِمْ قُلِ اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ○﴾ [۱۳/الرعد:۱۶]

''بھلا ان لوگوں نے جن کو اللہ کا شریک مقرر کیا ہے کیا انھوں نے اللہ کی سی مخلوقات پیدا کی ہیں جس کے سبب ان کو مخلوقات مشتبہ ہو گئی ہے۔ کہہ دو کہ اللہ ہی سب کچھ پیدا کرنے والا ہے۔ وہ ایک ہے اور زبردست ہے۔''

﴿اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ يَّفْعَلُ مِنْ ذٰلِكُمْ مِّنْ شَيْءٍ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ○﴾ [۳۰/الروم:۴۰]

''اللہ ہی تو ہے جس نے تم کو پیدا کیا، پھر تم کو رزق دیا، پھر تمہیں مارے گا، پھر زندہ کرے گا۔ بھلا تمہارے شریکوں میں بھی کوئی ایسا ہے جو یہ کام کر سکے۔ وہ پاک ہے اور اس کی شان ان کے شرک سے بلند ہے۔''

﴿اَمْ اَنْزَلْنَا عَلَيْهِمْ سُلْطٰنًا فَهُوَ يَتَكَلَّمُ بِمَا كَانُوْا بِهٖ يُشْرِكُوْنَ○﴾ [۳۰/الروم:۳۵]

''کیا ہم نے ایسی کوئی دلیل ان کو بتائی ہے جو ان کو شرک کرنا بتلاتی ہے۔''

﴿مَثَلُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِيَآءَ كَمَثَلِ الْعَنْكَبُوْتِ اِتَّخَذَتْ بَيْتًا ؕ وَاِنَّ اَوْهَنَ الْبُيُوْتِ لَبَيْتُ الْعَنْكَبُوْتِ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ۝﴾ [۲۹/العنکبوت:۴۱]

''ان لوگوں کی مثال جنہوں نے اللہ کے سوا اوروں کو ولی (کارساز) بنا رکھا ہے مکڑی کی سی ہے کہ وہ بھی ایک طرح کا گھر بناتی ہے اور کچھ شک نہیں کہ سب گھروں سے کمزور گھر مکڑی کا گھر ہے۔''

مشرکین مکہ کا عقیدہ

﴿قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اَمَّنْ يَّمْلِكُ السَّمْعَ وَ الْاَبْصَارَ وَ مَنْ يُّخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَ يُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَ مَنْ يُّدَبِّرُ الْاَمْرَ ؕ فَسَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُ فَقُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ۝﴾ [۱۰/یونس:۳۱]

''ان سے پوچھو کہ تم کو آسمانوں اور زمین سے رزق کون دیتا ہے۔ اور تمہارے کانوں اور آنکھوں کا مالک کون ہے اور بے جان سے جاندار اور جاندار سے بے جان کون پیدا کرتا ہے اور دنیا کے کاموں کا کون انتظام کرتا ہے۔ تو جھٹ کہہ دیں گے کہ اللہ' تو کہو پھر تم ڈرتے کیوں نہیں؟''

﴿وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ فَاَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ۝﴾ [۲۹/العنکبوت:۶۱]

''اور اگر ان سے پوچھو کہ آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا اور سورج اور چاند کو کس نے زیر فرمان کیا تو کہہ دیں گے کہ اللہ نے تو پھر کہاں الٹے جا رہے ہیں۔''

﴿وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ نَّزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِ مَوْتِهَا لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ؕ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ۝﴾ [۲۹/العنکبوت:۶۳]

''اور اگر ان سے پوچھو کہ آسمان سے پانی کس نے نازل کیا پھر اس سے زمین کو اس کے مرنے کے بعد (کس نے) زندہ کیا۔ تو کہہ دیں گے کہ اللہ نے۔ کہہ دیجیے کہ سب تعریف اللہ ہی کو سزاوار ہے۔ لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔''

﴿وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ؕ قُلْ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَنِيَ اللّٰهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ كٰشِفٰتُ ضُرِّهٖ اَوْ اَرَادَنِيْ بِرَحْمَةٍ هَلْ هُنَّ مُمْسِكٰتُ رَحْمَتِهٖ قُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ ؕ عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُوْنَ۝﴾ [۳۹/الزمر:۳۸]

''اور اگر آپ (ﷺ) ان سے پوچھیں کہ آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا ہے تو کہہ دیں گے کہ اللہ نے۔ کہو کہ بھلا دیکھو تو جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو، اگر اللہ مجھے کوئی تکلیف دینا چاہے تو کیا وہ اس تکلیف کو دور کر سکتے ہیں یا میرے ساتھ رحمت کا ارادہ کرے تو کیا یہ روک سکتے ہیں کہہ دیجئے کہ مجھے اللہ ہی کافی ہے۔ اہل توکل کو اسی پر بھروسہ کرنا چاہیے۔''

﴿قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ اَتٰكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ اَوْ اَتَتْكُمُ السَّاعَةُ اَغَيْرَ اللّٰهِ تَدْعُوْنَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ بَلْ اِيَّاهُ تَدْعُوْنَ فَيَكْشِفُ مَا تَدْعُوْنَ اِلَيْهِ اِنْ شَآءَ وَ تَنْسَوْنَ مَا تُشْرِكُوْنَ۝﴾ [۶/الانعام:۴۰۔۴۱]

''کہو کہ بھلا دیکھو تو اگر تم پر اللہ کی طرف سے کوئی بڑی مصیبت آئے یا آخری گھڑی آ واقع ہو تو اللہ کے سوا کسی اور کو پکارتے ہو اگر سچے ہو تو ذرا بتاؤ۔ بلکہ تم اس وقت اللہ ہی کو پکارتے ہو پھر اگر وہ چاہتا ہے تو تم پر سے مصیبت ٹال دیتا ہے ایسے موقعوں پر اپنے ٹھہرائے ہوئے شریکوں کو بھول جاتے ہو۔''

﴿هُوَ الَّذِيْ يُسَيِّرُكُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ؕ......الخ﴾ [۱۰/یونس:۲۲]

''وہی تو ہے جو تم کو جنگل اور دریا میں لیے لیے پھرتا ہے۔ حتّٰی کہ تم کشتیوں

میں سوار ہوتے ہو اور وہ پاکیزہ ہوا (کے نرم نرم جھونکوں) سے سواروں کو لے کر چلنے لگتی ہے اور تم ان سے خوش ہوتے ہو تو ناگہاں زناٹے کی ہوا چلنے لگتی ہے اور لہریں ہر طرف سے ان پر (جوش مارتی ہوئی) آنے لگتی ہیں اور خیال کرتے ہو کہ اب تو لہروں میں گھر گئے۔ تو اس وقت خالص اللہ ہی کی عبادت کر کے اس سے دعا مانگتے ہو کہ اگر تو ہم کو اس سے نجات بخشے تو ہم تیرے شکر گزار رہوں۔''

﴿فَاِذَا رَكِبُوْا فِی الْفُلْكِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ فَلَمَّا نَجّٰهُمْ اِلَی الْبَرِّ اِذَا هُمْ یُشْرِكُوْنَ۝﴾ [۲۹/العنکبوت:۶۵]

''پھر جب یہ کشتی میں سوار ہوتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ہی کو پکارتے ہیں اس کے لیے عبادت کو خالص کر کے لیکن جب وہ نجات دے کر خشکی پر پہنچا دیتا ہے تو فوراً شرک کرنے لگ جاتے ہیں۔''

یہ مشرکین کی کم عقلی کی بات ہو رہی ہے کہ وہ پانی میں اللہ سے ڈرتے ہیں کہ کہیں ڈوب نہ مریں۔ تو کیا خشکی میں اللہ ان کو کوئی طوفان اور آندھی وغیرہ بھیج کر تباہ نہیں کر سکتا۔ لیکن اس مقام پر ایک بات قابل غور ہے کہ مشرکین مکہ تو مصیبت کے وقت خالص اللہ سے آہ و فریاد کرتے تھے۔ لیکن آج ہم مشکل وقت میں کسی اور کے دروازے پر دستک دیں تو کیا یہ ہماری بدقسمتی نہیں ہوگی؟ عکرمہ بن ابی جہل رضی اللہ عنہ فتح مکہ کے موقع پر اسی بات پر غور کر کے شجر اسلام کی ٹھنڈی چھاؤں میں قرار پکڑ گیا۔ امام الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی بن گئے۔

کہیں ہم ان لوگوں میں تو نہیں

﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا یُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ؕ﴾ [۲/البقرہ:۱۶۵]

''اور بعض لوگ ایسے ہیں جو اوروں کو شریک بناتے ہیں، ان سے اللہ کی سی محبت کرتے ہیں۔ لیکن جو ایمان والے ہیں وہ اللہ کی محبت میں بہت سخت ہوتے ہیں۔''

﴿مَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِیٌّ عَزِیْزٌo﴾ [۲۲/الحج:۷۴]

''ان لوگوں کو جیسی قدر اللہ کی کرنی چاہیے تھی ویسی نہیں کی ۔ بیشک اللہ زبردست اور غالب ہے۔''

﴿ذٰلِكُمْ بِاَنَّهٗ اِذَا دُعِیَ اللّٰهُ وَحْدَهٗ كَفَرْتُمْ ۚ وَاِنْ یُّشْرَكْ بِهٖ تُؤْمِنُوْا ؕ فَالْحُكْمُ لِلّٰهِ الْعَلِیِّ الْكَبِیْرِo﴾ [۴۰/المؤمن:۱۲]

''یہ (عذاب) اس لیے کہ جب تنہا اللہ کو پکارا جاتا تھا تو تم انکار کر دیتے تھے اور اگر ان کے ساتھ شریک مقرر کر دیا جاتا تو تم مان لیتے تھے۔ تو حکم اللہ ہی کا ہے جو بلند شان اور عظیم ہے۔''

﴿مَا لَكُمْ لَا تَرْجُوْنَ لِلّٰهِ وَقَارًاo﴾ [۷۱/نوح:۱۳]

''اور تم کو کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ کی عظمت کا خیال نہیں کرتے؟''

﴿وَاِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَحْدَهُ اشْمَاَزَّتْ قُلُوْبُ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ وَاِذَا ذُكِرَ الَّذِیْنَ مِنْ دُوْنِهٖۤ اِذَا هُمْ یَسْتَبْشِرُوْنَo﴾ [۳۹/الزمر:۴۵]

''اور جب اللہ کی وحدانیت کا ذکر کیا جاتا ہے تو جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے، ان کے دل نفرت کرنے لگ جاتے ہیں اور جب اس کے سوا اوروں کا ذکر کیا جاتا ہے تو خوش ہو جاتے ہیں۔''

غیر اللہ کی نذر و نیاز حرام ہے

﴿اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَیْكُمُ الْمَیْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِیْرِ وَمَاۤ اُهِلَّ لِغَیْرِ اللّٰهِ بِهٖ فَمَنِ اضْطُرَّ غَیْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌo﴾ [۱۶/النحل:۱۱۵]

''بیشک تم پر مردار اور لہو اور جس چیز پر اللہ کے سوا کسی اور کا نام پکارا جائے حرام ہے۔ ہاں اگر کوئی مجبور ہو جائے۔ بشرطیکہ گناہ کرنے والا نہ ہو اور نہ

حد سے نکلنے والا تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔"

﴿حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ﴾ [۵/المائدہ:۳]

"تم پر حرام کیا گیا مردار، خون اور سور کا گوشت اور جو غیر اللہ کیلئے ذبح کیا گیا ہو۔"

﴿وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ﴾ [۵/المائدہ:۶]

"اور جو جانور آستانوں پر ذبح کیا گیا ہو (حرام ہے)۔"

﴿اِنْ يَّدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلَّآ اِنٰثًا وَاِنْ يَّدْعُوْنَ اِلَّا شَيْطٰنًا مَّرِيْدًا ۝ لَّعَنَهُ اللّٰهُ وَقَالَ لَاَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا ۝﴾ [۴/النسآء:۱۱۷۔۱۱۸]

"یہ جو اللہ کے سوا پرستش کرتے ہیں تو عورتوں (مورتی، دیوی وغیرہ) ہی کی اور پکارتے بھی ہیں تو شیطان سرکش ہی کو۔ جس پر اللہ نے لعنت کی ہے۔ (جو اللہ سے) کہنے لگا کہ میں تیرے بندوں سے (غیر اللہ کی نذر دلوا کر) مال کا ایک مقرر حصہ لے لیا کروں گا۔"

رسول اللہ ﷺ سے ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے اپنی نذر پوری کرنے کے بارے میں پوچھا کہ وہ اونٹ ذبح کرنا چاہتا ہے۔ بوانہ، نامی جگہ پر کیا وہ ایسا کرلے؟ آپ ﷺ نے پوچھا: "کیا وہاں کوئی بت تھا۔؟" اس نے کہا کہ نہیں۔ آپ ﷺ نے پوچھا کہ: "کیا وہاں کوئی میلہ لگتا تھا؟" اس نے کہا، نہیں۔ تب آپ ﷺ نے فرمایا: "ہاں نذر پوری کرلو۔" [ابوداؤد]

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے چار چیزوں کی وصیت فرمائی۔ ان میں ایک یہ ہے کہ جو شخص غیر اللہ کے لیے جانور ذبح کرے اس پر اللہ کی لعنت ہو۔" [صحیح بخاری]

اللہ کے سوا کوئی غیب نہیں جانتا

امام القبلتین، سید الثقلین، ختم المرسلین، رحمۃ للعلمین ﷺ بھی غیب نہیں جانتے تھے

﴿فَقُلْ اِنَّمَا الْغَيْبُ لِلّٰهِ﴾ [۱۰/یونس:۲۰]

''کہہ دو کہ غیب کا علم تو اللہ کے پاس ہے۔''

﴿وَ عِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا اِلَّا هُوَ﴾ [۶/الانعام:۵۹]

''اور اللہ کے پاس غیب کی چابیاں ہیں جن کو اس کے سوا کوئی نہیں جانتا۔''

﴿قُلْ لَّا اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَيْبَ لَا سْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوْٓءُ اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ وَّ بَشِيْرٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ﴾ [۷/الاعراف:۱۸۸]

''(اے پیغمبر ﷺ) کہہ دیجئے کہ میں اپنے فائدے اور نقصان کا کچھ بھی اختیار نہیں رکھتا مگر جو اللہ چاہے اور اگر میں غیب جانتا ہوتا تو اپنے پاس بہت سے فائدے جمع کر لیتا اور مجھے کوئی بھی تکلیف نہ پہنچتی۔ میں تو صرف مؤمنوں کو ڈر اور خوشخبری سنانے والا ہوں۔''

﴿قُلْ لَّآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ اِنِّيْ مَلَكٌ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ﴾ [۶/الانعام:۵۰]

''(اے نبی ﷺ) کہہ دیجئے کہ میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ تعالیٰ کے خزانے ہیں اور نہ یہ کہ میں غیب جانتا ہوں اور نہ تم سے کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں۔ میں تو اسی حکم کا تابع ہوں جو مجھے وحی کیا جاتا ہے۔''

﴿ذٰلِكَ مِنْ اَنْبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يُلْقُوْنَ اَقْلَامَهُمْ اَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ﴾ [۳/آل عمران:۴۴]

''(اے صادق وامین ﷺ) یہ باتیں اخبار غیب سے ہیں جو ہم آپ کی طرف وحی کرتے ہیں اور جب وہ اپنے قلم (بطور قرعہ) ڈال رہے تھے کہ مریم (علیہا السلام) کا متکفل کون بنے گا تو تم ان کے پاس نہیں تھے اور نہ اس وقت ان کے پاس تھے جب وہ آپس میں جھگڑا کر رہے تھے۔''

یہ واقعہ مریم علیہا السلام کی کفالت کا ہے۔ بہت سے لوگ چاہتے تھے کہ ہمیں یہ سعادت حاصل ہو اس لیے قرعہ اندازی کرنا پڑی۔ چنانچہ یہ سعادت زکریا علیہ السلام کے حصے میں آئی۔ بتایا یہ جا رہا ہے کہ نبی ﷺ غیب نہیں جانتے تھے۔ بلکہ جب ان کی طرف یہ واقعہ وحی کیا گیا تب پتہ چلا۔ کہا جاتا ہے کہ آپ ازل سے ہیں، اور سب سے پہلے تھے یہ سب کچھ غلط ہے۔ کیوں کہ اللہ کہہ رہا ہے کہ تم اس وقت حاضر وناظر نہیں تھے۔ یہی مضمون سورۂ یوسف آیت 102 میں بھی بیان ہوا ہے۔

﴿ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ اَجْمَعُوْٓا اَمْرَهُمْ وَهُمْ يَمْكُرُوْنَ۝﴾ [۱۲/یوسف:۱۰۲]

''(اے پیغمبر ﷺ) یہ باتیں اخبار غیب سے ہیں جو ہم آپ کی طرف وحی کرتے ہیں اور جب (برادران یوسف) نے اپنی بات پر اتفاق کیا تھا تو آپ ان کے پاس نہیں تھے۔''

واقعے کا موقع محل سمجھنے کے لیے آیت کا سیاق وسباق ضرور مطالعہ کیجیے۔ ایسی ہی ایک آیت اور ہے جس میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الْغَرْبِيِّ اِذْ قَضَيْنَآ اِلٰى مُوْسَى الْاَمْرَ وَمَا كُنْتَ مِنَ الشّٰهِدِيْنَ۝﴾ [۲۸/القصص:۴۴]

''اور جب ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کی طرف حکم بھیجا تو آپ ﷺ (طور کی) مغربی جانب نہ تھے اور نہ اس واقعہ کے گواہ (دیکھنے والے) تھے۔''

آگے والی آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آپ اس وقت طور کے کنارے نہیں تھے جب ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو آواز دی تھی۔ یوسف علیہ السلام کا واقعہ سنانے سے پہلے اللہ تعالیٰ نے کہا:

﴿نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ بِمَآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ هٰذَا الْقُرْاٰنَ وَاِنْ كُنْتَ مِنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الْغٰفِلِيْنَo﴾ [۱۲/یوسف:۳]

''(اے پیغمبر ﷺ) ہم اس قرآن کے ذریعے سے جو ہم نے آپ کی طرف بھیجا ہے، آپ کو نہایت پیارا قصہ سناتے ہیں کہ اس سے پہلے آپ بے خبر تھے۔''

﴿تِلْكَ مِنْ اَنْبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهَا اِلَيْكَ مَا كُنْتَ تَعْلَمُهَا اَنْتَ وَلَا قَوْمُكَ مِنْ قَبْلِ هٰذَا ط﴾ [۱۱/ھود:۴۹]

''یہ (انبیا کے) حالات غیب کی خبروں سے ہیں جو آپ کی طرف وحی کرتے ہیں اور اس سے پہلے نہ آپ ہی جانتے تھے اور نہ آپ کی قوم جانتی تھی۔''

﴿قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ ط وَمَا يَشْعُرُوْنَ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَo﴾ [۲۷/النمل:۶۵]

''کہہ دیجئے کہ غیب کا علم تو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا، جتنے بھی آسمانوں اور زمین میں ہیں اور نہ یہ جانتے ہیں کہ (زندہ کرکے) کب اٹھائے جائیں گے۔''

﴿اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْاَرْحَامِ ط وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ مَّا ذَا تَكْسِبُ غَدًا ط وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌۢ بِاَيِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ ط اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌo﴾ [۳۱/لقمان:۳۴]

''بیشک اللہ ہی کو قیامت کا علم ہے اور وہی مینہ برساتا ہے اور وہی (حاملہ کے) پیٹ کی چیزوں کو جانتا ہے۔ اور کوئی شخص یہ نہیں جانتا کہ کل کیا کرے گا اور کوئی نفس نہیں جانتا کہ کس سرزمین میں موت آئے گی۔ بیشک اللہ سب کچھ جاننے والا اور خبردار ہے۔''

﴿يَوْمَ يَجْمَعُ اللّٰهُ الرُّسُلَ فَيَقُوْلُ مَاذَآ اُجِبْتُمْ ط قَالُوْا لَا عِلْمَ لَنَا اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِo﴾ [۵/المآئدہ:۱۰۹]

''وہ دن یاد رکھنے کے لائق ہے جس دن اللہ سب پیغمبروں کو جمع کر کے پوچھے گا کہ تمہیں کیا جواب ملا تھا۔ وہ کہیں گے کہ ہمیں نہیں معلوم (کہ وہ کیا کرتے رہے) تو ہی غیب کی باتوں سے واقف ہے۔''

﴿عٰلِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْهِرُ عَلٰی غَیْبِهٖۤ اَحَدًا ۝ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ فَاِنَّهٗ یَسْلُکُ مِنْۢ بَیْنِ یَدَیْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًا ۝ لِّیَعْلَمَ اَنْ قَدْ اَبْلَغُوْا رِسٰلٰتِ رَبِّهِمْ وَاَحَاطَ بِمَا لَدَیْهِمْ وَاَحْصٰی کُلَّ شَیْءٍ عَدَدًا ۝﴾ [۷۲/الجن ۲۶-۲۸]

''وہی غیب جانتا ہے اور کسی پر غیب کو ظاہر نہیں فرماتا۔ مگر اپنے پیغمبروں میں سے جسے چاہے اسے (غیب کی باتیں بتا دیتا اور اس کے آگے پیچھے نگہبان مقرر کر دیتا ہے تاکہ معلوم فرمائے کہ انہوں نے اپنے رب کے پیغام پہنچا دیئے ہیں؟ اور (ویسے تو) اس نے ہر چیز کو قابو میں کر رکھا ہے اور ہر چیز کو گن رکھا ہے۔''

﴿وَکَذٰلِکَ اَوْحَیْنَا اِلَیْکَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا ؕ مَا کُنْتَ تَدْرِیْ مَا الْکِتٰبُ وَلَا الْاِیْمَانُ وَلٰکِنْ جَعَلْنٰهُ نُوْرًا نَّهْدِیْ بِهٖ مَنْ نَّشَآءُ مِنْ عِبَادِنَا ؕ وَاِنَّکَ لَتَهْدِیْۤ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۝﴾ [۴۲/الشوریٰ:۵۲]

''اور اسی طرح ہم نے آپ کی طرف اپنے حکم سے روح الامین کو اتارا آپ (ﷺ) اس سے پہلے یہ بھی نہیں جانتے تھے کہ کتاب کیا ہے اور ایمان کیا چیز ہے لیکن ہم نے اس (قرآن) کو نور بنایا اور اس کے ذریعے سے اپنے بندوں میں سے جسے چاہتے ہیں ہدایت دیتے ہیں بے شک آپ سیدھے راستے پر ہیں۔''

حضرت محمد الرسول اللہ ﷺ غیب نہیں جانتے تھے بلکہ ان کی طرف اللہ تعالیٰ وحی فرماتے تھے۔ آپ ﷺ نے جتنی گزری ہوئی اور آیندہ باتوں کی پیشین گوئیاں کی ہیں وہ سب وحی تھیں۔ کیونکہ نبی ﷺ اپنی مرضی سے کچھ نہیں بولتے تھے۔

ارشاد رب جلیل ہے:

﴿وَمَا یَنۡطِقُ عَنِ الۡهَوٰی ۝ اِنۡ هُوَ اِلَّا وَحۡیٌ یُّوۡحٰی ۝﴾ [۵۳/النجم:۳-۴]

''یہ نبی اپنی خواہش نفس سے نہیں بولتے۔ بلکہ وہ وحی ہوتی ہے جو ان کی طرف کی جاتی ہے۔''

احادیث کا مطالعہ کرنے سے بات اور واضح ہو جاتی ہے۔

☆ مشرکین نبی ﷺ سے قرآن مجید کے ستر قاری عالم صحابہ رضی اللہ عنہم دھوکے سے دین سیکھنے کے بہانے لے گئے اور انہیں شہید کر دیا۔ اگر پیارے پیغمبر ﷺ غیب جانتے تو کیا اپنی کمائی اس طرح لٹاتے؟

☆ نبی ﷺ کی چہیتی بیوی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر الزام لگا، جس سے آپ کو بہت غم پہنچا' حتیٰ کہ طائف کے غم بھی بھول گئے اور آپ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا سے پوچھتے رہے کہ کیا واقعی تو نے ایسا کیا ہے تو بتا دے، اللہ تجھے معاف فرما دے گا۔ مؤمنوں کی ماں کے آنسو مہینہ بھر رکے نہیں۔ اگر پیارے پیغمبر ﷺ غیب جانتے تو کیا اس طرح پریشان ہوتے؟

☆ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو مکہ میں رسول اللہ ﷺ نے سفیر بنا کر بھیجا۔ افواہ اڑی کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا ہے تو امام المجاہدین ﷺ نے 1400 صحابہ رضی اللہ عنہم سے موت کی بیعت لے لی کہ ہم عثمان (رضی اللہ عنہ) کا بدلہ لیں گے یا شہید ہو جائیں گے۔ اگر پیارے پیغمبر ﷺ غیب جانتے تھے تو یہ سب کیا تھا؟

☆ ایک دفعہ نبی کریم ﷺ کپڑا اوڑھے لیٹے ہوئے تھے اور پاس چھوٹی بچیاں اپنے آباءواجداد کے جنگی کارنامے ترنم سے پڑھ رہی تھیں۔ اور پیارے پیغمبر ﷺ کی تعریف اور بدر کے شہیدوں کے متعلق اشعار کہہ رہی تھیں۔ تو ایک بچی نے کہہ دیا کہ ہم میں ایسے نبی ﷺ ہیں جو کل کی بات جانتے ہیں۔ آپ نے کپڑا پیچھے کیا اور فوراً روک دیا کہ ایسا نہ کہہ، وہی کہہ جو پہلے کہہ رہی تھی۔

☆ ایک دفعہ ایک یہودی عورت نے نبی ﷺ کی دعوت کی، تو آپ اپنے ساتھوں کے ہمراہ تشریف لے گئے اس بد بخت نے زہر آلود کھانا پیش کر دیا۔ نبی ﷺ اور آپ کے

ساتھی کچھ کھانا کھا چکے تو وحی سے اطلاع ہونے پر کھانا چھوڑ دیا۔ یہودی عورت نے اقرار بھی کرلیا۔ نبی ﷺ نے اپنی ذات کی حد تک تو کچھ نہ کہا، لیکن آپ کے صحابی شہید ہوئے تو آپ نے قصاص کے طور پر اس عورت کو قتل کروادیا۔ اگر پیارے پیغمبر ﷺ غیب جانتے تو کیا اپنے پیارے سے صحابی رضی اللہ عنہ کو یوں مرنے دیتے؟

☆ ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں بھی ایک بشر ہوں اور تم آپس کے جھگڑے لے کر میرے پاس آتے ہو اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ تم میں ایک فریق دلائل دینے میں زیادہ چرب زبان ہوتا ہے اور میں اس کے حق میں فیصلہ سنا دیتا ہوں۔ تو یاد رکھو اگر میں کسی فریق کو اس کے بھائی کا کچھ حق دلا دوں تو سمجھو کہ اسے آگ کا ٹکڑا دلا رہا ہوں۔'' [بخاری ومسلم]

﴿وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاِلَيْهِ يُرْجَعُ الْاَمْرُ كُلُّهٗ فَاعْبُدْهُ وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ ۭ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ﴾ [۱۱/ھود:۱۲۳]

''اور زمین وآسمان کے غیب اللہ کے پاس ہیں۔ تمام کاموں کا رجوع بھی اسی کی جانب ہے۔ پس آپ کو اسی کی عبادت کرنی چاہیے اور اسی پر توکل کرنا چاہیے۔ اور تمہارا رب جو تم کرتے ہو اس سے غافل نہیں ہے۔''

سید البشر، عظمت بشر، فاتح مکہ وحنین، بدر واحزاب کے امام

سپہ سالار محمد الرسول اللہ ﷺ بشر تھے، نور نہیں تھے

﴿قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ اِنْ نَّحْنُ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَمُنُّ عَلٰي مَنْ يَّشَاۗءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَمَا كَانَ لَنَآ اَنْ نَّاْتِيَكُمْ بِسُلْطٰنٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَعَلَي اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ﴾ [۱۴/ابراہیم:۱۱]

''پیغمبروں نے ان سے کہا کہ ہاں ہم تمہارے ہی جیسے بشر ہیں۔ لیکن اللہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے (نبوت کا) احسان کر دیتا ہے اور ہمارے اختیار کی بات نہیں کہ ہم اللہ کے حکم کے بغیر تمہیں کوئی معجزہ دکھا

دیں۔اور مؤمنوں کو اللہ ہی پر بھروسہ رکھنا چاہیے۔''

﴿وَ مَآ اَرْسَلْنَا قَبْلَکَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِیْٓ اِلَیْهِمْ فَسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّکْرِ اِنْ کُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ○ وَمَا جَعَلْنٰهُمْ جَسَدًا لَّا یَاْکُلُوْنَ الطَّعَامَ وَمَا کَانُوْا خٰلِدِیْنَ○﴾ [۲۱/الانبیآء:۷۔۸]

''اور ہم نے آپ سے پہلے مرد ہی پیغمبر بنا کر بھیجے تھے جن کی طرف ہم وحی بھیجتے تھے۔اگر تم (لوگ) نہیں جانتے تو علم والوں سے پوچھ لو اور ہم نے ان کے جسم ایسے نہیں بنائے تھے کہ کھانا نہ کھائیں اور نہ وہ ہمیشہ رہنے والے تھے۔''

سب پیغمبر رجال یعنی مرد تھے اس سے ایک بات تو یہ پتہ چلی کہ کوئی عورت پیغمبر نہیں گزری اور دوسری بات یہ کہ رجال، (واحد رجل) صرف بشری مخلوق کیلئے ہے۔ یہ لفظ نہ نوری مخلوق کیلئے ہے اور نہ ناری کیلئے بلکہ یہ انسانوں میں مذکر کیلئے استعمال ہوتا ہے۔سب بشر کھانا بھی کھاتے تھے کیونکہ کھانا کھانا تو بشری تقاضا ہے۔

﴿قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ یُوْحٰٓی اِلَیَّ اَنَّمَآ اِلٰهُکُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَمَنْ کَانَ یَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْیَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا یُشْرِکْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا○﴾ [۱۸/الکہف:۱۱۰]

''(اے پیغمبر ﷺ) کہہ دیجئے کہ میں تمہاری طرح کا ایک بشر ہوں (البتہ فضیلت کا مقام یہ ہے کہ) میری طرف وحی آتی ہے کہ تمہارا معبود ایک ہی ہے۔تو جو شخص اپنے پروردگار سے ملنے کی امید رکھتا ہو اسے چاہیے کہ نیک عمل کرے اور اپنے پروردگار کی عبادت میں کسی کو شریک نہ بنائے۔''

﴿قُلْ سُبْحَانَ رَبِّیْ هَلْ کُنْتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا○﴾ [۱۷/بنی اسرآءیل:۹۳]

''کہہ دیجئے کہ میرا پروردگار پاک ہے اور میں تو صرف پیغام پہنچانے والا بشر ہوں۔''

﴿قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰى اِلَيَّ اَنَّمَا اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَاسْتَقِيْمُوْٓا اِلَيْهِ وَاسْتَغْفِرُوْهُ ۗ وَوَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِيْنَ۝﴾ [۴۱/حٰم السجدہ:۶]

''کہہ دیجئے کہ میں بھی تمہاری طرح کا بشر ہوں۔ البتہ میری طرف وحی آتی ہے کہ تمہارا معبود ایک ہی ہے۔ تو سیدھے اس کی طرف متوجہ ہو جاؤ اور اسی سے مغفرت مانگو اور مشرکوں کیلئے خرابی ہے۔''

﴿وَقَالُوْا لَوْ لَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ مَلَكٌ ۭ وَلَوْ اَنْزَلْنَا مَلَكًا لَّقُضِيَ الْاَمْرُ ثُمَّ لَا يُنْظَرُوْنَ۝ وَلَوْ جَعَلْنٰهُ مَلَكًا لَّجَعَلْنٰهُ رَجُلًا وَّلَلَبَسْنَا عَلَيْهِمْ مَّا يَلْبِسُوْنَ۝﴾ [۶/الانعام:۸۔۹]

''اور کہتے ہیں کہ ان (پیغمبر ﷺ) پر فرشتہ کیوں نازل نہیں ہوا۔ (سنو) اگر ہم فرشتہ نازل کرتے تو کام ہی فیصل ہو جاتا۔ پھر انہیں مہلت نہ دی جاتی (یعنی عذاب آ جاتا) نیز اگر ہم فرشتہ بھیجتے تو اسے مرد کی صورت میں بھیجتے اور جو شبہ اب کرتے ہیں وہی پھر کرتے۔''

﴿قُلْ لَّوْ كَانَ فِي الْاَرْضِ مَلٰٓئِكَةٌ يَّمْشُوْنَ مُطْمَئِنِّيْنَ لَنَزَّلْنَا عَلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَلَكًا رَّسُوْلًا۝﴾ [۱۷/بنی اسرآءیل:۹۵]

''کہو کہ اگر زمین میں فرشتے چلتے پھرتے ہوتے تو ہم آسمان سے کسی فرشتے کو رسول بنا کر بھیج دیتے۔''

﴿لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۚ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ۝﴾ [۳/آل عمران:۱۶۴]

''بیشک اللہ نے مومنوں پر احسان فرمایا کہ ان میں ایک رسول بھیجا جو انہی میں سے ہے۔ وہ ان پر آیتیں تلاوت کرتا ہے اور ان کا تزکیہ (نفس) کرتا ہے اور ان کو کتاب وحکمت (حدیث) کی تعلیم دیتا ہے اس سے پہلے تو یہ کھلی گمراہی میں تھے۔''

یعنی ایسی ہستی جو انہی میں سے ہے۔بنی آدم کی اولاد ،ابو البشر کا بیٹا،ابراہیم واسماعیل علیہما السلام کی نسل سے،قریشی اور ہاشمی خاندان کا چشم و چراغ ،عبدالمطلب کا پوتا ، عبداللہ و آمنہ کا لخت جگر ،خدیجہ و عائشہ رضی اللہ عنہما کا سر تاج، ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کا داماد ، عثمان وعلی رضی اللہ عنہما کا سسر،حسن وحسین رضی اللہ عنہما کا نانا جان،زینب وفاطمہ رضی اللہ عنہما کا بابا،ابوطالب وامیر حمزہ رضی اللہ عنہ کا بھتیجا (جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم)۔

﴿قُلْ لَّآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِیْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ اِنِّیْ مَلَكٌ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَیَّ﴾ [۶/الانعام:۵۰]

’’کہو کہ میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ یہ کہ میں غیب جانتا ہوں اور نہ تم سے یہ کہتا ہوں کہ میں کوئی فرشتہ (نوری مخلوق) ہوں ۔بلکہ میں تو وحی کا پابند ہوں جو میری طرف آتی ہے۔‘‘

﴿وَقَالُوْا مَالِ هٰذَا الرَّسُوْلِ يَاْكُلُ الطَّعَامَ وَيَمْشِیْ فِی الْاَسْوَاقِ لَوْ لَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَلَكٌ فَيَكُوْنَ مَعَهٗ نَذِيْرًا﴾ [۲۵/الفرقان:۷]

’’اور یہ کہتے ہیں کہ یہ پیغمبر کیسا ہے جو کھانا بھی کھاتا ہے اور بازاروں میں بھی چلتا پھرتا ہے اور اس کے ساتھ کوئی فرشتہ کیوں نہ نازل ہوا جو ہدایت کرنے کو اس کے ساتھ رہتا۔‘‘

﴿وَمَآ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّآ اِنَّهُمْ لَيَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَيَمْشُوْنَ فِی الْاَسْوَاقِ وَجَعَلْنَا بَعْضَكُمْ لِبَعْضٍ فِتْنَةً اَتَصْبِرُوْنَ وَكَانَ رَبُّكَ بَصِيْرًا﴾ [۲۵/الفرقان:۲۰]

’’اور ہم نے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے پہلے جتنے بھی پیغمبر بھیجے وہ سب کھانا کھاتے تھے اور بازاروں میں چلتے پھرتے تھے اور ہم نے تمہیں ایک دوسرے کیلئے ذریعہ آزمائش بنایا ہے تو کیا تم صبر کرو گے اور تمہارا پروردگار تو دیکھ رہا ہے۔‘‘

﴿يُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ بِالرُّوْحِ مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖٓ اَنْ

اَنْذِرُوْٓا اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاتَّقُوْنِ۝﴾ [۱۶/النحل:۲]

''وہی فرشتوں کو پیغام دے کر اپنے حکم سے اپنے بندوں میں سے جس کے پاس چاہتا ہے بھیج دیتا ہے کہ لوگوں کو بتا دو کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں لہٰذا مجھ ہی سے ڈرو۔''

قرآن مجید میں اور بہت سے مقام پر آپ ﷺ کو عبد کہا گیا ہے اور عبد کے معنی بندہ بشر ہے۔ مزید دیکھیے، سورۂ بنی اسرائیل 1، سورۂ کہف 1، نیز آپ پر غم اور راحت دونوں آتے تھے جو ایک بشری خصوصیت ہے۔ دیکھیے سورۂ توبہ 129، اور آپ ﷺ کا سایہ بھی تھا کیوں کہ سورۂ الرعد 15 میں اللہ فرماتا ہے کہ زمین و آسمان میں جو کچھ بھی ہے وہ اور ان کے سائے صبح و شام اللہ کی تسبیح کرتے ہیں اور آپ کے سایہ کی وضاحت احادیث میں ہے اس موضوع پر مشتمل کتاب (ظل النبی علیہ السلام) یعنی ''نبی ﷺ کا سایہ'' بازار میں دستیاب ہے۔

﴿وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ اٰدَمَ﴾ [۱۷/بنی اسرآءیل:۷۰]

''ہم نے بنی آدم کو عزت و بزرگی عطا کی۔''

بشر اشرف المخلوقات ہے۔ بشر جیسی فہم و فراست کسی اور مخلوق میں نہیں بشر کو تمام فرشتے بشمول جبرائیل علیہ السلام سجدہ کر چکے ہیں۔ بشر کو اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے بنا کر پیدا کیا جبکہ باقی مخلوق کو کن کہہ کر وجود بخشا۔ بشر سے خود کو افضل کہنے والا قیامت تک مردود ہے۔ بشر ہی کو آسمانوں کی سیر کرائی گئی۔ بشر کے متعلق اللہ کا قول ہے کہ:

﴿لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ۝﴾ [۹۵/التین:۴]

''ہم نے انسان کو بہت اچھی صورت میں پیدا کیا ہے۔''

اب رہی ایک یہ آیت کہ:

﴿قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ۝﴾ [۵/المآئدہ:۱۵]

''بیشک تمہارے پاس نور (روشنی) اور واضح کتاب آ چکی ہے۔''

یہ نور اور کتاب کوئی دو الگ چیزیں نہیں بلکہ قرآن ہی کے نام ہیں۔ کیونکہ آگے والی

آیت میں اللہ کہتے ہیں کہ یھدی بہ اللّٰہ کہ اللہ اس سے ہدایت کرتا ہے۔ اگر یہ دو الگ چیزیں ہوتی تو اللہ بہ کی جگہ تثنیہ کا صیغہ بھما استعمال فرماتے۔ کہ اللہ ان دونوں کیساتھ ہدایت کرتا ہے اور اکثر مقام پر قرآن ہی کو نور کہا ہے اور دوسری آسمانی کتابوں کو بھی نور کہا گیا ہے۔

﴿وَلٰكِنْ جَعَلْنٰهُ نُوْرًا نَّهْدِيْ بِهٖ﴾ [۴۲/الشوریٰ:۵۲]

''لیکن اس قرآن کو ہم نے نور بنایا ہے اس کے ذریعے ہم راہ دکھاتے ہیں۔''

''اور ہم نے تمہاری طرف نور مبین اتارے'' (قرآن کے متعلق) [۴/النساء:۱۷۵]

''ہم ہی نے تورات اتاری جس میں ہدایت اور نور تھا۔'' (تورات کے متعلق) [۵/المائدہ:۴۶]

''اور ہم نے عیسیٰ (علیہ السلام) کو انجیل عطا کی جس میں ہدایت اور نور تھا۔'' (انجیل کے متعلق) [الانعام:۹۲]

تو تم اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) پر ایمان لاؤ اور اس نور پر بھی جسے ہم نے اتارا۔

اس کے خلاف تمام انبیا کو ہر مقام پر بشر، عبد اور رجل ہی کہا گیا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مروجہ گھڑت روایات کی بنا پر نور اللہ کہنا شرک فی الذات ہے۔ کیونکہ اس طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کا جز قرار پاتے ہیں۔

﴿وَجَعَلُوْا لَهٗ مِنْ عِبَادِهٖ جُزْءًا ۭ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَكَفُوْرٌ مُّبِيْنٌ ۝﴾ [۴۳/الزخرف:۱۵]

''اور انہوں نے ہمارے بندوں کو ہمارا جز بنا ڈالا۔ بیشک انسان بڑا ہی ناشکرا ہے۔''

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم مجھے اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہی کہنا۔'' [صحیح بخاری، صحیح مسلم]

اللہ کے سوا کوئی ہمیشہ رہنے والا نہیں

﴿وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ ط اَفَائِنْ مِّتَّ فَهُمُ الْخٰلِدُوْنَ o كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ط﴾ [۲۱/الانبیآء:۳۴]

''اے پیغمبر (ﷺ)! ہم نے آپ سے پہلے کسی بشر کو بقائے دوام نہیں بخشا۔ بھلا اگر آپ کی وفات ہو جائے تو کیا یہ لوگ ہمیشہ رہیں گے۔ (نہیں) ہر نفس نے موت کا مزہ چکھنا ہے۔''

﴿كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ ط﴾ [۲۸/القصص:۸۸]

''اس کی ذات کے سوا ہر چیز ہلاک ہونے والی ہے۔''

﴿اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ o﴾ [۳۹/الزمر:۳۰]

''اے پیغمبر (ﷺ)! آپ کی بھی وفات ہو جائے گی اور یہ بھی مر جائیں گے۔''

﴿كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ o وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ o﴾ [۵۵/الرحمٰن:۲۶۔۲۷]

''جو کچھ اس (زمین) میں ہے سب کچھ فنا ہو جائے گا اور تمہارے پروردگار ہی کی ذات جو صاحب جلال وعظمت ہے باقی رہنے والی ہے۔''

﴿وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اَفَائِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ ط وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْئًا ط وَسَيَجْزِي اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ o﴾ [۳/آل عمران:۱۴۴]

''اور محمد (ﷺ) تو صرف اللہ کے رسول ہیں۔ ان سے پہلے بھی بہت سے رسول ہو گزرے ہیں۔ بھلا اگر یہ مر جائیں یا شہید کر دیئے جائیں تو کیا تم دین سے الٹے پاؤں پھر جاؤ گے؟ اور جو الٹے پاؤں پھرے گا تو اللہ کا کچھ نقصان نہیں کرے گا اور اللہ شکر گزاروں کو عنقریب بڑا ثواب دے گا۔''

شہید کے زندہ ہونے کی وضاحت قرآن نے کی لیکن ساتھ ہی یہ وضاحت بھی کر دی کہ وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں اور رزق دیے جاتے ہیں لیکن تمہیں اس زندگی کا شعور نہیں۔ اس طرح نبی ﷺ اپنے رب کے پاس عرش کے نیچے بنے محل میں زندہ ہیں۔ یہ برزخی زندگی ہے۔ عالم برزخ عالم دنیا سے یکسر مختلف ہے۔ نبی حاضر و ناضر بھی نہیں ہوتے کیوں کہ یہ اللہ ہی کی شان ہے کہ وہ ہر جگہ دیکھے اور سنے۔ جو مخلوق کو میسر نہیں آ سکتی۔ نبی جس دن پیدا ہوئے تھے اسی دن دنیا میں آئے تھے۔ اس سے پہلے آپ کا وجود کسی بھی شکل میں دنیا میں نہیں تھا۔ ملاحظہ فرمائیں: [۲۸/القصص ۴۴-۴۵، ۱۲/یوسف:۱۰۲، ۳/آل عمران:۴۴]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿لِيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ شَهِيْدًا عَلَيْكُمْ﴾ [۲۲/الحج:۷۸]

''یہ رسول (ﷺ) تم پر گواہ ہوں گے۔''

اس بنا پر ہمارے بعض بھائیوں نے یہ سمجھا کہ گواہ وہی ہوتا ہے جو حاضر و ناضر ہو لہٰذا ہمارے پیارے نبی ﷺ حاضر اور ناظر ہیں۔ لیکن یہ بات غلط ہے کیوں کہ آیت کے آگے والے حصے میں کہا گیا ہے کہ یہ امت ساری امتوں پر گواہ ہوگی۔ تو کیا ساری امت ہی حاضر و ناظر ہوئی؟ اگر ایسا ہی ہے تو پھر نبی ﷺ امت سے ممتاز تو نہ رہے۔ بلکہ قیامت والے دن ہمیں اور ہمارے پیارے پیغمبر ﷺ کو یہ اعزاز بطور احسان و معجزہ عطا ہوگا۔

﴿وَتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ﴾ [۲۲/الحج:۷۸]

''اور تم سب اور لوگوں پر گواہ ہو گے۔''

ایسی ہی ایک آیت اور ملاحظہ کریں:

﴿وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا﴾ [۲/البقرہ:۱۴۳]

''اس طرح ہم نے تمہیں عادل امت بنایا ہے کہ تم لوگوں پر گواہ ہو جاؤ اور پیغمبر (ﷺ) تم پر گواہ ہو جائیں۔''

طاغوت کیا ہے

﴿وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِیْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلاً اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ﴾ [۱۶/النحل:۳۶]

☆ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ طاغوت کا اطلاق شیطان پر ہوتا ہے۔

☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ طاغوت کاہنوں کو کہتے ہیں ان کے پاس شیاطین مختلف خبریں لاتے تھے۔

☆ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں طاغوت ہر اس چیز کا نام ہے جس کی اللہ کے سوا عبادت کی جاتی ہو۔

☆ علامہ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے طاغوت کی بہت جامع تعریف کی ہے ''طاغوت ہر وہ چیز ہے جس کی وجہ سے انسان حد سے تجاوز کر جائے خواہ عبادت میں، خواہ اتباع (تابعداری) میں، خواہ اطاعت میں۔''

ہر قوم کا طاغوت وہی ہوتا ہے جس کی طرف وہ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بجائے فیصلہ کے لیے رجوع کرتے ہیں اللہ کے سوا اس کی عبادت کرتے ہیں یا بلا دلیل اس کی اتباع کرتے ہیں۔

☆ طاغوت کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى لَا انْفِصَامَ لَهَا وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ﴾ [۲/البقرہ:۲۵۶]

''اب جو کوئی طاغوت کا انکار کر کے اللہ پر ایمان لے آیا اس نے ایک ایسا مضبوط کڑا تھام لیا جو کبھی ٹوٹنے والا نہیں اور اللہ تعالیٰ سننے والا اور جاننے والا ہے۔''

اور یہ عروۃ الوثقیٰ ''لا الہ الا اللہ'' ہی ہے۔

☆ بدترین لوگوں کی نشان دہی اللہ تعالیٰ کرتا ہے:

﴿مَنْ لَّعَنَهُ اللّٰهُ وَ غَضِبَ عَلَيْهِ وَجَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيْرَ

وَعَبَدَ الطَّاغُوْتَ ط اُولٰٓئِکَ شَرٌّ مَّکَانًا وَّاَضَلُّ عَنْ سَوَآءِ السَّبِیْلِ○﴾ [۵/المآئدہ:۶۰]

''جن پر اللہ نے لعنت کی اور ان پر غضب ہوا اور ان میں سے بعض کو بندر اور سور بنا دیا اور جنہوں نے طاغوت کی بندگی کی یہی لوگ بدترین درجے والے اور راستے سے بھٹکے ہوئے ہیں۔''

☆ اور خوش خبری کے مستحق لوگوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿وَالَّذِیْنَ اجْتَنَبُوا الطَّاغُوْتَ اَنْ یَّعْبُدُوْھَا وَاَنَابُوْٓا اِلَی اللّٰہِ لَھُمُ الْبُشْرٰی فَبَشِّرْ عِبَادِ○﴾ [۳۹/الزمر:۱۷]

''اور جن لوگوں نے طاغوت کی بندگی سے اجتناب کیا اور ہمہ تن اللہ کی طرف متوجہ رہے وہ خوشخبری کے مستحق ہیں پس میرے بندوں کو خوشخبری سنا دیجیے۔''

عبادت

﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ○﴾ [۵۱/الذاریات:۲۷]

''اور ہم نے جنوں اور انسانوں کو اپنی عبادت کیلئے ہی پیدا کیا ہے۔''

﴿وَقَضٰی رَبُّکَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِیَّاہُ﴾ [۱۷/بنی اسرآءیل:۲۳]

''اور تمہارے رب کا یہ فیصلہ ہے کہ اس کے ساتھ کسی کی عبادت نہ کی جائے۔''

﴿وَاعْبُدْ رَبَّکَ حَتّٰی یَاْتِیَکَ الْیَقِیْنُ○﴾ [۱۵/الحجر:۹۹]

''اور اپنے رب کی عبادت کرتے رہو حتیٰ کہ تمہاری موت کا وقت آجائے۔''

﴿وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِیَعْبُدُوا اللّٰہَ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ﴾ [۹۸/البینۃ:۵]

''اور انہیں حکم تو اسی بات کا دیا گیا تھا کہ ایک اللہ کی عبادت کریں اور اس کے دین کو خالص رکھیں۔''

عبادت ہر وہ کام ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا یا ناراضگی کے خوف سے کیا جائے۔

عبادت اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے انتہائی تذلل و عاجزی اور کمال خشوع کے اظہار کا نام ہے اور بقول ابن کثیر، شریعت میں کمال محبت، خضوع اور خوف کے مجموعہ کا نام ہے۔ ابن کثیر ہی کا کہنا ہے کہ جن امور کے انجام دینے کا حکم دیا گیا ہے ان پر عمل پیرا ہونا اور جن سے روکا گیا ہے ان کو ترک کر دینے کا نام عبادت ہے۔ امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ وضاحت کچھ یوں کرتے ہیں کہ عبادت ایک ایسا جامع نام ہے جس سے وہ تمام ظاہری اور باطنی اقوال و اعمال مراد ہیں جو اللہ کے نزدیک پسندیدہ ہیں اور جن پر وہ راضی ہوتا ہے۔ امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ عبادت اللہ کے حضور اپنے آپ کو عاجز و درماندہ کر لینا ہے۔ عبادت کی تمام اقسام کا مستحق اللہ ہے۔ نماز میں ہم تشہد پڑھتے ہیں اس کے الفاظ کچھ یوں ہیں:

((اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّیِّبَاتُ))

''تمام قولی عبادتیں، تمام بدنی عبادتیں اور تمام مالی عبادتیں اللہ کے لیے ہیں''

زبان کی عبادت: تشہد میں کہا گیا ہے کہ زبان کی عبادت اللہ ہی کے لیے ہے۔ زبان کی عبادت میں ہر وہ چیز شامل ہو جاتی ہے جو ہم زبان سے ادا کریں۔ دعا، قرآن کی تلاوت، ذکر و شکر، حمد و ثنا، درود و ظیفے، نماز کے تمام کلمات، حج کا تلبیہ، تکبیر و بڑائی، تحمید و تمجید وغیرہ۔

بدن کی عبادت: بدن کی عبادت سے مراد وہ بندگی جو اپنے جسم و جاں سے کی جائے۔ قیام، رکوع، سجدے یا قیام کی سی حالت یہ صرف اللہ کے لیے ہے۔ کسی کے آگے رکوع کی حالت میں نہیں جھکنا۔ یہ کام صرف ایک اللہ کی چوکھٹ پر جائز ہے۔ سجدۂ تعظیم ہو یا سجدۂ عبادت، کسی کے لیے جائز نہیں۔ سجدہ ریزی ایک اللہ کے لیے ہے۔ روزہ بھی بدنی عبادت ہے اور طواف، سعی اللہ کیلئے خاص ہے۔

مالی عبادت: ایسی عبادت جس میں مال خرچ ہو۔ یعنی مال خرچ کریں تو صرف اللہ کے لیے۔ نذر و نیاز' صدقہ و قربانی بھی اللہ کے نام کی ہونی چاہیے' کسی فوت شدہ کے نام کی نہیں۔ کسی رسم کل، ساتا، چالیسواں اور برسی پر مال کی بربادی نہیں۔ کسی پیر، ولی بزرگ کے نام کا بکرا نہیں۔ اگر مال خرچ کرنا ہو تو ہمیں چاہیے کہ مسجدیں بنوایں، غربا کو دیں، مریضوں کا علاج کروائیں۔ امت مسلمہ کے کٹے پھٹے وجود کو سہارا دینے کیلئے جہاد فی سبیل اللہ جیسی

مقدس اور بابرکت راہ کا انتخاب کریں۔ان مظلوم ،مجبور اور مقہور مسلمانوں کیلئے جن کے گھروں کو اجاڑ دیا گیا،جن کی جائدادوں کو نذر آتش کر دیا گیا،ان بہنوں کیلئے جن کا آنچل چھین لیا گیا،اس بچے کیلئے جس کے سر سے باپ کا سایہ ہٹا لیا گیا۔ان ماؤں کیلئے جن کی آنکھیں بیٹوں کی راہ دیکھتے پتھرا گئیں۔افسوس صد افسوس کہ آج کا درباری مسلمان جب بھی خرچ کرے گا تو درباروں پر چڑھاوے چڑھائے گا جو نام نہاد لیڈروں کی تجوریاں بھرنے کے کام آئے گا۔کاش ہم نے اغیار کی سازشوں کا مقابلہ کرنے اور امت مسلمہ کی عظمت ،رفعت ،شان وشوکت اور مقام کو حاصل کرنے کی کوشش کی ہوتی اور اپنی عفت و عصمت کو بچانے کیلئے طاقت اور قوت کو جمع کرنے کی تیاری کیلئے مال خرچ کیا ہوتا۔

یہ عبادت کی تین بڑی اقسام صرف تشہد کے ایک ٹکڑے میں بیان کی گئی ہیں اور یہ اعلان کیا گیا ہے کہ عبادت کی تمام اقسام کا مستحق اللہ ہی ہے۔

﴿فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۝﴾ [۱۰۸/الکوثر:۲]

''پس اپنے رب کیلئے نماز پڑھو اور اس کیلئے قربانی کیا کرو۔''

﴿قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَ نُسُکِیْ وَمَحْيَایَ وَ مَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝﴾ [۶/الانعام:۱۶۳]

''کہہ دیجیے کہ میری نماز ،میری قربانی اور میرا جینا ،میرا مرنا اللہ رب العلمین کیلئے ہے۔''

قسم صرف اللہ کی

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

((مَنْ حَلَفَ بِغَیْرِ اللّٰهِ فَقَدْ اَشْرَکَ)) [جامع ترمذی]

''جس نے غیر اللہ کی قسم اٹھائی اس نے شرک کیا۔''

مزید روایات میں آپ نے باپ دادوں اور بتوں کی قسم اٹھانے سے منع کیا اور فرمایا:

''اگر قسم کھانا ہی ہو تو اللہ کی کھاؤ ورنہ خاموش رہو۔''

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:''جو کوئی اللہ

کے سوا کسی اور کی قسم کھا بیٹھے وہ ''لا الہ الا اللہ'' کہے۔ [بخاری؛ مسلم؛ ابوداؤد؛ ترمذی؛ نسائی؛ ابن ماجہ]

پناہ بھی صرف اللہ تعالیٰ کی

جب کسی شر والی چیز سے پناہ مانگنا مقصود ہو تو اللہ تعالیٰ ہی سے رجوع کرنا چاہیے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں ہمیں ہمیشہ اپنے سے ہی پناہ مانگنے کا حکم دیا ہے۔ اور خود نبی ﷺ جب بھی پناہ مانگتے تو اللہ ہی سے مانگتے تھے۔ کئی اذکار مسنون اس پر شاہد ہیں مثلاً سورۃ الفلق اور سورۃ الناس۔

زمانۂ جاہلیت میں رواج تھا کہ سفر کرتے وقت جب کسی وادی میں وہ لوگ اترتے تو جنوں کی پناہ طلب کرتے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس بات سے منع کیا اور اس موقع پر یہ دعا سکھلائی:

((اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ)) [صحیح مسلم]

خوف و ڈر بھی صرف اللہ تعالیٰ کا

﴿وَخَافُوْنِ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ﴾ [۳/آل عمران:۱۷۵]

''اور مجھ ہی سے ڈرو اگر تم مومن ہو۔''

﴿فَاِيَّایَ فَارْهَبُوْنِ﴾ [۱۶/النحل:۵۱]

''پس خاص مجھ ہی سے ڈرو۔''

﴿وَ تَخْشَى النَّاسَ وَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشٰهُ﴾ [۳۳/الاحزاب:۳۷]

''اور تو لوگوں سے خوف کھاتا تھا' اللہ تعالیٰ اس کا زیادہ حقدار تھا کہ اس سے ڈرے۔''

﴿اَلَّذِيْنَ يُبَلِّغُوْنَ رِسٰلٰتِ اللّٰهِ وَ يَخْشَوْنَهٗ وَلَا يَخْشَوْنَ اَحَدًا اِلَّا اللّٰهَ وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيْبًا﴾ [۳۳/الاحزاب:۳۹]

''یہ سب ایسے تھے کہ اللہ تعالیٰ کے احکام پہنچایا کرتے تھے اور اللہ ہی سے ڈرتے تھے اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے تھے اور اللہ حساب لینے والا

کافی ہے۔

﴿اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَی الزَّكٰوةَ وَلَمْ یَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ فَعَسٰۤی اُولٰٓئِكَ اَنْ یَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِیْنَ۝﴾ [۹/التوبہ:۱۸]

''اللہ کی مسجدوں کی رونق وآبادی تو ان کے حصے میں ہے جو اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہوں اور نمازوں کے پابند ہوں اور زکوۃ دیتے ہوں اور اللہ کے سوا کسی سے ڈرتے نہ ہوں یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔''

﴿وَلَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَهُ الدِّیْنُ وَاصِبًا ؕ اَفَغَیْرَ اللّٰهِ تَتَّقُوْنَ۝﴾ [۱۶/النحل:۵۲]

''اور جو کچھ زمین وآسمان میں ہے اسی کا ہے۔ اور اس ہی کی عبادت تم پر لازم ہے۔تو تم اللہ کے سوا اوروں سے کیوں ڈرتے ہو؟''

﴿اَتَخْشَوْنَهُمْ فَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشَوْهُ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ۝﴾ [۹/التوبۃ:۱۳]

''تو کیا تم ان (کافروں) سے ڈرتے ہو۔حالانکہ ڈرنے کے زیادہ لائق تو اللہ ہے۔''

محبت بھی اللہ کیلئے ہونی چاہیے

﴿مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِیْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَی الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ﴾ [۴۸/الفتح:۲۲]

''محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں۔ اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں وہ کافروں پر تو سخت ہیں اور آپس میں نرم دل۔''

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''لہٰذا محبت ،بغض، لین دین فقط اللہ کیلئے ہونا چاہیے۔ نہ کہ کسی پیر بھائی ،قبر، آستانہ،گدی، درگاہ یا کسی اور تعلق کی بنا پر۔''

﴿يٰوَيْلَتٰى لَيْتَنِىْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيْلًا﴾ [۲۵/الفرقان:۲۸]

''ہائے افسوس کاش میں نے فلاں کو خلیل (دلی دوست) نہ بنایا ہوتا۔''

ہمارے ہاں آج کل حکومتی سطح پر غیر مسلموں سے دوستی اور محبت کے راستے ہموار کیے جا رہے ہیں اس سے اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے بڑی سختی سے روکا ہے ان مشرک پلیدوں سے ہماری علیحدگی، بیزاری اور نفرت لازمی ہے۔ نبی ﷺ نے تو ان کے کلچر اور ثقافت سے بھی نفرت دلائی ہے اور ان سے مشابہت کرنے سے منع کیا ہے۔ ان ظالموں و غاصب یہودی، عیسائی، ہندو، کیمونسٹوں سے ہم دوستیاں لگائیں بھی کیونکر۔ ان کے ہاتھ لاکھوں بے گناہ مسلمانوں کے خون سے رنگین ہیں۔ یہ ہماری مسجدوں کو مسمار کرنے والے' مسلمان عفت مآب عورتوں کی عزتوں سے کھیلنے والے، بچوں اور بوڑھوں کو ٹینکوں تلے روندنے والے، قرآن کی بے حرمتی کرنے والے، مسلم علاقوں پر جارحانہ قبضہ کرنے والے ہیں۔

ہاں ہمارا تو ان سے اعلان جنگ ہے۔

اس وقت تک جب تک کہ!

① ان طاغوتوں کا فتنہ ختم نہیں ہو جاتا۔

② اسلام چار سو غالب نہیں ہو جاتا۔

③ مظلوموں، مجبوروں اور مقہوروں کے خون کا بدلہ نہیں لے لیتے۔

④ اپنے چھنے ہوئے علاقے واپس نہیں لے لیتے۔

ہاں

① مظلوموں کی مدد تک۔

② اپنے ہر مسلم بھائی کے دفاع تک۔

③ ایک ایک پائی جزیہ وصول کرنے تک۔

④ اور تمام معاہدوں کی پاس داری تک۔

﴿قَدْ كَانَتْ لَكُمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِىْٓ اِبْرٰهِيْمَ وَ الَّذِيْنَ مَعَهٗ ......الخ﴾

[۶۰/الممتحنۃ:۴]

''تم لوگوں کے لیے ابراہیم علیہ السلام اور اس کے ساتھیوں میں ایک اچھا نمونہ ہے کہ انہوں نے اپنی قوم سے صاف کہہ دیا ہم تم سے اور تمہارے ان معبودوں سے جن کو تم اللہ کو چھوڑ کر پوجتے ہو قطعی بیزار ہیں ہم تمہارے انکاری ہیں ہمارے اور تمہارے درمیان ہمیشہ کے لیے عداوت اور بغض ہے جب تک تم اللہ واحد پر ایمان نہ لے آؤ۔''

اللہ ہر جگہ نہیں صرف عرش پر ہے

﴿اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ ﴾ [۷/الاعراف:۵۴]

''تمہارا رب اللہ ہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں پیدا کیا پھر عرش پر جلوہ فرما ہوا ہے۔''

﴿وَهُوَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ وَّكَانَ عَرْشُهٗ عَلَی الْمَآءِ لِیَبْلُوَكُمْ اَیُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ﴾ [۱۱/هود:۷]

وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں پیدا کیا اس کا عرش پانی پر تھا۔ تاکہ تمہیں آزمائے کہ کون اچھے عمل کرتا ہے۔''

﴿اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَ مَا بَیْنَهُمَا فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ ﴾ [۳۲/السجدہ:۴]

''اللہ وہی ذات ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کو چھ دن میں پیدا کیا۔ پھر عرش پر جا ٹھہرا۔''

﴿اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ یُدَبِّرُ الْاَمْرَ ﴾ [۱۰/یونس:۳]

''بے شک تمہارا رب اللہ ہے۔ اسی نے آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں بنایا پھر عرش پر مستوی ہو گیا۔ ہر حکم کے بارے تدبیر کرتا ہے۔''

﴿اَلَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَیْنَهُمَا فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ

اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ اَلرَّحْمٰنُ فَسْئَلْ بِهٖ خَبِیْرًاO﴾ [۲۵/الفرقان:۵۹]

''وہی ہے جس نے آسمان بنائے اور زمین بنائی اور جو کچھ اس کے درمیان ہے۔ یہ سب کام اس نے چھ دن میں کیا۔ پھر عرش پر جا ٹھہرا۔ اس کا حال کسی باخبر سے دریافت کرلو۔''

﴿اَلرَّحْمٰنُ عَلَی الْعَرْشِ اسْتَوٰیO﴾ [۲۰/طٰہٰ:۵]

''رحمٰن جو عرش پر مستوی ہے۔''

لہٰذا فلسفہ وحدت الوجود، وحدت الشہود اور حلول جیسے عقیدے باطل ہیں۔

بدفالی شرک ہے اس سے بچنے کی دعا

﴿قَالُوْا طَآئِرُکُمْ مَّعَکُمْ ط اَئِنْ ذُکِّرْتُمْ ط بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَO﴾ [۳۶/یٰس:۱۹]

''رسولوں نے کہا: تمہاری نحوست تمہارے ساتھ ہے۔ تمہیں نصیحت کی گئی اس لیے؟ بلکہ تم حد سے تجاوز کر گئے ہو۔''

فضل بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بدشگونی وہ ہے جو تجھے کسی کام کے کرنے پر آمادہ کرے یا روک دے۔'' [مسند احمد]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کوئی بیماری متعدی نہیں، نہ بدفالی اور بدشگونی کی کوئی حقیقت ہے اور نہ ماہ صفر منحوس ہے۔'' [صحیح بخاری]

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص اپنے کسی کام سے بدفالی کی بنا پر رکا تو اس نے شرک کیا۔'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ اس کا کفارہ کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس کا کفارہ یہ دعا ہے:

((اَللّٰھُمَّ لَا خَیْرَ اِلَّا خَیْرُکَ وَلَا طَیْرَ اِلَّا طَیْرُکَ وَلَآ اِلٰهَ غَیْرُکَ)) [مسند احمد]

''یا اللہ! تیری بھلائی کے علاوہ کوئی بھلائی نہیں اور تیرے شگون کے علاوہ کوئی شگون نہیں اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔''

ہمارے معاشرے میں بھی یہ بات زبان زد عام ہے کہ کوا بولا تھا لہٰذا مہمان آئیں گے، دوکان پر پہلا گاہک اچھا نہیں آیا تو دن ہی اچھا نہیں گزرے گا، کالی بلی رستہ کاٹ گئی ہے لہٰذا سفر پر نہ جاؤ وغیرہ۔ تو اس سے بچنا از حد ضروری ہے۔

ستاروں کی تاثیر کا عقیدہ غلط ہے

صحیح مسلم میں رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے ''کہ ستاروں کی تاثیر کا عقیدہ باطل ہے۔'' اسی بارے میں مزید ایک روایت ہے۔

ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ نے حدیبیہ میں بارش برسنے پر فرمایا: ''کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کہ آج کچھ بندے مؤمن ہوئے اور کچھ کافر' جنہوں نے یہ کہا کہ آج بارش ستاروں کی وجہ سے ہوئی وہ کافر ہوئے اور جنہوں نے یہ کہا کہ یہ اللہ کی رحمت اور فضل سے ہوئی وہ مؤمن ہیں۔'' [خلاصہ حدیث بخاری و مسلم]

ہمارے ہاں اخبارات میں ستاروں سے وابستہ کالم چھپتے ہیں کہ آپ کا ہفتہ کیسا رہے گا یا آپ کا دن کیسا گزرے گا یہ ٹھیک نہیں ہے۔ ستارے آسمان کی زینت ہیں، سمندری سفر میں ان سے سفر معلوم کر سکتے ہیں اور سرکش شیطان کے اوپر چڑھنے پر ان پر دے مارا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ ان کا کوئی مقصد نہیں کسی انسان کا کوئی ستارا گردش نہیں کرتا۔

نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس نے نجومی کے پاس جا کر اس کی تصدیق کی تو اس کی چالیس دن تک نماز قبول نہیں ہوگی۔'' [صحیح مسلم]

ایک اور روایت میں ہے کہ ''جو شخص کاہن اور نجومی کی بات کی تصدیق کرے تو گویا اس نے اس چیز کا انکار کیا جو محمد ﷺ پر اتارا گیا (یعنی دین اسلام)۔''

[ابوداؤد؛ ترمذی؛ نسائی؛ ابن ماجہ؛ مستدرک حاکم]

ریا کاری شرک ہے اس سے بچنے کی دعا

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں وہ بات نہ بتاؤں جس کا مجھے تم پر مسیح دجال سے بھی زیادہ خوف ہے۔'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا

کیوں نہیں اے اللہ کے رسول ﷺ : آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ شرک خفی ہے کہ کوئی شخص نماز کیلئے کھڑا ہو اور اپنی نماز کو محض اس لیے بنا سنوار کر پڑھے کہ کوئی اسے دیکھ رہا ہے۔''
(مسند احمد؛ سنن ابن ماجہ)

مزید ایک روایت میں نبی ﷺ نے فرمایا کہ ''تمہارے بارے میں مجھے سب سے زیادہ ڈر شرک اصغر کا ہے۔'' پوچھا گیا کہ شرک اصغر کیا ہے؟ آپ ﷺ نے بتایا: ''ریا کاری۔'' [مسند احمد]

ایک طویل حدیث کا خلاصہ کچھ یوں ہے کہ قیامت والے دن سب سے پہلے تین اشخاص کا فیصلہ کیا جائے گا۔ ایک سخی، دوسرا مجاہد، تیسرا عالم قاری۔ اللہ ان سے پوچھے گا تم نے یہ عمل کیوں کیے تھے تو وہ بڑے خوشنما انداز سے مقصد رضائے الٰہی بیان کریں گے۔ اللہ فرمائیں گے تم جھوٹ بکتے ہو۔ اور انھیں جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ اس حدیث کے راوی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اس حدیث کو سناتے وقت خوف سے غشی کھا کر گر جایا کرتے تھے۔

((اَللّٰهُمَّ طَهِّرْ قَلْبِي مِنَ النِّفَاقِ وَعَمَلِي مِنَ الرِّيَاءِ))

''اے اللہ میرے دل کو نفاق سے پاک کر دے اور میرے عمل کو ریا کاری سے خالص کر دے۔''

شرک ظلم ہے اس سے بچنے کی دعا

((اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ أُشْرِكَ بِكَ وَأَنَا أَعْلَمُ وَأَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا أَعْلَمُ))

''اے اللہ! میں تیری پناہ میں آتا ہوں اس بات سے کہ میں جانتے ہوئے تیرے ساتھ کسی کو شریک بناؤں۔ اور میں تیری بخشش مانگتا ہوں اس سے جنہیں میں نہ جانتے ہوئے تیرا شریک بناؤں۔'' [مسند احمد]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کہ جو کوئی سورۃ الکفرون رات کو پڑھ کر سوئے گا وہ شرک سے بری قرار پائے گا۔'' [مسند احمد؛ ترمذی؛ ابوداؤد؛ مجمع الزوائد]

برکت اللہ کے ہاتھ میں ہے

﴿تَبٰرَکَ اللّٰہُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَo﴾ [۷/الاعراف:۵۴]

''اللہ رب العلمین کی ذات بڑی برکت والی ہے۔''

﴿تَبٰرَکَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِہٖ لِیَکُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرَا o﴾ [۲۵/الفرقان:۱]

''بہت برکت والا ہے وہ اللہ جس نے اپنے بندے پر فرقان (قرآن) اتارا تاکہ تمام جہان والوں کو ڈرا دو۔''

﴿تَبٰرَکَ الَّذِیْ جَعَلَ فِی السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّ جَعَلَ فِیْھَا سِرٰجًا وَّ قَمَرًا مُّنِیْرًا o﴾ [۲۵/الفرقان:۶۱]

''بابرکت ہے وہ ذات جس نے آسمانوں میں برج بنائے اور اس میں آفتاب بنایا اور چمکتا ہوا چاند بھی۔''

﴿تَبٰرَکَ الَّذِیْ بِیَدِہِ الْمُلْکُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرُo﴾ [۶۷/الملک:۱]

''بڑی برکت والا ہے وہ اللہ جس کے ہاتھ میں بادشاہی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔''

لفظ ﴿تَبٰرَکَ﴾ قرآن کریم میں بکثرت آیا ہے اور صرف اسی کے لیے خاص ہے کسی دوسرے کے لیے استعمال نہیں کیا جا سکتا۔ یہ لفظ وسعت اور مبالغہ کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ ہاں اللہ کسی کو برکت عنایت کرے اور اس کی وضاحت قرآن وحدیث کریں۔

سورۂ اخلاص سے محبت

رسول اللہ ﷺ کا ایک صحابی رضی اللہ عنہ اپنے قبیلے والوں کی جماعت کروایا کرتا تھا اور ہر رکعت میں قرأت کیساتھ سورۂ اخلاص بھی پڑھتا تھا۔ قبیلے والوں نے اعتراض کیا اور مقدمہ پیارے پیغمبر ﷺ کے پاس آ گیا۔ آپ نے اس سے پوچھا کہ: ''تو اس طرح کیوں کرتا ہے۔'' تو کہنے لگا کہ مجھے اس سورت سے محبت ہے۔ تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''کہ

تجھے یہ محبت جنت میں لے جائے گی۔"

گلستان حدیث سے کچھ پھول چنے میں نے

قرآن اگر چمن ہے تو حدیث اس کے پھول ہیں۔قرآن اگر پھول ہے تو حدیث اس کی خوشبو ہے۔

معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کی طرف بھیجتے وقت ارشاد فرمایا:" کہ سب سے پہلی دعوت جو لوگوں کو دے وہ توحید ہو۔" [صحیح بخاری]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک دیہاتی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ مجھے کوئی ایسا عمل بتلا دیں جس پر ہمیشگی کروں تو جنت میں داخل ہو جاؤں۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:" اللہ کی عبادت کر اور اس کا شریک نہ بنا۔نماز پڑھ، زکوۃ ادا کر اور روزے رکھ۔"

ابو ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:" مجھے فرشتے نے خوشخبری دی کہ میری امت میں سے جو شخص اس حال میں مرے گا کہ اس نے شرک نہ کیا ہو گا تو جنت میں جائے گا اگرچہ اس نے چوری کی ہو یا زنا کیا ہو۔" (اس حدیث میں چوری یا زنا کو حلال نہیں کیا گیا بلکہ شرک کی ہولناکیاں باور کرانا مقصود ہے۔)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:" سات ہلاک کر دینے والی چیزوں سے بچو (ان میں ایک شرک ہے)۔" [جامع ترمذی]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:" کہ اللہ تعالیٰ اس وقت تک بندے کے گناہ معاف کرتا رہتا ہے جب تک اللہ اور بندے کے درمیان حجاب نہ ہو۔" صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم حجاب سے کیا مراد ہے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:" حجاب کا مطلب یہ ہے کہ انسان مرتے دم تک شرک میں مبتلا رہے۔" (مسند احمد)

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:" اللہ تعالیٰ اس دوزخی سے پوچھے گا جسے سب سے ہلکا عذاب دیا جا رہا ہو گا کہ اگر تیرے پاس روئے زمین کی ساری دولت موجود ہو تو کیا تو اپنے عذاب کو ہلکا کرنے کیلئے دے دے گا۔وہ کہے گا ہاں ضرور۔اللہ تعالیٰ

کہے گا میں نے دنیا میں اس کی نسبت بہت ہی آسان چیز کا مطالبہ کیا تھا۔ وہ یہ کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا، لیکن تو نے میری بات نہ مانی اور میرے ساتھ شرک کیا۔'' [صحیح بخاری]

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ اللہ کے نزدیک سب سے بڑا گناہ کون سا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''کہ تم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو برابر ٹھہراؤ حالانکہ اللہ ہی نے تم کو پیدا کیا۔'' [بخاری و مسلم]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب مانگے تو اللہ ہی سے مانگ اور جب مدد چاہے تو اللہ ہی سے طلب کر۔'' [مشکوۃ]

نبی ﷺ نے فرمایا: ''کہ غلام اپنے آقا کو میرا مولا نہ کہے، تمہارا مولا تو صرف اللہ کی ذات ہے۔'' [صحیح مسلم]

اس حدیث کو پڑھ کر ان لوگوں کو ڈر جانا چاہیے جو علی رضی اللہ عنہ کو مولا علی کہتے ہیں اور ساتھ مدد بھی مانگتے ہیں۔

ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ مجھے میرے خلیل ﷺ نے نصیحت فرمائی کہ: ''شرک نہ کروں چاہے کاٹ دیا جاؤں یا جلا دیا جاؤں اور فرض نماز کو جان بوجھ کر نہ چھوڑوں۔''

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ: ''رسول اللہ ﷺ برے ناموں کو تبدیل کر دیا کرتے تھے۔'' [جامع ترمذی]

برے ناموں سے مراد شرکیہ اور فخریہ وغیرہ ہیں، ایک شخص کی کنیت ابو الحاکم تھی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کو تبدیل کر لے۔ حاکم تو صرف اللہ کی ذات ہے۔'' ہمیں بھی دستگیر، عبد العلی، غلام عباس، عبد الرسول جیسے ناموں سے بچنا چاہیے۔ اللہ کے ناموں اور نبیوں اور صحابہ کے ناموں سے انتخاب کرنا چاہیے۔

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کہ تین مسجدوں کے علاوہ کسی مسجد کی طرف سفر کا قصد نہ کرنا۔''

① مسجد الحرام ② مسجد الاقصیٰ ③ مسجد نبوی،

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ام حبیبہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک گرجا کا ذکر کیا جس کو انہوں نے (ہجرت کے وقت) حبشہ میں دیکھا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اہل کتاب کا یہ قاعدہ تھا کہ جب کوئی نیک شخص مر جاتا تو اس کی قبر پر مسجد بنا لیتے اور اس پر تصویر رکھتے۔ یہ قیامت کے دن اللہ کے نزدیک سب مخلوق سے بدتر ہوں گے۔'' [جامع صحیح بخاری]

آج افسوس کی بات ہے کہ یہی قاعدہ ہم بھی اپنا چکے ہیں۔ بالخصوص برصغیر کے لوگوں میں یہ عام ہے۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سب سے بد ترین لوگ وہ ہوں گے جن پر قیامت قائم ہوگی اور وہ لوگ بھی بدترین ہوں گے جو قبرستان کو مساجد (سجدہ گاہ) بنالیں گے۔''

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کہ تم اپنے گھروں کو قبرستان نہ بنانا اور میری قبر کو میلہ گاہ نہ بنانا۔ تم مجھ پر درود بھیجتے رہنا۔ تم جہاں بھی ہو گے تمہارا سلام مجھ تک پہنچ جائے گا۔'' [سنن ابی داؤد]

قیس بن ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں حیرہ آیا وہاں میں نے دیکھا کہ لوگ اپنے سرداروں کو سجدہ کرتے ہیں۔ میں نے سوچا کہ سجدے کے زیادہ حق دار تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ چنانچہ میں نے واپس آکر آپ سے عرض کی کہ میں نے حیرہ میں لوگوں کو اپنے سرداروں کو سجدہ کرتے دیکھا ہے اس لیے میں سجدے کے لائق آپ کو سمجھتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا: ''کہ ایک بات بتا کہ اگر تو میری قبر سے گزرے تو کیا اس کو سجدہ کرے گا۔'' میں نے کہا: نہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا: (تو نے ٹھیک کہا) اگر میں سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے (لیکن ایسا کیا نہیں)۔'' [سنن: ابوداؤد: احمد]

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قبر پر بیٹھنے سے بہتر ہے کہ انسان کسی آگ کے انگارے پر بیٹھ جائے جو اس کے کپڑے اور کھال تک کو جلا ڈالے۔'' [صحیح مسلم]

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قبریں پکی کرنے اور ان پر عمارتیں کھڑی کرنے اور ان پر (مجاور بن کر) بیٹھنے سے منع فرمایا ہے۔

جابر رضی اللہ عنہ ہی سے روایت کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کو پکا کرنے اور ان پر (کتبہ) لکھنے اور ان کو روندنے سے منع کیا ہے۔ [جامع ترمذی]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر جان کنی کا عالم طاری ہوا تو آپ پر ایک چادر تھی جب دم گھٹتا تھا تو چادر ہٹا دیتے۔ اس حال میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ یہود و نصاریٰ پر لعنت کرے انہوں نے اپنے انبیا کی قبروں کو مساجد (عبادت گاہ) بنالیا۔''

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے آ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: وہی ہوگا جو اللہ چاہیں گے اور جو آپ چاہیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کہ تم نے مجھے اللہ کا شریک بنا دیا۔ صرف اتنا کہو کہ جو اللہ چاہیں۔'' [سنن نسائی، مسند احمد]

عبداللہ رضی اللہ عنہ بن علیم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص کوئی چیز (گلے وغیرہ میں) لٹکائے تو اسے اسی کے سپرد کر دیا جاتا ہے۔'' [جامع ترمذی]

عقبہ رضی اللہ عنہ بن عامر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے کوئی تمیمہ (تعویذ، منکا وغیرہ) لٹکایا اللہ اس کی مراد کو پورا نہ کرے۔ اور جس نے سیپ باندھی اللہ اس کو بھی آرام اور سکون نہ دے۔'' [مسند احمد]

ایک اور روایت میں ہے کہ ''جس نے تمیمہ (تعویذ) لٹکایا اس نے شرک کیا۔''

عمران رضی اللہ عنہ بن حصین سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کے ہاتھ میں پیتل کا چھلا دیکھا تو پوچھا: ''یہ کیا ہے؟'' اس نے کہا: میں نے واھنہ (ایک مرض) کی وجہ سے پہنا ہوا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس کو اتار دے یہ تمہاری مرض میں اضافہ ہی کرے گا۔ اگر یہ پہنے ہوئے تمہیں موت آ گئی تو کبھی نجات نہیں پا سکو گے۔'' [مسند احمد]

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو کوئی خبریں بتانے والے کے پاس گیا اور اس کی تصدیق کی تو اسکی چالیس دن کی نماز قبول نہیں۔'' [صحیح مسلم]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص گرہ دیتے وقت اس میں پھونک مارے اس نے جادو کیا اور جس نے جادو کیا اس نے شرک کیا اور جو اپنے جسم پر کوئی چیز (دھاگہ یا منکا وغیرہ) لٹکائے اسے اسی کے سپرد کر دیا جاتا ہے۔" [سنن نسائی]

اللہ رب العزت کا قول بھی ہے: ﴿وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ﴾ "گرہوں پر پڑھ پڑھ کر پھونکنے والیوں کے شر سے (پناہ مانگتا ہوں)۔"

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کہ انسان کے مرنے کے بعد اعمال کا سلسلہ موقوف ہو جاتا ہے۔ سوائے تین چیزوں کے۔ پہلا صدقہ جاریہ، دوسرا لوگوں کو فائدہ دینے والا علم اور تیسری وہ نیک اولاد جو بعد میں دعا کرتی رہے۔" [صحیح مسلم]

رسول اللہ ﷺ کے اکثر وظائف، دعائیں اور اذکار ایسے ہیں جن سے توحید جھلکتی ہے لیکن اختصار کے پیش نظر ان کو نہیں لکھا گیا۔ ان کے الگ سے مجموعے (حصن المسلم، صبح وشام کے اذکار کارڈ وغیرہ) عام ہیں احباب شوق ان سے استفادہ کر کے زبان کو تر اور دل کو منور کریں۔

خلفائے راشدین کا عقیدۂ توحید

خلیفہ اول، یار غار، افضل البشر بعد الانبیا عبداللہ ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا توحیدی موقف

جب حضرت عائشہ وحفصہ رضی اللہ عنہما کا سرتاج، زینب ورقیہ رضی اللہ عنہما کا بابا، حسن وحسین رضی اللہ عنہما کا نانا اس دنیائے فانی کو الوداع کہہ گیا تو شمع رسالت کے پروانوں کی کیفیت اضطراری ہو گئی۔ ان کی طبیعت بے قرار اور دل بے چین ہو گئے۔ وہ غم سے نڈھال ہونے لگے۔ حتیٰ کہ یہ کہنے لگے کہ نبی ﷺ فوت ہی نہیں ہوئے۔ جس طرح موسیٰ علیہ السلام طور پر گئے تھے ویسے ہی آپ ﷺ گئے ہیں اور واپس آ جائیں گے اور عمر رضی اللہ عنہ کہہ رہے تھے کہ جو کہے گا کہ محمد ﷺ وفات پا گئے ہیں میں اس کا سر قلم کر دوں گا۔ ایسے نازک لمحے میں ایک مرد جری،

امت مسلمہ کے ماتھے کا جھومر، ساقی کوثر کا ہم نشین، استقامت کا پہاڑ، پیکر عزم وشجاعت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ امت مسلمہ کی بنیادوں کو سہارا دینے کیلئے تیار کھڑا تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ اقدس کی زیارت کرنے کے بعد ایک تاریخی خطبہ ارشاد فرمایا:

(من کان منکم یعبد محمداً صلی اللہ علیہ وسلم فان محمداً صلی اللہ علیہ وسلم قدمات ومن کان منکم یعبد اللہ فان اللّٰہ حی لایموت....) [صحیح بخاری]

تم میں سے جو کوئی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کرتا تھا (ان کیلئے نماز پڑھتا تھا، روزے رکھتا تھا، حج کرتا تھا، ان کے لیے نذر و نیاز دیا کرتا تھا، ان کو مشکل کشا اور حاجت روا اور کرنی بھرنی والا سمجھتا تھا تو اس کو چاہیے کہ آج روئے) کیوں کہ آج اس کا معبود فوت ہو گیا ہے۔ اور جو کوئی اللہ کی عبادت کرتا تھا تو جان لو کہ وہ زندہ اور قیوم ہے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

﴿وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اَفَائِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ ۭ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰي عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْــــًٔا ۭ وَسَيَجْزِي اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ○﴾ [۳/آل عمران:۱۴۴]

”محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہی تو ہیں۔ بھلا اگر یہ مر جائیں یا شہید کر دیے جائیں تو کیا تم الٹے پاؤں پھر جاؤ گے؟ جو کوئی الٹے پاؤں پھرے گا تو وہ اللہ کا کچھ نقصان نہیں کرے گا اور اللہ عنقریب شکر گزاروں کو بڑا ثواب دے گا۔“

یہ خطبۂ صدیقی سننے کے بعد سب صحابہ رضی اللہ عنہم کو یقین ہو گیا کہ محسن انسانیت، غریبوں کا سہارا، بیواؤں کا آسرا، یتیموں کا شفیع ہمیں داغ مفارقت دے کر اپنے مالک، خالق اور رازق کی ملاقات کو پسند کر کے بہشت بریں میں پہنچ چکا ہے (صلی اللہ علیہ وسلم)۔

خلیفہ دوم، مرادِ رسول ﷺ، عظمتِ دین، رفعتِ اسلام، امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب کا عقیدۂ توحید

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ دیکھا کہ لوگ حجر اسود کو چوم رہے ہیں۔ آپ قریب آئے اور بوسہ دیا اور ساتھ فرمایا: ''کہ اے حجر اسود تو فقط ایک پتھر ہے میں نے تجھے صرف اس لیے چوما ہے کہ میں نے آپ ﷺ کو تجھے چومتے ہوئے دیکھا ہے ورنہ میں یہ خوب جانتا ہوں کہ تو نفع اور نقصان کا کچھ بھی مالک نہیں۔'' اللہ اکبر کیا عقیدہ دیا نبی ﷺ کے ساتھی نے کہ لوگ ہرگز یہ نہ سمجھ لیں کہ پتھر کی پوجا پاٹ کا زمانہ آگیا ہے۔ یا اسلام پتھر کی عبادت کراتا ہے۔ آج ہر چیز کو خواہ وہ زندہ ہو، یا مردہ ہو، قبر آستانہ ہو، لاٹھی ٹوپی تسبیح ہو، بے دریغ چوما جاتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے جس درخت کے نیچے بیعت لی تھی لوگ اس کی زیارت کو آنا شروع ہو گئے تو جناب عمر رضی اللہ عنہ نے وہ درخت ہی کٹوا دیا اور اس بے مقصد زیارت گاہ کو ہمیشہ کیلئے تمام کر دیا۔

شرم و حیا کا پیکر، دامادِ رسول ﷺ، شہید مظلوم، سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کا اللہ سے تعلق

صلح حدیبیہ کے موقع پر جب نبی ﷺ نے مکہ میں سفیر بنا کر بھیجا تو اس کے باوجود کہ مکہ میں خون کے پیاسے لوگ تھے جنہوں نے ان کو ان کے علاقہ سے بے دخل کیا تھا، اس شہر میں بے خوف گھس گئے۔ ایک اللہ پر توکل تھا ایک اللہ کا ڈر تھا، دوسرا کسی حکومت کا ڈر نہ تھا نہ کسی سپر پاور کا، سب کو جوتے کی نوک پر رکھ دیا۔

ایک دفعہ رسول ﷺ نے کہا کہ عثمان رضی اللہ عنہ کو جنت کی بشارت دو اس مصیبت پر جو ان پر آئے گی۔ تو انہوں نے کہا وَاللّٰہُ الْمُسْتَعَان اللہ ہی مددگار ہے۔ دنیا والوں نے دیکھا کہ جب مصیبت واقع ہوئی تو عثمان رضی اللہ عنہ نے ہر مشکل میں صبر کیا' اللہ پر توکل کیا، آپ رضی اللہ عنہ کو اس مصیبت میں چالیس دن تک بھوکے اور پیاسے رکھا گیا، آپ ان دنوں

روزے کی حالت میں رہے۔ آپ رضی اللہ عنہ کو مسجد میں نماز و جمعہ سے بھی روک دیا گیا۔ بالآخر ظالموں نے گھر میں گھس کر شرم و حیا کے اس پیکر کو کہ جس کی حیا سے فرشتے بھی شرماتے تھے، دوران تلاوت بڑی بے دردی سے ذبح کر دیا۔ آپ رضی اللہ عنہ کا خون اس آیت پر گرا:

﴿فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ۝﴾ [۲/البقرہ:۱۳۷]

''ہم تیری طرف سے ان کو کافی ہو جائیں گے کہ وہ سننے والا علم والا ہے۔''

آپ چاہتے تو نبی ﷺ کو پکار سکتے تھے، ان سے استغاثہ کر سکتے تھے۔ وہ صرف ایک اللہ کی چوکھٹ پر جھکے۔ (رضی اللہ عنہ)

خلیفہ چہارم، عدل و انصاف کے پیکر، فاطمہ بنت محمد ﷺ کے سرتاج علی رضی اللہ عنہ کا توحیدی موقف

صحیح مسلم میں موجود ہے کہ ابوالہیاج اسعدی فرماتے ہیں کہ مجھے علی رضی اللہ عنہ نے کہا: ''کیا میں تجھے اس مشن پر نہ روانہ کروں جس پر نبی ﷺ نے مجھے روانہ کیا تھا۔ وہ یہ کہ کسی تصویر کو نہ چھوڑ مگر اس کو مٹا دے اور نہ کوئی قبر چھوڑ مگر اس کو برابر کر دے۔''

افسوس کہ آج انہی کو شرک و بدعت کی علامت بنا دیا گیا ہے۔ ان ہی کی تصاویر مارکیٹ میں آنا شروع ہو گئی ہیں اور آپ رضی اللہ عنہ کی قبر کو پکا اور بلند کر دیا گیا ہے۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا موقف قبر پرستی کے متعلق

یہ واقعہ شاہ محمد اسحاق دہلوی کے ایک شاگرد سید مولانا محمد بشیر الدین قنوجی ۱۲۹۶ھ نے فقہ کی کتاب ''غرائب فی تحقیق المذہب'' کے حوالہ سے لکھا ہے۔ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ کچھ لوگوں کی قبروں کے پاس آ کر ان سے کہہ رہا تھا اے قبر والو! کیا تمہیں کچھ خبر بھی ہے۔ میں تمہارے پاس کئی مہینوں سے آ رہا ہوں اور تمہیں پکار رہا ہوں۔ میرا سوال تم سے بجز دعا کرانے کے کچھ نہیں۔ تم میرے حال کو جانتے ہو کہ میرے حال سے باخبر ہو۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی بات سن کر اس سے پوچھا، کیا انھوں نے تمہاری بات کا جواب دیا وہ کہنے لگا نہیں تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: ''تجھ پر پھٹکار ہو تیرے ہاتھ خاک آلود ہوں

تو ایسے مردہ جسموں سے بات کرتا ہے جو نہ جواب دینے کی طاقت رکھتے ہیں نہ کسی چیز کا اختیار رکھتے ہیں نہ کسی کی آواز سن سکتے ہیں۔ پھر امام صاحب نے یہ آیت پڑھی:

﴿وَمَا اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ﴾ [۳۵/ فاطر:۲۲]

"اے پیغمبر ﷺ آپ ان کو نہیں سنا سکتے جو قبروں میں مدفون ہیں۔"

علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد برحق

نہ گنج بخشم نہ رنج بخشم
من گدائے بعد خدا ایم

[کشف الاسرار]

"یعنی نہ میں خزانہ بخشنے والا ہوں اور نہ رنج بخش سکتا ہوں، بلکہ میں تو اللہ کا محتاج ہوں۔ افسوس کہ آج ہم نے ان کے ساتھ وہی کیا جس سے وہ اللہ کے بندے منع فرما گئے۔"

سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا اعلان

(توکل علی اللہ فی الحاجات کلھا واعرض عن الخلق کلھم) [فتوح الغیب]

"اپنی تمام حاجتوں میں صرف اللہ پر بھروسہ کر اور باقی ساری مخلوق سے اپنی توجہ پھیر لے۔"

شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ کے اشعار توحید

نداریم غیر از تو فریاد رس
توئی عاصیاں را خطا بخش و بس

(رسالہ کریمہ)

"یعنی ہم تیرے سوا کسی کو فریاد رس نہیں سمجھتے۔ تو ہی گناہ گاروں کی خطائیں بخشنے والا ہے۔"

سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کا کلام توحید

چوں تیغ لا بدست آری بیا تنہا چہ غم داری

مجواز غیر حق یاری کہ لا فتـــاح الا ھـــو

(دیوان سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ)

''جب کلمہ لا کی تلوار تیرے ہاتھ میں ہوتو تنہا چلتا رہ، کیا غم ہے۔ اللہ کے سوا کسی سے امداد طلب نہ کر کہ اس کے سوا کوئی مشکل کشا نہیں۔''

جناب مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا اظہار توحید

تیغ لا در قتل غیر حق براند

در نگر زاں پس کہ بعد لا چہ ماند

(مکتوب امام ربانی: جلد ٦)

''یعنی کلمہ لا کی تلوار غیر اللہ کے قتل پر چلا، پھر اس کے بعد دیکھ کہ اس لا کے بعد کیا باقی رہ جاتا ہے۔''

﴿قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّي لَوْ لَا دُعَآؤُكُمْ فَقَدْ كَذَّبْتُمْ فَسَوْفَ يَكُونُ لِزَامًا ۝﴾ [٢٥/الفرقان:٧٧]

''کہہ دیجیے کہ اگر تم اللہ کو نہیں پکارتے تو میرا پروردگار بھی تمہاری کچھ پروا نہیں کرتا۔ تم نے تکذیب کی ہے سو اس کی سزا تم پر لازم ہوگی۔''

جمہوریت بھی توحید کے منافی ہے

اسلام جہاں عبادات، معاشرت، تجارت، اخلاقیات کا درس دیتا ہے۔ وہاں سیاست کو بھی اسلام کا جزو قرار دیتا ہے۔ اور اس ضمن میں مکمل راہنمائی اور لائحہ عمل اسلام کی تعلیمات میں موجود ہے۔ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق سیاست وحکومت کرنا بھی عبادت ہے اور عبادت وہی قبول ہوگی جو خالص اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے طریقے کے تحت ہوگی۔ بصورت دیگر وہ شرک تصور کیا جائے گا۔

اسلام نے ہمیں خلافت وامارت والی سیاست سکھائی ہے،اب اگر ہم اس طریقے کو چھوڑ کر غیر مسلموں کے وضع کردہ باطل نظاموں کو اپنے ملکوں میں لاگو کریں، چند انسانوں کے بنائے ہوئے آئین کو اللہ کی شریعت کے مقابلے میں کھڑا کریں۔ایسا نظام جس میں مزدوروں کے فقط نعرے ہوں، بازاری عورتوں کے غلط مطالبے ہوں، عالم اور جاہل کی رائے برابر ہو، باعمل باکردار اور بے عمل بدکردار کو ایک ہی لاٹھی سے ہانکا جاتا ہو۔تو کیا ایسے آئین کو بحال کرنے کی جستجو، اس کو نافذ کرنے کی تمنا اور امنگ کو عبادت کہہ سکتے ہیں؟ کیا ایسا کرنے والے دین کے داعی اور کارکن کہلا سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں۔

﴿وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ۝﴾

[۵/المآئدہ:۴۴]

''جولوگ اللہ کی اتاری ہوئی وحی کے ساتھ فیصلہ نہ کریں وہی کافر ہیں۔''

﴿وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ۝﴾

[۵/المآئدہ:۴۵]

''اور جو کوئی اللہ کے نازل کردہ (قانون) کے مطابق فیصلہ نہ کریں وہی ظالم ہیں۔''

﴿وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ۝﴾

[۵/المآئدہ:۴۷]

''اور جو کوئی اللہ کے نازل کردہ (قانون) کے مطابق فیصلہ نہ کریں وہی فاسق ہیں۔''

جمہوریت غیر اسلامی نظام ہے۔اللہ کی سرعام بغاوت ہے۔اس سے بچنا از حد ضروری ہے۔خلافت قائم ہوتی ہے جہاد فی سبیل اللہ سے' تاریخ اس بات پر گواہ ہے کہ جب بھی جہاد ہوا تو حکومتوں کے ڈھانچے اسی خلافت وامارت پر کھڑے ہوئے اور جب بھی مسلمانوں نے جہاد چھوڑا تو قائم شدہ خلافتیں بھی زمین بوس ہوگئیں۔

جمہوریت کے ذریعے اسلام لے کر آنے کا نعرہ دھوکہ اور فراڈ ہے۔اس کے ذریعے تو اسلام آباد بھی نہیں مل سکتا۔ بھلا یہود ونصاریٰ کے پسندیدہ نظام سے اسلام پنپ سکتا

ہے۔ یاد رکھو قیامت کی دیواروں تک اسلام جمہوریت کے ذریعے نہیں آ سکتا۔

﴿اِنِ الۡحُکۡمُ اِلَّا لِلّٰہِ ؕ﴾ [٦/الانعام:٥٧]

''بیشک حکم صرف اللہ ہی کا ہے۔''

﴿اَلَا لَہُ الۡحُکۡمُ﴾ [٦/الانعام:٦٢]

''خبردار حکم اسی کا ہے۔''

﴿لِکُلٍّ جَعَلۡنَا مِنۡکُمۡ شِرۡعَۃً وَّ مِنۡہَاجًا ؕ﴾ [٥/المآئدہ:٤٨]

''ہم نے تم سے ہر ایک کے لیے شریعت اور منہج مقرر کیا۔''

اللہ کے رسول ﷺ کے حکم کے ہوتے ہوئے کسی اور کے پاس فیصلہ لے کر جانا حرام ہے۔

﴿فَلَا وَ رَبِّکَ لَا یُؤۡمِنُوۡنَ حَتّٰی یُحَکِّمُوۡکَ فِیۡمَا شَجَرَ بَیۡنَہُمۡ ثُمَّ لَا یَجِدُوۡا فِیۡۤ اَنۡفُسِہِمۡ حَرَجًا مِّمَّا قَضَیۡتَ وَ یُسَلِّمُوۡا تَسۡلِیۡمًا ﴿۶۵﴾﴾

[٤/النسآء:٦٥]

''تمہارے رب کی قسم! یہ لوگ اس وقت تک مؤمن نہیں ہو سکتے جب تک آپ کو اپنے تمام معاملات میں حاکم نہ تسلیم کر لیں پھر جو فیصلہ آپ کر دیں اس میں کوئی تنگی محسوس نہ کریں بلکہ فرمانبرداری سے قبول کریں۔''

جمہوریت کی قباحتیں

☆ اس میں اختیار مانگنا پڑتا ہے جبکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہم اس شخص کو حاکم نہیں بناتے جو امارت طلب کرے یا اس کی لالچ کرے۔'' [مسلم]

☆ جمہوری طریقے میں پارٹیوں کا ہونا ضروری ہے اور حکومت اور اپوزیشن بھی لازمی ہے۔ تو یہ مسلمان کو مسلمان سے دست و گریباں کرنے والی بات ہے۔

☆ اس میں عالم اور جاہل کی رائے ایک برابر ہے اور پڑھے لکھے باشعور انسان اور پرلے درجے کے ان پڑھ بدو کی رائے کو برابر جگہ دی جاتی ہے۔

☆ اس میں عورتوں اور مردوں کا مخلوط نظام ہے جس میں دینی جماعتیں بھی شریک ہیں۔

☆ اس میں اکثریت کو ملحوظِ خاطر رکھا جاتا ہے جبکہ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے کہ
وَاَکْثَرُهُمْ فَاسِقُوْنَ' وَاَکْثَرُهُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ' وَاَکْثَرُهُمْ مُشْرِکُوْنَ' وَاَکْثَرُ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ وغیرہ۔

میراث ابراہیم علیہ السلام

﴿وَ اِذْ قَالَ اِبْرٰهِیْمُ لِاَبِیْهِ وَقَوْمِهٖٓ اِنَّنِیْ بَرَآءٌ مِّمَّا تَعْبُدُوْنَo اِلَّا الَّذِیْ فَطَرَنِیْ فَاِنَّهٗ سَیَهْدِیْنِo وَجَعَلَهَا كَلِمَةًۢ بَاقِیَةً فِیْ عَقِبِهٖ لَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَo﴾ [۴۳/الزخرف:۲۶-۲۸]

''اور جب ابراہیم (علیہ السلام) نے اپنے باپ اور قوم سے کہا کہ جن کی تم عبادت کرتے ہو میں ان سے بری ہوں۔ سوائے اس ذات کے جس نے مجھے پیدا کیا اور راستے کی راہ نمائی کی اور ابراہیم (علیہ السلام) اسی خالص (توحیدی) کلمہ کو پیچھے چھوڑ گئے۔ تاکہ آنے والے حق کی طرف لوٹیں۔''

امام الموحدین، جدامجد، سیدنا ابراہیم علیہ السلام کا تاریخی خطبۂ توحید

﴿وَاتْلُ عَلَیْهِمْ نَبَاَ اِبْرٰهِیْمَo اِذْ قَالَ...... الخ﴾ [۲۶/الشعرآء:۶۹-۱۰۳]

''اور ان کو ابراہیم کا حال پڑھ کر سنا دو۔ جب انہوں نے اپنے باپ اور قوم کے لوگوں سے کہا کہ تم کس چیز کی عبادت کرتے ہو؟ وہ کہنے لگے کہ ہم بتوں کو پوجتے ہیں اور ان کی عبادت پر قائم ہیں۔ ابراہیم (علیہ السلام) نے کہا: جب تم پکارتے ہو تو وہ تمہاری پکار کو سنتے ہیں، یا تمہیں کچھ فائدہ دے سکتے ہیں یا نقصان پہنچا سکتے ہیں؟ انہوں نے کہا (جیسے بھی ہے) ہم نے تو اپنے باپ دادا کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے۔ (یعنی دلیل نہیں چاہیے) ابراہیم (علیہ السلام) نے کہا کہ تم نے دیکھا جن کی تم عبادت کرتے ہو۔ تم بھی اور تمہارے آباء و اجداد بھی۔ وہ میرے دشمن ہیں۔ لیکن اللہ رب العٰلمین (میرا دوست ہے) جس نے مجھے پیدا کیا۔ اور وہی مجھے رستہ دکھاتا ہے۔ اور وہی مجھے کھلاتا اور

پلاتا ہے۔اور جب میں بیمار پڑتا ہوں تو مجھے شفا بخشتا ہے۔وہی مجھے مارے گا اور پھر زندہ کر کے اٹھائے گا۔ وہ جس کے بارے مجھے امید ہے کہ روز جزا میرے گناہوں کو بخش دے گا۔اے پروردگار مجھے علم و دانش عطا فرما اور مجھے نیک لوگوں میں شامل فرما۔اور میرا ذکر خیر پچھلے لوگوں میں باقی رکھ۔ اور مجھے نعمتوں والی جنت میں داخل فرما۔اور میرے باپ کو بخش دے کہ وہ گمراہوں میں سے تھا۔اور جس دن لوگ دوبارہ زندہ کیے جائیں گے مجھے رسوا نہ کیجیو۔جس دن نہ مال کچھ کام آئے گا اور نہ بیٹے۔مگر جو (اپنے رب کے سامنے) بے عیب دل لے کر آئے۔اور جنت پرہیز گاروں کے بالکل قریب کر دی جائے گی۔اور جہنم گناہ گاروں کے سامنے کر دی جائے گی۔ اور ان سے پوچھا جائے گا کہ جن کی تم پوجا کرتے تھے وہ کہاں ہیں؟ جو اللہ کے سوا تھے۔کیا وہ تمہاری مدد کر سکتے ہیں، یا کوئی بدلہ لے سکتے ہیں؟ سو وہ سب باغی اوپر تلے جہنم میں ڈال دیے جائیں گے۔اور ابلیس کے لشکر بھی، جو آپس میں لڑتے ہوئے کہیں گے کہ اللہ کی قسم ہم تو کھلی گمراہی پر تھے۔جب ہم تمہیں اللہ رب العٰلمین کے برابر سمجھ بیٹھے تھے۔اور ہمیں سوائے بدکاروں کے اور کسی نے گمراہ نہیں کیا۔اور اب تو ہمارا کوئی سفارشی بھی نہیں۔اور نہ کوئی گرم جوش دوست۔اے کاش! ہمیں ایک دفعہ پھر دنیا میں جانا ہو تو ہم مؤمنوں میں سے ہو جائیں۔بے شک اس میں نشانی ہے اور ان میں اکثر ایمان لانے والے نہیں تھے۔"

میری زندگی کا مقصد تیرے دیں کی سرفرازی
میں اسی لیے مسلماں میں اسی لیے نمازی

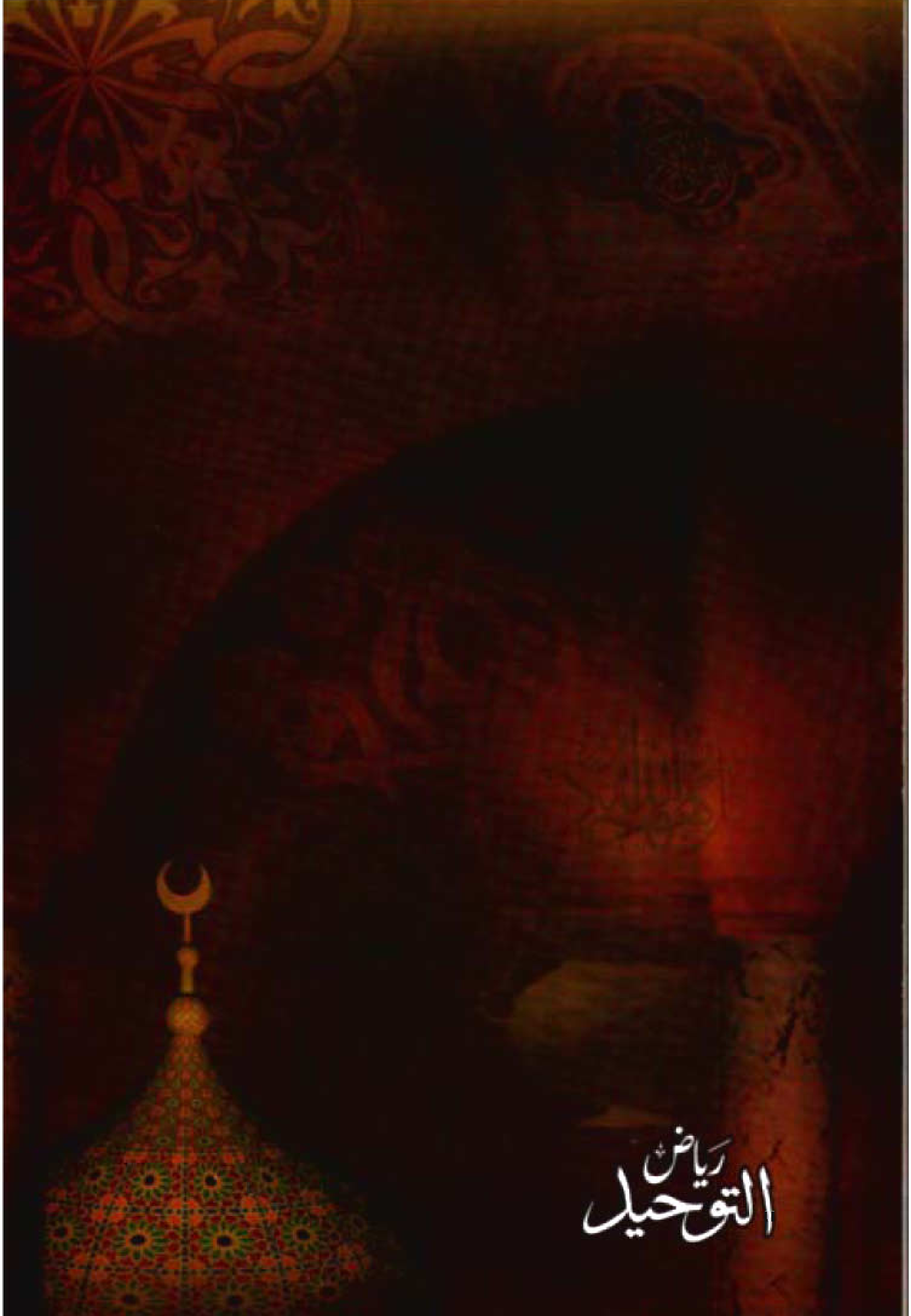
رياض
التوحيد